گلدستۂ عشق و محبت

سیّدُ البطحاء، متولی کعبة،
سردارِ قریش، مُحافظِ رسول ﷺ،
عمِّ مصطفی ﷺ و پدرِ مُرتضی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

(احوال، آثار، مناقب)

اِن رضی اللہ عنہ کی سیرت اِس لئے لکھی ہے میں نے یا نبی ﷺ
اِس کے صدقے حشر میں حاصل ہو رحمت آپ ﷺ کی

تحریر و تحقیق
افتخار احمد حافظ قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود نورِ ذاتی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَآئِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اے اللہ! درود و سلام اور برکتیں بھیج! ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر جو کہ اپنی ذات میں نور اور تمام اسماء و صفات میں پائے جانے والے راز ہیں۔

سیّدُ البطحاء ، متولی کعبة ،
سردارِ قریش ، مُحافظِ رسول ﷺ ،
عمِّ مصطفی ﷺ و پدرِ مُرتضی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

(احوال، آثار، مناقب)

مشتمل حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہے احوال پر
تھے جو عمِ مصطفیٰ ﷺ اور پدرِ پاکِ بو تراب رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق

افتخار احمد حافظ قادری

© جملہ حقوق بحق محقق ومصنف محفوظ ہیں

❀ نام کتاب : **سیدنا ابوطالب** رضی اللہ عنہ
(احوال، آثار، مناقب)

❀ تحریر وتحقیق : افتخار احمد حافظ قادری

❀ تحسین وستائش : سجادہ نشین سدرہ شریف السید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی

❀ دُعاگو وپذیرائی : عارف باللہ تعالیٰ حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی

❀ علمی تعاون : سلطان عثمان ہارونی القادری

❀ تاریخ اشاعت : رجب 1439ھ/ مارچ 2018ء

❀ تعداد اشاعت : گیارہ صد (1100)

❀ ہدیہ کتاب : دُعا برائے حُسنِ ختام وبخشش ومغفرت بحق مصنف کتاب، افتخار احمد حافظ قادری

❀ اجرتِ کتاب : بس یہی اِک آرزو ہے بس یہی ارمان ہے
اس کی اُجرت میں ملے مجھ کو شفاعت آپ رضی اللہ عنہ سے

❀ برائے ایصال ثواب : جمیع اُمت محمدیہ ﷺ خصوصاً مصنف کتاب ہذا کے والدین کریمین، برادرِ بزرگ، ہمشیرہ محترمہ جملہ اساتذہ ومشائخ وجملہ محسنین وحلقہ احباب

❀ ایڈریس : بغدادی ہاؤس، مکان نمبر 6-999/A، گلی نمبر 9
افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ، پاکستان۔

انتسابِ کتاب

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

کے احوال، آثار اور مناقب پر کتاب ہذا

سرکارِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم

کی بارگاہِ مقدسہ معطرہ میں بطور ھدیہ حب و اخلاص
اِس یقین اور اُمید کامل کے ساتھ پیش کی جارہی ہے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب و غم خوار چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
پر یہ کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا باعث بنے گی
اور اس خوشنودی کے باعث اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندہ ناچیز
کے جملہ گناہ معاف فرمادے گا اور خاتمہ خیر و ایمان پر ہوجائے گا
اور ساتھ بخشش و مغفرت کا پروانہ بھی مل جائے گا

ان شاء اللہ العزیز

مژدۂ بخشش مبارک تُم کو حافظ قادری
تو نے ایمانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ پہ کی تحقیق خوب

مُحتاجِ لطف و کرم الفقیر الی اللہ و رسولہ
و خاکپائے درِ اھل بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آلِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
3	انتساب کتاب
8	قطعہ سالِ اشاعت "**کتاب سیدنا ابوطالب** رضی اللہ عنہ"
9	خط مع کتاب "**گلدستہ عشق و محبت**" بنام سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
12	تصرفات خصوصی/تحدیث نعمت
13	مقدمہ
21	**باب اول**
22	احوال سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ/شجرہ نسب/ ولادت/ اسم مبارک
23	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین/ برادران
25	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرگان
29	زوجہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ، سیدۃ فاطمہ بنت اُسد
31	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اولاد
35	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حاصل عظیم اعزازات
37	**باب دوم**
38	سیرت و کردار/ والد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
39	پہلی محفل میلاد/شعب ابی طالب
45	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کا علم

تصدیق نبوت ورسالت/قحط سالی میں حضور ﷺ کا وسیلہ	46
سرکار پرنور ﷺ سیدنا ابوطالب کی کفالت میں	47
آغوشِ ابوطالب رضی اللہ عنہ میں	48
سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا گھر مخزن خیروبرکات	49
سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لئے افضل ترین پانی	50
آپ ﷺ کی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بیماری میں دُعا	51
اسلام کی افزائش وفروغ	52
باب سوئم	53
ایمان کے معروف کلمات	54
شاہِ یمن "تبع أسعد الحمیری" کے قبول اسلام کے کلمات	55
بحیرا راھب کی تصدیق نبوت کے کلمات	60
حضرت ورقہ بن نوفل کی بشارت وتصدیق نبوت	61
حاکم یمن "باذان" کے قبول اسلام کے کلمات	65
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وسیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے کلمات	67
باب چھارم	69
اسلام، ایمان اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	70
ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	71
خطبہ نکاح سرکارِ دوعالم ﷺ اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	75

76	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا اسلام
77	سبط بن جوزی کا لاجواب استدلال
77	ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور مولانا خیر الدین دہلوی
82	عارفان کشف ومشاہدہ اور ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
84	ایمان چھپانا اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان
86	سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان
87	باب پنجم
88	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ، صاحب ایمان راوی حدیث
91	مرویات سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ / شاعر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم واسلام
92	دیوان ابوطالب رضی اللہ عنہ
95	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے شعر کے فیوضات
96	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تصدیق قلبی / مدح سرائی
97	قصیدہ لامیہ
101	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اشعار کو یاد فرمانا
103	باب ششم
104	سیدنا ابوطالب کا ایمان پر خاتمہ
105	کفن ودفن / جنازہ مبارکہ
107	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے التجائیہ اشعار

حضور ﷺ کا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے وصال پر رونا اور یاد فرمانا	108
سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خدمات	109
شفاعت مصطفیٰ ﷺ / آگ حرام ہے	110
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا غم	111
سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال / عام الحزن / امتیوں خبردار!!	112
مقام غور وفکر / ابولہب کی بیٹی	114
بغض سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا انجام	115
مشورہ ونصیحت	117
سرکار دو عالم ﷺ کے آخری کلمات / کتب احادیث	119
مسئلہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اختلافی کیوں؟	120
مدار ہدایت ونجات / لمحہ فکریہ	122
باب ھفتم	123
سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پر تحریر ہونے والی چند مشہور کتب کے اسماء	124
باب ھشتم	133
قصیدہ ومناقب درشانِ ابو طالب رضی اللہ عنہ	134
کتابیات	153
اختتام کتاب ودُعا	154
کتاب ہذا پر منثور ومنظوم تاثرات	155
مصنف کتاب ہذا کی شائع ہونے والی کتب کی فہرست	189

قطعہ سالِ اشاعت

کتابِ مستطاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ''

''تذکارِ ابوطالب نادر العصر''

2018ء

افتخار قادری ہیں ذی شعور عزت مآب
خوبیاں اِن کو ملی ہیں ذاتِ حق سے بے حساب
انجمن کی شان رکھتے ہیں یہ اپنی ذات میں
ہے ہر اِک تالیف اِن کی بے نظیر و لاجواب
اِن کے ہیں احسان بے حد ملتِ اسلام پر
اِن کی یادوں کا رہے گا پُر مہک دائم گلاب
اِک نئی تالیف اِن کی ہے مرے پیشِ نظر
ہے یہ تاریخی حقائق کا اِک ارفع انتخاب
مشتمل حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہے احوال پر
تھے جو عمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پدرِ پاک بوتراب
شاہِ دیں کے ساتھ ہر مشکل گھڑی میں وہ رہے
ان کو بخشا تھا خدا نے خسروانہ رعب و داب
آ سکے اُن کے مقابل تھی کسی میں نہ سکت
کوئی ہم پایہ تھا ان کا اور نہ کوئی ہم رکاب
خوب ہے یہ اُن کی خدمت میں عقیدت کا خراج
ہو گئے تاریخ کے پوشیدہ گوشے بے نقاب
فکر تھی فیض الامیںؔ کو اِس کے سالِ چاپ کی
غیب سے آواز آئی ''**مرحبا شُستہ کتاب**''

1439ھ

نتیجہ فکر صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی۔ مونیاں شریف (گجرات)

خط مع کتاب
(گلدستۂ عشق و محبت)

بنام
متولئ کعبه ، شیخُ البطحاء ، سردارِ قریش
حضرت
سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

مستقل پته

عنداللہ سبحانه و تعالیٰ و حبیبه الکریم ﷺ
(اللہ تبارک وتعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب ﷺ کے پاس)

ظاهری و عارضی پته

قبرستان جنتُ المعلیٰ
قُرب مزار مبارک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
مقام حجون ، مکه مکرمه

From: افتخار احمد حافظ قادری ، الباکستان **من:**

سرداران بنوہاشم وقریش سیّدنا عبدالمطلب وسیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہما
کے مزاراتِ مبارکہ
(ایک صدی قبل کی نادر تصویر و نایاب منظر)

متنِ خط

سیدی ابوطالب بن سیدی عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سرکارِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم، بہترین، حامی ومددگار، غمخوار ومحافظ، سردارِ قریش، سید البطحاء، متولی کعبہ اور خوش قسمت چچا محترم!

السلام علیکم ورحمة الله وبر كاته،

آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا اِس دنیا میں کفیل بنایا اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ اور آپ کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمۃ بنت اُسد کی آغوشِ رأفت عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری دن تک اس ذمہ داری کو احسن واکمل طریقے سے سرانجام دیا اور آخری لمحات میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اگر کسی کی فکر لاحق تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی۔

آپ رضی اللہ عنہ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن سے اُن کے معجزات مبارکہ کا مشاہدہ فرمایا کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی، سریلی، پُرکیف اور خوبصورت آوازِ مبارکہ کو 42 سال تک روزانہ آپ کے خوش بخت کانوں کو سننے کا شرف حاصل رہا اور دولت ایمان سے تو آپ اعلانِ نبوت سے بھی طویل عرصہ قبل مالا مال ہو چکے تھے۔

یا سیدی أباطالب رضی اللہ عنہ !!!

آپ تو دنیا کی وہ خوش قسمت اور صاحبِ فخر واعزاز ہستی ہیں کہ جن کے صرف وصال پر نہیں بلکہ وصال کے بعد بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی محبتوں، شفقتوں اور دین اسلام کے دفاع کی کوششوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو جاتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اشعار مبارکہ کو سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

یا سیدی أباطالب رضی اللہ عنہ !!!

ہم آپ رضی اللہ عنہ سے شرمندہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر آپ رضی اللہ عنہ ہمیں معاف فرما دیں کیونکہ ہم تو آپ کے ادنیٰ مقام کو بھی نہ پہچان سکے چہ جائیکہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے اصل مقام کو پہچانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ تو بقول مولائے کائنات، شہنشاہِ ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ، خشک سالی کے پانی اور تاریکی میں نور ہیں، ہمیں بھی اپنی پناہ میں لے لیں۔

ہمارے سر پہ انہی کا سائباں اب تک
انہی کے نور سے روشن ہے یہ جہاں اب تک

یا سیدی أباطالب رضی اللہ عنہ !!!

اس بندہ ناچیز نے کئی کتب سے خوشہ چینی کر کے ایک گلدستہ عشق ومحبت تیار کیا ہے جو اس خط کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے قبول ومنظور فرمائیں تا کہ یہ کوشش اِس بندہ ناچیز کی بخشش ومغفرت کا سبب بن جائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مُحتاجِ لُطف و کرم الفقیر الی اللہ و رسولہ
و خاکپائے درِ اھل بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آلِ ابو طالب رضی اللہ عنہ

میں اِن کے در کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
دُرود بھیج کے اِن پہ نماز پڑھتا ہوں

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری
افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ، پاکستان

تصرفات خصوصی
سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اہل سنت کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جمیع اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، ایسے بے شمار واقعات کتب ائمہ وصوفیا میں موجود ہیں کہ کچھ صاحبانِ اقبال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ ہمہ وقت اُن پر نگران رہتی ہے اور وہ ایسے خوش بخت ہوتے ہیں کہ اُن کے اعمال میں مختلف ذرائع سے رہنمائی کی جاتی ہے اور ہر طرح سے اُن کی مدد اور نصرت بھی کی جاتی ہے۔ صاحبان حال کا کہنا ہے کہ:

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال پر کتاب ہذا قبول ومنظور ہے اور یہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے تصرفات اور فیوضات کا ثمر ہے۔

تحدیثِ نعمت

تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جب اپنے تکمیلی مراحل سے گزر رہی تھی تو ہم پر اور ہمارے بعض مخلص احباب پر منکشف ہوا کہ:

مصنف کتاب ہذا افتخار احمد حافظ قادری پر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور عشرۂ مبشرہ کے ایک عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا سعد بن ابی وقاص کی خصوصی نوازشات اور کتاب کے اشاعتی مراحل میں آپ رضی اللہ عنہ کی خصوصی توجہات شامل حال رہیں۔

ہم اِس قبولیت، نوازشات اور تصرفات پر اپنے معبود مسجود اللہ سبحانہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں یقیناً وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

اِس پہ ہے لطفِ خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے خجستہ بخت حافظ افتخار

مقدمہ

عظیم عاشقِ رسول ﷺ حضرت علامہ قاضی یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولا سید کائنات حضور پُر نور ﷺ جمیع انبیاء ورسل، ملائکہ اور جمیع مخلوقات سے افضل واعلیٰ وبرتر ہیں، آپ ﷺ کے جملہ آباء، تمام کے آباء سے اور آپ ﷺ کی اولادِ پاک تمام کی اولاد سے اشرف واعلیٰ ہے کیونکہ ان کا حسب و نسب حضور نبی کریم ﷺ سے وابستہ ہے، اسی طرح سید العالمین ﷺ کے قرابتداروں سے محبت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اُن سے محبت رکھنا تمام مسلمانوں پر واجب ٹھہرایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے جملہ آباء واَجداد اور اُمہات مبارکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام تک تمام کے تمام مسلم ومومن ہیں اور اسی طرح سرکارِ دو عالم ﷺ کے عظیم و بہترین، غمخوار و مددگار چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایماندار ہونا بھی واضح اور مسلم الثبوت ہے کیونکہ:

اُن کے ایمان کو فقط سمجھیں گے ایماں والے
یعنی ایمان کا معیار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا منظوم ومنثور کلام جو سیرت ابنِ اسحاق، سیرت ابنِ ھشام اور تاریخ طبری کے علاوہ دوسری مستند کتب تاریخ میں موجود ہے وہ کلام آپ رضی اللہ عنہ کے ایمان پر شاندار سند کا درجہ رکھتا ہے۔

قصائد آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام پر ہیں شاھد وناطق
صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

عظیم عاشق رسول ﷺ، حضوری بزرگ، ولی کامل، امام اہل سنت، حافظ

حضرت جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ موحد، مومن اور اپنے عظیم بھتیجے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھتے تھے۔

کیا غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ ایمان کی دولت سے سرشار ہیں؟ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مطلع تھے کہ میرے چچا صاحبِ ایمان شخصیت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے ساتھ اتنی طویل رفاقت بھی صرف اور صرف ایمان ہی کی بنیاد پر تھی نہ کہ طبعی محبت پر کیونکہ اگر دین میں اختلاف ہو تو طبعی محبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی آغوش رأفت میں آگئے تو سیدۃ فاطمہ بنت اُسد فرماتی ہیں کہ میں ہر روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کا مشاہدہ کرتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہمارا گھر مخزنِ خیر و برکات بن گیا تھا۔

اُن کی آغوش میں اسلام پلا ہے فاضلؔ
شاہِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نگہدار ، ابو طالب رضی اللہ عنہ ہیں

سیدنا ابوطالب صاحبِ ایمان راوی حدیث ھیں۔

حضرت علامہ الشیخ أحمد بن زینی دحلان مکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "أسنى المطالب فی نجاہ ابی طالب رضی اللہ عنہ" میں کئی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے جو سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ہیں۔ سیدنا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نہ صرف شاعر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے بلکہ شاعر اسلام بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا معرکۃ الاراء ایمان پرور اور منظوم کلام "دیوانِ ابو طالب رضی اللہ عنہ" کی صورت میں شائع ہو چکا

ہے جو شعروادب کا شاہکار اور اسلامی تاریخ کا اولین و عظیم شہ پارہ ہے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ پر گہرا سایہ کرنے والے مبارک اور مضبوط درخت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نبوت کے دسویں سال جب مائل بہ خزاں ہوئے تو اس وقت بھی آپ رضی اللہ عنہ کو جو فکر تھی وہ صرف اور صرف اللہ کے رسول ﷺ کی اور جو حسرت تھی وہ یہ کہ کاش میری زندگی کچھ اور طویل ہو جاتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کے کچھ کام آ سکتا، لیکن وہ مضبوط و عظیم حصار جس کو پورا عرب بھی جنبش نہ دے سکا تھا وہ مالکُ الملک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس فانی دنیا کو الوداع کہہ گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

رہا تو عمر کے چالیس اور دو سال تک ہر دم
دل و جاں سے فدائے اُحمدِ ﷺ مختار کیا کہنا

اس ناگہانی خبر کے ملنے پر سرکارِ دوعالم ﷺ کی چشمانِ مبارکہ سے آنسو جاری ہوگئے اسی غم و پریشانی کے عالم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ان کے غسل و کفن کا انتظام کرو، سردار مکہ، متولی کعبہ، جانشین سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا جب جنازہ مبارک اُٹھا تو بنو ھاشم کے گھروں میں کہرام مچ گیا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ خود جنازہ کے ساتھ تشریف لے جارہے ہیں اور نمناک چشمان مبارکہ سے فرماتے جارہے ہیں۔

غَفَرَاللّٰہُ لَہُ وَرَحِمَہُ

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن پر رحم فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے۔

قارئین کرام! مقام غور وفکر ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا فرمائیں تو وہ ایمان لے آئیں اور جب 42 برس تک خدمت کرنے والے اپنے عظیم چچا کے لئے دُعا فرمائیں تو کیا باری تعالیٰ اُن کی دُعا کو رد فرمائے گا؟

بس صرف اتنی سی بات ہے اگر سمجھ آ جائے!!!

اللہ کے حبیب ﷺ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے ہوئے رو بھی رہے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ارشاد بھی فرما رہے ہیں کہ :

اے عم محترم! آپ رضی اللہ عنہ کتنے عظیم ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے میرے حق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارک { نماز جنازہ اس لئے ادا نہیں کی گی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہ تھی، اسی طرح اُمُ المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بھی نماز جنازہ ادا نہیں ہوئی تھی } جب مقام حجون (جنت المعلیٰ) مکہ مکرمہ میں پہنچا تو غمناک آہوں اور فضاؤں میں آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد گرامی سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ جیسی مقدس ہستیوں کو یاد فرما کر اکثر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے اور اُن کے لئے دُعا فرمایا کرتے۔

امام الحفاظ حضرت امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ اپنے ایک رسالہ "السبل الجلیہ" میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اس سے زیادہ ایذاء دینے والی کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی کہ اُن کے اجداد اطہار اور قرابتداروں کے متعلق سُوظن رکھا جائے، اسی طرح حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا و نامناسب کلمات کا استعمال کرنا اذیت سرکارِ دو عالم ﷺ کا سبب بنتا ہے کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو کس درجہ اپنے چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت تھی اور اُن کی شفقتوں، احسانات اور اکرامات کو جب یاد فرماتے تو آپ ﷺ کی چشمانِ

مبارکہ سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

لہٰذا میری آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ بھی اُن کا تذکرہ پیار و محبت سے کیا کریں کیونکہ محبوب کی پسندیدہ چیز بھی پسند ہونی چاہیے اور بالفرض اگر آپ کو یہ باتیں سمجھ نہ آئیں تو خاموشی سب سے بہتر ہے۔ کسی بات کا سمجھ نہ آنا اور بات ہے لیکن اُس کا انکار کرنا اور بات ہے اور روزِ محشر کسی اُمتی سے بھی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا؟ مقام غور و فکر ہے!!!

قارئین کرام! اس مختصر تمہید کے بعد گزارش ہے کہ زیرِ نظر کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اپنی ازلی عقیدت و محبت کا اظہار اور اُن کی بارگاہ اقدس میں ایک ادنیٰ سا نذرانہ عقیدت ہے جس کو قدیم و مستند کتب سے خوشہ چینی کرتے ہوئے یہ **گلدستۂ عشق و محبت** تیار کرنے کے بعد ایک خط کے ہمراہ تاریخ اسلام کے عظیم سپوت و قافلہ سالارِ صحابہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر دیا ہے۔

کتاب ہذا کی تیاری میں جو احباب کسی طور بھی اس نیک کام میں میرے ہمراہ شریک رہے ہیں اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن چند شخصیات کا اُن کے ناموں کے ساتھ شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔

بیرونِ ملک سے

❀ سیدی و مرشدی فضیلۃ الشیخ حضرت السید تیسیر یوسف الحسنی السمہودی المدنی مدظلہ العالی کو مدینہ طیبہ طاہرۃ میں جب اس کتاب کی تیاری کا علم ہوا تو آپ نے شہرِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خصوصی دُعاؤں سے نوازا اور کتاب ہذا پر اپنا پیغام بھی ارسال فرمایا۔

❀ برادر ملک ترکی سے ایک عظیم علمی و ادبی شخصیت جناب پروفیسر ڈاکٹر

محمد فاضل الجیلانی الحسنی مدظلہ العالی نے کتاب ہذا پر اپنا پیغام ارسال فرمایا۔

❀ سرزمینِ خراسان سے مشہور و نامور ادیب، شاعر اور صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ محترمی جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا (اس بندہ کے فارسی اُستاد) نے کتاب ہذا فارسی میں ''ابو طالب نامہ'' ارسال فرمایا۔

❀ صحابی رسول ﷺ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک (گوانجو، چائنا) کے خادم و منتظم علامہ شاہد رشید قادری صاحب نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے۔

❀ ملک لبنان سے محترمی جناب ڈاکٹر نبیل شندر صاحب نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے۔

❀ سرزمین ہند کچھوچھہ شریف سے اشرف العلماء حضرت علامہ ابوالحسن سید محمد اشرف جیلانی کچھووی نے کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر اپنے تحقیقی ریمارکس ارسال فرمائے۔

❀ سلطان ٹیپو شہید کے شہر مبارک میسور سے حضرت سید فاضل اشرفی میسوری مدظلہ العالی نے نہ صرف کتاب ہذا پر تاثرات ارسال فرمائے بلکہ ایک خوبصورت و پر کیف منقبت بھی ارسال کی جو کتاب ہذا کی زینت بن چکی ہے۔

وطن عزیز سے

❀ شہزادہ غوث الوریٰ، نقیب الاشراف سجادہ نشین درگاہ قادریہ سدرہ شریف حضرت السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی کو جب سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بندہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال پر کام کر رہا ہے تو

آپ ہر ملاقات پر کتاب کے حوالے سے اس بندہ کی تحسین و ستائش فرمانے کے ساتھ دُعاؤں اور کتاب کی قبولیت پر بھی اپنی محبتوں اور شفقتوں سے نوازنے کے ساتھ کتاب ہذا پر اپنے قیمتی تاثرات بھی ثبت فرمائے۔

❀ پاکستان میں سلسلہ قادریہ شاذلیہ کی ایک عظیم روحانی شخصیت، ولی کامل، حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی جو اس بندہ کے لئے ہمیشہ دُعا گو رہتے ہیں آپ نے بھی کتاب ہذا پر بندہ کی پذیرائی فرمانے کے ساتھ کتاب کی قبولیت اور آئندہ دوسری جلد آنے کی بھی بشارت فرمائی۔

❀ مذکورہ بالا جملہ شخصیات کے علاوہ جتنے بھی شعراء کرام، ادباء اور مقتدر شخصیات نے کتاب ہذا پر اپنے تاثرات ارسال فرمائے ان تمام معزز شخصیات کا یہ بندہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ان تمام کے لئے دُعا گو بھی ہے۔

قارئینِ کرام! یہ صرف اپنے اور آپ کے ذوق وشوق کو جلاّ دینے کے لئے اور تحدیث نعمت کے لئے تحریر کر رہا ہوں کہ اِس بندہ ناچیز نے کتاب ہذا کی ابتداء ایک عرصہ قبل شروع کی، زیادہ سے زیادہ عربی کتابوں تک رسائی اور پھر اُن کے مطالعہ میں ایک طویل وقت صرف کیا اور کتاب کے اِس روحانی وتخیلاتی اور تحریری سفر میں سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا خصوصی تصرف اور توجہات شامل رہیں۔

الحمدللہ! آج کے مبارک دن جب کتاب اپنے آخری مراحل طے کر رہی ہے تو شب جمعۃ المبارک مورخہ 8 فروری 2018ء بعد از نماز مغرب آلِ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ایک تابندہ و درخشندہ ستارے تاجدارِ سدرہ شریف حضرت سید عبداللہ

بادشاہ القادری الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدوم مبارکہ میں بیٹھ کر کتاب کے مقدمہ ہذا کی آخری سطور تحریر کر رہا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس گیلانی شہزادے اور ولی کامل کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری یہ سعی وکوشش بارگاہِ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ میں قبول ومنظور ہو جائے۔

ان شاء اللہ العزیز کتاب ہذا کی اشاعت کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طیبین کے فضائل ومناقب پر بھی ایک گلدستہ عقیدت پیش کرنے کی نیت کر لی ہے آپ تمام حضرات میرے لیے دُعا فرمائیں کہ یہ کام بھی اِنہی عظیم شخصیات کے وسیلہ جلیلہ سے جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

آخر میں بارگاہ ربُ العزت میں انتہائی عاجزی وانکساری سے دُعا گو ہوں کہ یا رب العالمین! اس ناچیز نے آپ کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں ادنی سا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اُس کو قبول منظور فرما کر اس کے وسیلہ جلیلہ سے اس بندہ، اس کے والدین کریمین، جملہ عزیز واقارب اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت کی بخشش ومغفرت فرمادے۔

آمین بجاسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ باپ بن کر جس نے پالا شاہ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ ہیں رحمت کا اِک دریا ابوطالب رضی اللہ عنہ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

خاکپائے دراہل بیت نبوی وآل ابوطالب

(دستخط)

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری
افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

شبِ جمعہ المبارک
21 جمادی الاول 1439ھ
8 فروری 2018ء

باب اول

احوال سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

- والدین کریمین
- برادران
- ہمشیرگان
- زوجہ
- اولاد
- سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو حاصل اعزازات

احوال سیدنا ابو طالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما

شجرۂ نسب

حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب اس طرح سے ہے۔

ابو طالب بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن حکیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام۔

اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا عدنان تک ہی اپنا شجرہ نسب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عدنان کا نسب مبارک سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے ملتا ہے۔ اسی طرح سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک بھی سیدنا عدنان سے ہوتا ہوا سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

ولادتِ باسعادت

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ولادتِ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے تقریباً 35 سال قبل ہوئی، یعنی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں تشریف لائے تو اُس وقت حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 35 برس تھی۔

اسمِ مبارک

آپ کا اسم مبارک عبد مناف بن عبد المطلب بن ھاشم ہے اور بعض روایات کے مطابق آپ کا اسم مبارک عمران بھی ہے لیکن آپ کو اپنے بڑے بیٹے "طالب" کی وجہ سے "ابو طالب" کہا جاتا ہے اور پھر یہ کنیت اس قدر مشہور و معروف ہوگئی کہ اب لوگ آپ کے اصل نامِ نامی سے بھی واقف نہیں رہے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین

(والد گرامی)

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا اسم مبارک شیبہ یا شیبۃ الحمد تھا لیکن آپ عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہوئے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کے چچا مطلب نے پالا تھا اس لیے آپ کو عبدالمطلب کہا جاتا تھا۔ سیدنا عبدالمطلب قبیلہ بنو ھاشم کے سردار اور صاحب فیض و کمال بزرگ تھے آپ دین ابراہیمی (اسلام) پر قائم تھے اور ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

سیدنا عبدالمطلب سے مشکِ اذفر کی خوشبو آتی تھی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور پر چمکتا دمکتا رہتا تھا، قحط سالی میں قریش آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ مبارک کی برکت سے اُن پر باران رحمت نازل فرما دیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جن اعزازات سے نوازا تھا اُن میں چشمہ زم زم کی کھدائی کا اعزاز آپ رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں فرمائیں تھیں جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد عطا فرمائی تھی۔

(والدہ ماجدہ)

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ بنی مخزوم سے تھا۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے برادران

سیرت ابن ھشام کے مطابق سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے 9 بھائی، ایک دوسری روایت کے مطابق 10 اور 11 کی تعداد بتائی جاتی ہے۔

1۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ 2۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ 3۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ 5۔ حارث 6۔ حجل

7۔مقوم 8۔ ضرار 9۔ ابولہب

برادران میں حضرت عبداللہ اور حضرت زبیر سیدنا ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے 3 برادران زیادہ مشہور ہوئے اُن کا مختصر اُتذکرہ ذیل میں ہے

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوطالب کے حقیقی عظیم بھائی اور وجہ تخلیق کائنات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی ہیں۔سیدنا عبداللہ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدۃ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا۔سیدنا عبداللہ ،والد گرامی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین حنیف پر قائم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی خوبصورتی کے لئے بے انتہاء مشہور تھے ،بے شمار خواتین نے اُن کو اپنی طرف راغب کرنے اور عقد کرنے کی خواہش کی مگر روزِ ازل سے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بننے کی سعادت سیدتنا آمنہ بنت وھب کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی جو قبیلہ بنوزہرہ کے سردار کی صاجزادی تھیں۔

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے برادر محترم سیدنا عباس کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نتیلہ بنت جناب بن کلیب تھا۔جنہوں نے کعبہ شریف پر پہلی بار حریرودیباج کا ریشمی غلاف ڈالا تھا۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب قحط پڑ جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے رب تعالیٰ سے دُعا فرمایا کرتے تھے۔

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوطالب کے برادر محترم سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔غزوہ اُحد میں جب آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی جبریل امین میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ کی شہادت پر اس قدر روئے کہ انہیں ساری زندگی اتنی شدت سے روتے نہیں دیکھا گیا۔سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ شہداء احد اور بالخصوص سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرگان

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی 6 بہنیں تھیں، ان تمام کا مختصراً تذکرہ درج ذیل ہے۔ان میں سے 5 حقیقی (سگی) بہنیں تھیں۔

سیدہ بُرہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ ایک نیک کردار خاتون تھیں۔شعروادب میں خاصا شغف رکھتی تھیں اور فصاحت و بلاغت میں خصوصی کمال حاصل تھا۔اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ انہیں (سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) اپنی قوم پر بڑی فضیلت حاصل تھی
وہ ایسے نور والے تھے جو چاند کی مانند چمکتے رہتے تھے۔

❀ اے میری آنکھو! نیک سیرت اور سخی پر موتیوں جیسے آنسوؤں سے سخاوت کرو۔

سیدہ اُم حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ اور ایک صاحب علم و ادب خاتون تھیں، شعر و ادب کے حوالے سے بھی اُن کا بلند مرتبہ اور ایک مقام تھا۔ آپ کی نسبت "أم حكيم" تھی۔ اپنے والد گرامی کے وصال پر طویل غمزدہ اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ جو (سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) بنی کنانہ کا سردار تھا
اور زمانے کی آفات سر پڑنے پر اُمیدوں کا سہارا تھا۔

❀ پس ایسے شخص پر آہ و فغاں کر، غم کرنے میں سستی نہ کر اور دوسری
رونے والیوں کو اُس وقت تک رُلاتی رہ جب تک کہ تو باقی رہے۔

سیدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ، حضرت عبداللہ بن جحش، زینب بنت جحش، حمنہ بنت جحش کی والدہ اور صاحب علم و فضل شخصیت تھیں آپ ایک نامور شاعرہ بھی تھیں اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر طویل اشعار کہے دو اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ سن لو کہ خاندان کا محافظ، خاندان کو ڈھونڈ نکالنے والا،
حاجیوں کا ساقی اور مظلوموں کی حمایت کرنے والا چل بسا۔

❀ وہ اپنے پورے گھرانے کی زینت تھا اور جہاں کہیں بھی
جو تعریف ہو وہ اُس تعریف کا حق دار تھا۔

سیدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، جلیل القدر اور عظیم المرتبت خاتون تھی ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ سیدہ عاتکہ مکہ مکرمہ میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی تھیں اور پھر ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

سیدہ عاتکہ، سرکارِ دو عالم ﷺ کی بہت بڑی مداح تھیں، اپنے اشعار میں انہوں نے متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کی ہے، حصول برکت کے لئے چند اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ محمد ﷺ جس طرح حسن و جمال میں بے مثال ہیں
اُسی طرح عمل و اخلاق میں بھی لاجواب ہیں۔

❀ جس کسی کا بھی دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی ہے
وہ دنیا و آخرت دونوں میں ناکام رہے گا۔

❀ اگر کامیابی چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو
کیونکہ اُن کی اطاعت میں ہی کامیابی کا راز مخفی ہے۔

سیدہ عاتکہ نے مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں آخری آرامگاہ بنی۔

سیدۃ اُروی بنت عبدالمطلب

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، سرکارِ مدینہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، مکہ مکرمہ میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت مدینہ کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے خاوند کا نام عمیر تھا۔ سیدۃ اُروی بھی اپنی باقی بہنوں کی طرح اچھے شعر کہتی تھیں اور اس فن میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا۔ سیدۃ اُروی نے بھی اپنے والد گرامی کے وصال پر کثیر

اشعار کہے، برکت کے لئے دو اشعار کا ترجمہ پیش ہے۔

❀ میری آنکھ ایک سراپا سخاوت اور حیا شعار پر روتی ہے
اور اُس آنکھ کے لئے رونا ہی سزاوار ہے۔

❀ نرم خو، وادی بطحاء کے رہنے والے، بزرگانہ
سیرت والے پر جس کی نیت عروج حاصل کرنے کی تھی۔

سیدہ اُروی بنت عبدالمطلب نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔

سیدۃ صفیہ بنت عبدالمطلب

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی عظیم و بہادر ہمشیرہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ تھیں۔ سیدۃ صفیہ عشرہ مبشرہ میں شامل عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

سیدۃ صفیہ نے غزوہ اُحد میں شرکت کی اور نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ ایک موقع پر جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا تو یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی اس بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے صاحبزادے زبیر سے فرمایا، اے زبیر! اپنی والدہ کی بہادری کو تو دیکھو! کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر وہ چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اُن سے لڑ رہی ہیں۔

سیدۃ صفیہ اپنی باقی بہنوں کی طرح شعر و ادب کے میدان میں کسی سے کم نہ تھیں اپنے والد ماجد کے وصال پر کثیر اشعار کہے۔ برکت کے لئے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ رات کو ایک رونے والی کی آواز سے میری نیند اُچٹ گئی
جو بالکل راستے پر کھڑے ایک شخص پر رو رہی تھی۔

❀ اُسی وقت میرے آنسو میرے رُخساروں پر
ڈھلکنے والے موتیوں کی طرح بہنے لگے۔

زوجہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم مبارک سیدۃ فاطمہ بنت اسد ہے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بعد والدہ محترمہ فرمایا کرتے تھے۔ سیدۃ فاطمہ بنت اسد کے وصال پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ تاریخی کلمات فرمائے۔

رحمك الله يا أمي ، كنتِ أمي بعد أمي ،
تجوعين وتشبعيني و تعرين و تكسيني

''اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتی تھیں لیکن مجھے کھلاتی تھیں آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی لیکن آپ مجھے پہناتی تھیں۔۔۔''

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیض مبارک عنایت فرما کر ہدایت فرمائی کہ انہیں میری قمیض کا کفن پہناؤ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جنت البقیع میں جا کر قبر کھودیں جب وہ قبر کے اوپر کا حصہ کھود چکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود نیچے اُترے اور اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی اور خود ہی اس میں سے مٹی نکالی، اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم لحد میں لیٹ گئے

اور دُعا فرمائی۔

یا رب العالمین! میری ماں کی مغفرت فرما اور اُن کی قبر کو وسیع فرما دے۔

یہ دعا مانگ کر آپ ﷺ قبر سے باہر نکلے تو شدتِ غم سے چشمان مبارک سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔

"انه لم يكن أحد بعد ابى طالب أبرّ بى منها ، انما ألبستها قميصى لتكسى من حلل الجنة واضطجعت فى قبرها ليهون عليها"

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بعد اِن سے زیادہ میرے ساتھ کسی نے مہربانی نہیں کی اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ منازل قبر آسان ہو جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ وہ (سیدۃ فاطمہ بنت اُسد) جنتی ہیں۔

وأن الله تعالىٰ أمر سبعين ألفا من الملائكة يصلون عليها

اور تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے 70 ہزار فرشتوں کو اُن پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

زوجہ سیدنا ابوطالب سیدۃ فاطمہ بنت اُسد کا شمار اُن جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے جو اُمت مسلمہ کے لئے سرمایہ فخر وناز ہیں۔ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے ابتدائے دعوت میں ہی قبول اسلام کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ حضرت عبدالمطلب کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی اہلیہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے جس خلوص کے ساتھ سرکار دوعالم ﷺ کی سرپرستی اور حفاظت وحمایت میں جان کی بازی لگا دی تھی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری سیدۃ فاطمہ بنت اُسد نے اٹھالی تھی اور آپ اپنے فرزندوں سے بھی بڑھ کر سرکار دو عالم ﷺ کا خیال رکھا کرتی تھیں اسی طرح سرکارِ دوعالم ﷺ بھی اپنی چچی سے شدید محبت فرماتے تھے اور اُن کے احترام میں کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اولاد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا ابوطالب کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد کے بطن مبارک سے 4 صاحبزادوں اور 3 صاحبزادیوں سے نوازا تھا ان تمام کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا ابوطالب کے صاحبزادگان

طالب بن ابی طالب

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سب سے بڑے صاحبزادے اور اُنہیں کے نام پر آپ کی کنیت حضرت ابوطالب ہے، ان کے بارے میں معلومات میسر نہیں ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ زبردستی آپ کو اپنے ساتھ لے گئے جبکہ آپ جانا نہیں چاہتے تھے۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ کفار قریش نے آپ کو زبردستی میدان جنگ کی طرف لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ دوران سفر غائب ہوگئے پھر اُن کی کوئی خبر نہ ملی۔

عقیل بن ابی طالب

سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ اپنے برادر بزرگ طالب سے 10 سال چھوٹے تھے آپ کو بھی کفار مکہ زبردستی جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلے میں لے آئے تھے۔ آپ اسیران بدر میں سے تھے۔ صلح حدیبیہ سے قبل دولت اسلام سے مشرف ہوچکے تھے آپ نے غزوہ موتہ اور کئی دوسری جنگوں میں حصہ لیا۔

سیدنا عقیل بن ابی طالب انسابِ عرب کے بہت بڑے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے اور اس علم میں آپ تمام عرب میں ممتاز تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو سیدنا عقیل سے خاص محبت تھی اُن کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں ایک محبت تو تمہاری قرابت کی ہے اور دوسری محبت اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے چچا کو تم سے بہت محبت تھی۔

سیدنا عقیل نے طویل عمر پائی اور 59 ھ وصال فرمایا۔ آپ کے تین صاحبزادے حضرت مسلم بن عقیل، حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل اور محمد بن عقیل ہیں۔ حضرت مسلم بن عقیل حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے سفیر بن کر کوفہ تشریف لے گئے جہاں ابن زیاد کے حکم پر اُنہیں شہید کر دیا گیا، یہ واقعہ کربلا کے شہید اول ہیں۔ دوسرے 2 صاحبزادے سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کربلاء معلیٰ تشریف لائے اور شہادت کا تاج اپنے سروں پر سجایا۔

سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل و مناقب ہیں آپ کا شمار اول اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے آپ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے تیسرے صاحبزادے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے برادرِ بزرگ اور سرکار مدینہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ مہاجرین ہجرت حبشہ (دوسری) کے قائد تھے اور شاہ حبشہ کے دربار میں آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخی تقریر عربی ادب کا شہ پارہ ہے اور دین اسلام کا خلاصہ تصور کی جاتی ہے۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ مہاجرین حبشہ کی قیادت فرماتے ہوئے واپس مدینہ منورہ اس وقت پہنچے جب مسلمان خیبر کی جنگ جیت کر واپس آ رہے تھے تو اس مبارک موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ مجھے

ان دونوں میں سے کس کی زیادہ خوشی ہے؟ فتح خیبر کی یا جعفر کی واپسی کی۔

جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کمانڈر تھے اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا یہ خبر جب سرکار مدینہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جعفر کو دو پَر عطا کر دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا مزار مبارک اُردن کے دارالحکومت سے تقریباً 135 کلومیٹر دور واقع ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے جتنے فضائل ومناقب احادیث نبویہ ﷺ اور روایات میں موجود ہیں کسی اور صحابی رسول ﷺ کے بارے میں اتنے مناقب نہیں ملتے، آپ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ 13 رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک 30 عام الفیل، بیت اللہ شریف (مکہ مکرمہ) میں ولادت باسعادت ہوئی۔ سرکار دوعالم ﷺ کی زیر نگرانی تربیت ہوئی بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے القابات مبارکہ میں ابوتراب، ابوالحسن، حیدر وحیدرہ، اُسد اللہ، المرتضیٰ اور باب مدینۃ العلم سرفہرست ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم ﷺ سے بے شمار احادیث روایت کیں۔ 17 رمضان المبارک 40ھ جام شہادت نوش فرمایا، صرف ایک حدیث مبارکہ حصول برکت کے لئے پیش ہے۔

النظر الی وجه علی عبادة

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور کو دیکھنا بھی عبادت ہے

سیدنا ابو طالب کی صاحبزادیاں

سیدۃ اُم ھانی بنت ابی طالب

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ محترمہ، نام مبارک فاختہ، ھند اور فاطمہ بھی روایات میں ملتا ہے۔ صحابیات میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کی شادی ھبیرہ بن ابی وھب سے ہوئی تھی جو قبیلہ بنو مخزوم کے سردار اور شاعر تھے لیکن اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے ان میں جدائی ہوگئی تھی۔ سیدۃ اُم ھانی کے 4 بچے تھے۔ ھانی کی وجہ سے آپ کی کنیت اُم ھانی مشہور ہوئی۔

حضرت اُم ھانی بیان فرماتی ہیں کہ جس رات سرکار دو عالم ﷺ کو معراج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی اُس رات آپ ﷺ میرے ہی گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد آرام فرمایا اور ہم بھی سو گئے جب فجر سے ذرا پہلے کا وقت تھا تو سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں جگایا اور نماز پڑھنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے اُم ھانی! آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچا دیا گیا اور پھر صبح سے پہلے مجھے واپس لایا گیا۔

سیدۃ جمانہ بنت ابی طالب

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ مبارکہ، صحابیہ لیکن آپ رضی اللہ عنہا کے حالات پردہ غیب میں ہیں۔ اسحاق بن راھویہ نے تحریر کیا ہے کہ خیبر کی پیداوار سے 30 وسق کھجوریں سرکار دو عالم ﷺ نے آپ کے لئے وقف فرمائی تھیں۔ فتح خیبر تک حیات تھیں۔

سیدۃ اُسماء بنت ابی طالب

آپ رضی اللہ عنہا کے حالات بھی پردہ غیب میں ہیں آپ کا اسم مبارک کتب تاریخ میں موجود ہے۔ الغرض سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا سارا خاندان مبارک عظیم سے عظیم تر ہے **جس کا ہر فرد نور علی نور ہے۔**

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حاصل عظیم اعزازات میں سے چند کا ذکر

❀ وہ، جن کے والدِ گرامی سیدُ العرب، سردار قریش، متولی کعبہ، ساقی حجاج اور شیخ البطحاء ہیں۔

❀ وہ، جن کے برادرِ مکرم و معظم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سرکارِ وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی ہیں۔

❀ وہ، جن کی بھاوج سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ ہیں۔

❀ وہ، جن کا بھتیجا سیّد اولادِ آدم، سید العالمین، رسول رب العالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

❀ وہ، جن کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا، جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کے بعد ماں کہا۔

❀ وہ، جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چچا ہی نہیں اپنا والد بھی کہا کرتے تھے اور نہ صرف اُن سے محبت فرمایا کرتے بلکہ ان کے صاحبزادوں سے بھی بے حد محبت فرمایا کرتے۔

❀ وہ، جن کا بیٹا حیدر کرار، قسیم جنت اور امیر المومنین ہے۔

❀ وہ، جن کا بیٹا سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ، معرکہ مؤتہ میں جب دونوں بازو کٹ گئے تو لشکر اسلامی کے جھنڈے کو دونوں کٹے ہوئے بازوں سے تھام لیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے دو بازوں کے بدلے اُن کو دو پَر عطا کر دیئے ہیں جس سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اسی وجہ سے آپ کو طیار کہا جاتا ہے۔

❀ وہ، جن کے بیٹے سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص محبت تھی کہ جن کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تم سے دوہری محبت ہے ایک محبت تو تمہاری قرابتداری کی اور دوسری محبت اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے چچا کو تم سے بہت محبت تھی۔

❀ وہ، جن کا نسب قیامت کے دن بھی منقطع نہیں ہوگا۔

❀ وہ، جو شعب ابی طالب میں تین سال متواتر راتیں جاگ کر ننگی تلوار لے کر پہرہ دیتے رہے۔

یہ تین سال کیا پورے 42 برس ہمہ وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔

❀ وہ، جن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بے حد محبت فرمایا کرتے اور اُن کے وصال کے بعد بھی اُن کی محبتوں اور شفقتوں کو یاد فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔

❀ وہ، جن کے وصال کے بعد نہ صرف اُن کو یاد فرمایا کرتے بلکہ اُن کے اشعار مبارکہ کو بھی سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا کرتے۔

❀ وہ، جن کے در پر فرشتوں کا نزول ہوا کرتا تھا۔

انہی کے در پہ ستارہ اُتر کے آیا ہے
انہی کے در پہ فرشتوں نے سر جھکایا ہے

کیا یہ اعزازات کسی اور شخصیت کو بھی حاصل ھیں ؟؟؟

باب دوم

سیرت و کردار سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

- والد مصطفیٰ کریم ﷺ اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ
- پہلی محفل میلاد
- شعب ابی طالب
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی خصوصیات کا علم
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تصدیق نبوت ورسالت
- قحط سالی میں حضور ﷺ کا وسیلہ
- آپ ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی کفالت میں
- آغوش ابوطالب رضی اللہ عنہ
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا گھر مخزن خیر وبرکات
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لئے افضل وبرتر پانی
- آپ ﷺ کی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بیماری میں دُعا
- اسلام کی افزائش وفروغ

سیرت وکردار سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

متوی کعبہ، شیخ البطحاء سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرح زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔ سیرت حلبیہ کی عبارت ہے۔

وکان ابی طالب ممن حرم الخمر
علی نفسه فی الجاهليه كأبيه

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے والد کی تصویر کامل تھے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرح قریش مکہ آپ کو بھی شیخ البطحاء کے لقب سے یاد کرتے تھے اور ہر مشکل و پریشانی میں آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ کا کیا ہوا فیصلہ حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔ بنو ھاشم اور بنو عبدالمطلب کے علاوہ دیگر قریش مکہ بھی آپ کا انتہائی احترام کیا کرتے تھے۔

والد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطالب

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب (والد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اور سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب ماں باپ کی طرف سے حقیقی (سگے) بھائی ہونے کی وجہ سے آپس میں بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جب اپنی نذر پوری کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی تو قربان ہونے کے لئے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا جسے آپ نے منظور کر لیا لیکن سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ بیقرار ہو گئے اور فی البدیہہ اشعار میں اپنے والد محترم سے کہا کہ کسی نہ کسی طرح حضرت عبداللہ کو بچالیا جائے اور پھر ایسا ہی ہوا کہ قرعہ اونٹوں کی قربانی پر ڈال دیا گیا۔

پہلی محفل میلاد

مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اپنے والد گرامی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جس کو دلائل النبوۃ ، جلد اول میں نقل کیا گیا ہے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو سید العرب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں اُٹھا کر بوسہ دیا۔

ثم دفعه الى ابى طالب فقال هو وديعتى عندك

پھر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو گود میں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں یہ اپنی امانت تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

میرا یہ بیٹا بڑی عظیم شان والا ہوگا پھر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے پوتے سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں حضرت ابوطالب کو حکم دیا کہ اہل مکہ کے لئے تین دن تک دعوت عام کا انتظام کریں اور اس میں اونٹ اور بکرے ذبح کیے جائیں۔

کیا ہم اس محفل اور دعوت کو جشن میلاد کا نام نہیں دے سکتے؟ جس میں سید العرب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے عظیم پوتے کا مرتبہ بیان کیا اور اُنہی کے حکم پر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے لنگر عام تقسیم کیا۔

یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے بعد پہلی محفلِ میلاد تھی جس کا سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے انعقاد فرمایا۔

شعب ابی طالب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قریش مکہ کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے ساتھ شاہ حبشہ حضرت اُصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ کے لطف وکرم اور اعزاز واکرام کا پتہ چلا تو اُنہیں یہ سخت گراں گزرا، اُدھر

مکہ مکرمہ میں بھی تیزی سے اسلام پھیل رہا تھا اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی رسالت مبارکہ پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اب کفار مکہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ قتل کر دیا جائے۔

ولما ظهر أمر النبی ﷺ وصار يدخل فی دينه كثير من الناس اجتمع كفار قريش على قتل رسول الله ﷺ (معاذ الله)

اس عمل پر بنو ھاشم اگر فساد کریں تو ہم اُن سے کہیں گے کہ اس کے معاوضہ میں دیت لے لو وگرنہ قصاص دیتے ہیں اور اگر بنو ھاشم اس بات پر رضامند نہ ہوں تو پھر اُن سے معاشرتی قطع تعلق کر لیا جائے۔ چنانچہ کفار مکہ نے آپس میں مل کر ایک معاہدہ تیار کیا کہ اگر بنو ھاشم رضی اللہ عنہ ہمارے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے نہیں کرتے تو پھر اُن کا بازار میں آنا جانا، ہر قسم کی خرید و فروخت اور ہر قسم کی رشتہ داریاں منقطع کر لی جائیں۔ معاہدہ تحریر ہو چکا تو سب لوگوں سے دستخط کروا اُسے بیت اللہ شریف میں لٹکا دیا گیا۔

کفار مکہ کے اس انتہائی اقدام کی اطلاع جب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بنو ھاشم اور بنو عبد المطلب کو جمع فرمانے کے بعد اُن ہاشمیوں کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے شعب میں آ گئے۔ اس معاملہ پر جناب ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہاشمیوں میں سے سوائے ابولہب کے کسی شخص نے بھی کوئی اختلاف نہ کیا۔

بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کے فیصلے کا جب کفار مکہ کو علم ہوا تو انہوں نے اپنے معاہدہ کی توثیق کرتے ہوئے بنو ہاشم و بنو عبد المطلب کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ کر دیا اور توثیق شدہ معاہدہ کو بیت اللہ شریف کے اندر لٹکا دیا اور بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔

شعب ابی طالب میں مدتِ محصور

ومکث بنو هاشم فی الشعب ثلاث ، وقیل سنتین
وأصابهم ضیق شدید حتی اکلوا أوراق الشجر یتقوتون به

بنو ہاشم شعب ابی طالب میں تین سال اور بقول بعض دوسروں کے دوسال تک محصور رہے اور اس عرصہ میں سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے جملہ ساتھیوں کو شدید ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ درختوں کے پتے کھا کر شدت بھوک کو مٹایا جاتا۔

دولت اسلام اتنی آسانی سے نہیں ملی مقام غور وفکر ہے کہ کس مصائب میں ہمارے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے یہ کٹھن وقت گزارا!

واقعے یاد کرو شعب ابی طالب کے
تم کہو کس کے طرفدار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس تمام عرصہ میں حضور پُر نور ﷺ کی حفاظت اور تحفظ کے لئے جملہ میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے رہے اور دشمنوں کی کسی کاروائی سے بھی بچنے کے لئے محبوب کریم ﷺ کا بستر مبارک ہر شب کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے اور اُن کی جگہ پر اپنے کسی دوسرے بیٹے یا بھتیجے کو سلا دیتے۔

وهذا كل ذلك مبالغة فی حفظه و حراسته

اور یہ سب کچھ مبالغہ کی حد تک آپ ﷺ کی حفاظت کے سلسلے میں سرانجام دیتے۔

تو شعب ابی طالب پر غور تو کر سید
سرکار ﷺ کی خدمت ہے ایمانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

ظالم معاہدہ لکھنے والے کا انجام

ظلم وستم سے بھری داستان کے معاہدے کو تحریر کرنے والے کا انجام اللہ تبارک وتعالیٰ نے فوری ایسے لے لیا کہ اُس ہاتھ سے جس سے اُس نے یہ ظالم معاہدہ تحریر کیا تھا وہ شل ہوگیا۔

رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی اور معاہدے کا انجام

حضرت علامہ قاضی اُحمد زینی دحلان تحریر فرماتے ہیں کہ

وأوحی اللہ تعالیٰ النبی ﷺ أنه سبحانه و تعالیٰ سلط الارضة علی صحیفتهم التی کتبوها وعلقوها فی الکعبة فأکلت ما فیها من عهد ومیثاق وقطیعة رحم ولم یبق فی الصحیفة غیر اسم اللہ عزوجل فأنهم کانوا یکتبون (باسمک اللهم)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ قریش نے جو معاہدہ تحریر کر کے بیت اللہ شریف کے اندر لٹکایا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس معاہدہ پر دیمک کو مسلط کر دیا ہے اور اُس نے اس ساری تحریر کو چاٹ لیا ہے سوائے اللہ عزوجل کے اسم مبارک (باسمک اللهم) جو عموماً معاہدوں میں لکھا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس غیبی خبر کی اطلاع سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو دی جس پر آپ رضی اللہ عنہ فوراً شعب سے نکلے اور بیت اللہ شریف میں تشریف لے آئے۔ کفار قریش نے جب آپ کو دیکھا تو اُنہوں نے یہ سمجھ کر اکٹھا ہونا شروع کر دیا کہ بنوھاشم سختیوں اور مصیبتوں سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے کرنے کا مطالبہ تسلیم کرلیا

ہے کیونکہ یہ لوگ اب مزید محاصرہ اور مقاطعہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔

کفار قریش کو مخاطب کرتے ہوئے شیخ البطحاء سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے پاس ایک معاملہ لے کر آیا ہوں جس میں نصف حصہ تمہارے مطالبے کا شامل ہوگا اور نصف حصہ ہمارے مطالبے پر مشتمل ہوگا اور وہ یہ کہ:

ان ابن أخی أخبر نی ولم یکذبنی قط ، ان الله تعالیٰ قد سلط علی صحیفتکم التی کتبتم الارضة فلحست کل ما کان فیها من جور أوظلم أوقطیعة رحم وبقی بها کل ماذکر به الله تعالیٰ

تحقیق! میرے بھتیجے نے مجھے خبر دی ہے جو ہرگز اور کبھی جھوٹی بات نہیں کہتے اُنہوں نے فرمایا ہے کہ قریش مکہ کے تحریر ہونے والے جور وستم اور قطع رحمی کی باتوں پر مشتمل جو معاہدہ کیا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر دیمک کو مسلط کیا جس نے اُن تمام الفاظ کو چاٹ لیا ہے سوائے اس کے کہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔

لہٰذا ایسے حالات میں یہ معاہدہ تو ازخود ختم ہو گیا ہے اور اب تم لوگ اپنے بُرے ارادوں سے باز آجاؤ اور اگر نہیں باز آئے تو پھر:

فوالله لا نسلمه حتی نموت من عند آخرنا

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا حتیٰ کہ ہمارے سب سے آخر والے کو بھی کیوں نہ موت آجائے۔ اس کے برعکس اگر میرے بھائی کے بیٹے کی یہ غیبی خبر غلط ہو تو میں پھر اُن کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔

غیبی خبر پر کفار کا ردِ عمل

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی فیصلہ کن باتیں سننے کے بعد کفار مکہ نے کہا

قد رضینا بالذی تقول

(یقیناً ہم آپ کی باتوں سے اتفاق کرتے ہیں)

وفی روایه ، أ نصفتنا فأخرِجوا الصحیفة

ایک دوسری روایت کے مطابق انہوں نے کہا تم نے انصاف کی بات ہے

پس اس معاہدہ کو باہر نکالا جائے۔

فوجدوا الامر کما أخبر الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

پس جب اُس معاہدے اُتار کر دیکھا گیا تو اُسی حالت میں پایا۔

جس طرح صادق وأمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

قریش کی ندامت

قریش مکہ نے جب اپنے معاہدے کی بربادی کا یہ عالم دیکھا تو ندامت سے ان کے سر جھک گئے اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ یہ ہماری سرکشی اور ظلم وستم کی وجہ سے ہوا ہے جو ہم نے اپنے بھائیوں یعنی بنو ہاشم کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔اس کے بعد سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

اے گروہ قریش! کہ تم نے اس اُمر کا خود مشاہدہ کرلیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اب تم ہمیں کسی طور بھی محبوس و محصور نہیں رکھ سکتے۔

دُعائے سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اور محاصرہ ختم

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اور جو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑ کر بارگاہ رب العالمین میں ان الفاظ کے ساتھ دُعا کی

اللھم انصرنا علی من ظلمنا وقطع ارحامنا واستحل مایحرم علیه منا

اے رب العالمین! ان لوگوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما جو ہم پر ظلم کرتے ہیں، قطع رحمی کرتے ہیں اور ہماری اُن چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں جو اُن پر حرام ہیں۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ دُعا فرمانے کے بعد اُن لوگوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں واپس تشریف لائے اور بتایا کہ قریش کا معاہدہ از خود ختم ہو گیا اور محاصرہ ختم ہو گیا ہے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کا علم ہونا

حضرت علامہ قاضی أحمد بن زینی دحلان المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اسنی المطالب فی نجاۃ ابو طالب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ

أن أبا طالب أطلعه الله كثير مما خص الله بنبيه به من الأيات والمعجزات و خوارق العادات من مبتدأ أمره صلی اللہ علیہ وسلم وهو صغير الى منتهاه

تحقیق سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن بے شمار خصوصیات سے مطلع کر رکھا تھا جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانیوں، معجزات اور خوارق عادات کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن مبارک سے لے کر آخر تک ظہور پذیر ہوتی رہیں۔

وباطلاعه علی تلک الأیات المعجزات صار قلبه مشھوناً ممتلئاً بالأیمان والتصدیق بالنبی ﷺ ایماناً قطعیاً لاشک فیه ولا شبهة

ان عظیم نشانیوں اور معجزات پر مطلع ہونے کے بعد جناب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے قلب مبارک میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق اور ایمان اس طرح سما گیا تھا جس میں قطعاً کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔اس لئے اُن کے ایمان پر شک نہیں کرنا چاہیے۔

اُن کے ہیں احسان بے حد ملتِ اسلام پر
اُن کی یادوں کا رہے گا پُر مہک دائم گلاب

سیدنا ابو طالب کی تصدیق نبوت ورسالت

سرکارِ مدینہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تصدیق جناب سرکارِ ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بے شمار اشعار میں پوری وضاحت اور کامل صراحت کے ساتھ موجود ہے اور رسول اللہ ﷺ کی مبالغہ کی حد تک حفاظت اور حمایت کرنا تھا کیونکہ

نہ جب تک کٹ مروں میں شاہ بطحاء ﷺ کی عزت پر
خدا شاہد ہے میرا کامل ایمان ہو نہیں سکتا

قحط سالی میں حضور ﷺ کا وسیلہ

حضور نبی کریم ﷺ ابھی بہت چھوٹے تھے کہ مکہ مکرمہ میں قحط پڑ گیا لوگ سردارِ مکہ سید العرب سیدنا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے دُعا کرنے کی بجائے سرکار ﷺ کو لے کر پہلے جبل ابو قبیس پر تشریف لے گئے اور پھر بیت اللہ شریف میں حجر اسود کے مقام پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ کی انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھادی تو اُسی وقت آسمان سے بارش برسنے لگی یہ خوبصورت اور دلکش

منظر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی ملاحظہ فرما رہے تھے۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد مکہ مکرمہ میں ایک بار پھر شدید قحط پڑا لوگ دوڑے ہوئے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دُعا کی درخواست کی آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دُعا کی بجائے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک آسمان کی طرف اُٹھادی اور اچانک بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے اشعار میں اس واقعہ کا ذکر ایک شعر میں پیش کیا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل

وہ حسین وجمیل چہرے والے کہ جن کے رُخ انور سے بارش طلب کرتے
وہ یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کی نگہبانی فرمانے والے ہیں۔

سرکار پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی کفالت میں

قدرت کی بھی عجب کرشمہ سازیاں ہوتی ہیں اوران کی حکمت بھی وہی جانتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی والدہ محترمہ کے بطن مبارک میں تھے تو والد ماجد کا انتقال ہوگیا، ابھی صرف چھ برس کے ہی ہوئے تھے تو والدہ ماجدہ کی شفقت ومحبت سے محروم ہوگئے، جب آٹھ سال کی عمر مبارک کو پہنچے تو اپنے مشفق ومہربان جدامجد (سیدالعرب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) کا سایہ عاطفت بھی سر سے اُٹھ گیا۔

سید کائنات رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کی تو زیارت بھی نہ کی تھی اس لئے پدرانہ محبت وشفقت کے لطف سے بھی آشنا نہ تھے والدہ ماجدہ کی محبت سے محرومی کا

احساس وشعور تو تھا لیکن دادا کی شفقت اور لطف وکرم سے والدہ کے وصال کے زخم پر مرہم کا کام کیا لیکن اب دادا کی وفات کے وقت آپ ﷺ خاصے باشعور ہو چکے تھے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی اپنے جد امجد سے محرومی اور غم کی شدت کا احساس اس منظر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ دادا پاک کی روح مبارکہ جب قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو آپ ﷺ ان کے سرہانے کھڑے رو رہے ہیں جنازہ اُٹھا تو اُس کے ساتھ روتے ہوئے تشریف لے جا رہے ہیں تا آنکہ آپ رضی اللہ عنہ کو حجون کے قبرستان (جنت المعلی) میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دادا مبارک کے وصال پر آپ ﷺ کے معصوم دل پر طاری کیفیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

آغوش ابوطالب رضی اللہ عنہ میں

(اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی)

قرآن پاک میں سورۃ والضحیٰ کی اس آیہ کریمہ کے ضمن میں اگر کسی مفسر نے کفالت مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ کیا ہے تو وہ صرف اور صرف جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا صفات ہی ہیں۔ تفسیر ابن عباس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **یتیم** کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بغیر ماں باپ کے اور **فاوٰی** کے تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اُن کے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی آغوش رأفت عطا فرما دی گئی۔

> تمہاری گود میں ایماں کی جاں پلتی رہی
> تمہارے گھر سے ہی ایماں ملا ابو طالب رضی اللہ عنہ

سال 579ء میں حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آغوش سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ میں دُرِ یتیم کی پرورش کا آغاز ہوا۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

آپ ﷺ کی حفاظت وخدمت گزاری میں حد سے بھی زیادہ حق ادا کیا۔ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضور ﷺ کو پیار فرماتے ایک لمحہ کے لئے بھی آپ ﷺ کو آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے رات کو اپنے پہلو میں سلاتے۔ کھانے کے وقت سرکار ﷺ سے پہلے کسی کو کھانے نہ دیتے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ پر جو جانثاری فرمائی اُس سے کون انکار کرسکتا ہے آپ ﷺ کی محبت میں تمام عرب اپنا دشمن بنالیا، فاقے اُٹھائے، تین برس سے زیادہ شعب ابی طالب میں محصور رہے اس دوران سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سرکاردوعالم ﷺ کی ایسی حفاظت ونصرت فرمائی جس کی مثال تاریخ میں ملنا محال ہے۔ اسی لئے تو قادر مطلق نے بھی اُس آغوش کا قرآن پاک میں ذکر فرماتے ہوئے اسے اپنی آغوش رحمت سے تشبیہ دے دی۔

جس کی آغوش محبت میں پلی پیغمبری ﷺ
جس نے بخشی آدمیت کو فلک تک برتری

تفسیر معالم التنزیل میں امام بغوی، تفسیر صاوی میں امام اُحمد صادی، تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور تفسیر جلالین میں ایسی ہی تفسیر ملتی ہے کہ اس آیہ مبارکہ سے مرادرسول اللہ ﷺ کا اپنے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی آغوش رحمت میں آنا جانا ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا گھر مخزن خیروبرکات

عربی کتاب "سیرۃ الرسول" مصنف ابو عمار محمود المصری تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حبیب کریم ﷺ، سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہوگئے۔ سیدنا ابوطالب عیالدار اور سفید پوش شخصیت تھے

آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ بنت اُسد فرماتی تھیں کہ اُن کی اولاد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتی تھی اور جب سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تشریف لائے ہیں تو اس گھر میں خیر و برکات کا نزول شروع ہو گیا ہے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد مبارکہ جب الگ کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے لیکن جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھاتے تو خوب جی بھر کر کھانا کھاتے۔ جب بھی سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کھانا شروع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے بیٹوں سے کہتے کہ میرے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو آ جانے دو اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو سب مل کر کھانا تناول فرماتے۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ نوش فرماتے اور پھر اسی برتن سے باقی دودھ نوش کرتے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خدا کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ساتھ بستر میں استراحت فرماتے تو بستر معطر ہو کر یوں مہکنے لگتا جیسے کستوری میں ڈوبا ہوا ہو مگر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر کو دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال نہ فرمائی ہوتی۔

سیدۃ فاطمہ بن اُسد رضی اللہ عنہ ہر روز سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کا مشاہدہ فرماتیں تو اُنہیں یقین نہ آتا تھا کہ اُن کا گھر مخزن خیر و برکات بن گیا ہے۔ سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس الفت و محبت کو محسوس فرمایا کرتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں اپنی والدہ کے بدلے میں خیر و برکت اور محبت والی یہ والدہ عطا فرما دی ہے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے لئے افضل ترین پانی

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی ذی المجاز میں تھا مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی اور میں نے اپنی پیاس کی

شکایت آپ ﷺ سے کی، آپ ﷺ میری شکایت سنتے ہی سواری سے اُترے اور فرمایا۔ چچا جان! آپ کو شدید پیاس لگی ہوئی ہے میں نے کہا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے اپنی ایڑی مبارک زمین میں دبائی اور فوراً زمین نے پانی اُبلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پانی پی لیں، چنانچہ میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔

سرکار دو عالم ﷺ کی ایڑی مبارک سے برآمد ہونے والا پانی آبِ کوثر اور آبِ زم زم سے یقیناً افضل و اعلیٰ ہے اور جس ہستی کے لئے یہ مقدس پانی نکلا پوری کائنات میں صرف اور صرف وہ مقدس ہستی سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ ہی تو تھیں!!!

سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی بیماری کے لئے دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک موقع پر حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو جناب حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی اے میرے بھائی کے بیٹے! اللہ تبارک و تعالیٰ سے میری صحت کے لئے دُعا کریں جس پر آپ ﷺ نے دُعا کرتے ہوئے فرمایا۔

"اَللّٰھُمَ اِشْفِ عَمِّی"

"اے اللہ! میرے چچا کو بیماری سے شفا عطا فرما۔"

دُعا کا کرنا تھا کہ اُسی وقت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اس طرح شفا یاب ہو گئے جیسے بیماری تھی ہی نہیں۔ سرکارِ پُر نور ﷺ کی اپنے چچا کے بارے میں دُعائے مذکورہ بالا صرف آپ کی ظاہری و جسمانی بیماری کی شفا تک ہی محدود نہ تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی اس دُعائے مبارکہ نے سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی باطنی و روحانی بیماریوں کا بھی علاج کر دیا تھا۔

اسلام کی افزائش وفروغ

- اسلام کا بچپن سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی گود میں پلتا نظر آتا ہے۔
- اسلام کی جوانی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کی چھاؤں میں افزائش پاتی نظر آتی ہے۔
- اسلام کی بزرگی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے طاقتور بازوؤں میں دکھائی دیتی ہے۔
- اسلام کی عفت اور عصمت خاتونِ جنت سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کی شخصیت میں نظر آتی ہے۔
- اسلام کی عظمت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے دانشمندانہ فیصلوں کے عکس میں دکھائی دیتی ہے۔
- اسلام کی سربلندی اور عزت و رفعت سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے کارناموں میں فروغ چڑھتی نظر آتی ہے۔

اور

- اسلام کا احیاء حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پرنظر آتا ہے۔

بابِ سوئم

ایمان کے معروف کلمات

تاریخ اسلام کی
چند مقتدر شخصیات
اور اُن کے
قبول اسلام کے
کلمات

ایمان کے معروف کلمات

ایمان کے لئے معروف کلمات ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ دل میں جان لینا اور یقین کر لینا ہی کافی ہے۔ لیکن اگر دل نے تصدیق نہ کی تو زبان پر ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اقبال لاہوری)

زبانی کلمہ پڑھنے کے بارے میں جھنگ کی مشہور اور معروف روحانی شخصیت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرماتے ہیں۔

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا ، دل دا پڑھدا کوئی ھُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے ، اوتھے ملے زبان نہ ڈھوئی ھُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ھُو
ایہہ کلمہ اسانوں یار پڑھایا باھُو میں سدا سہاگن ہوئی ھُو

تاریخ اسلام کی چند مقتدر شخصیات اور اُن کے قبولِ اسلام اور تصدیقِ نبوت کے کلمات

- شاہِ یمن "تبع أسعد الحميرى" کے کلمات
- بحیرا راہب کی بشارت وتصدیق نبوت
- ورقہ بن نوفل کے قبول اسلام کے کلمات
- یمن کے حاکم "باذان" کے قبول اسلام کے کلمات
- سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے کلمات
- سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے کلمات

شاہِ یمن "تبع أسعد الحمیری" کے کلمات

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے کئی سو سال قبل یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کا نام أسعد الحمیری تھا وہ یہود کو سخت ناپسند کرتا تھا اوران کے خاتمے کے لئے وہ مدینہ منورہ (اس وقت نام یثرب تھا) پہنچا۔

علمائے یہود میں سے ایک یہودی عالم جس کا نام "شامویل" تھا وہ شاہ یمن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے جلالہ الملک! آپ اس شہر کو زیر نگیں نہیں کر سکو گے کیونکہ یہ شہر نبی آخر الزماں کی ہجرت گاہ اور قیام گاہ کا شرف حاصل کرے گا۔

شاہ یمن کے لشکر کے ہمراہ 400 علماء پر مشتمل ایک جماعت بھی تھی، کچھ عرصہ قیام کے بعد بادشاہ نے جب اس شہر سے کوچ کا ارادہ کیا تو اس جماعت نے متفق ہو کر بادشاہ سے گزارش کی کہ ہم اس شہر سے اب نہیں جائیں گے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری کتب میں بھی جس نبی (نام محمد ﷺ یا احمد ﷺ) کا ذکر پایا جاتا ہے، یہ عظیم شہر اُن کی ہجرت گاہ بنے گا، اس لئے ہم اسی شہر میں اس اُمید پر قیام کریں گے کہ شاید ہماری اُن سے ملاقات ہو جائے اور ہم ان کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے بعد اُن پر ایمان لے آئیں یا پھر ہماری نسلوں میں سے کوئی بھی اُن کا زمانہ پائے تو اُن پر ایمان لے آئے۔

جماعت علماء کی گفتگو سننے کے بعد شاہ یمن نے خود بھی اِس شہر میں مزید ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا اور ساتھ حکم جاری کیا کہ:۔

❀ ایک خوبصورت مکان نبی آخر الزمان ﷺ کے لئے تعمیر کیا جائے کہ جب وہ ہجرت فرما کر اس شہر میں تشریف لائیں تو اپنے ہی گھر میں قیام فرمائیں۔

400 علماء کے لئے 400 گھر تعمیر کے جائیں اور 400 کنزیں خرید کر اُن کا ایک ایک عالم سے نکاح کر دیا جائے اور پھر ہر عالم کو اتنا دنیاوی مال دیا جائے کہ وہ آسانی سے اپنے اخراجات کر سکیں۔

شاہ یمن تبع الحمیری نے یہ تاریخی احکامات جاری کرنے کے بعد ایک خط نبی کریم ﷺ کے نام تحریر کیا جس میں آپ ﷺ پر اپنے ایمان لانے کا تذکرہ کچھ اس طرح سے کیا۔

شهدت على أحمد ﷺ أنه
رسول من الله بارى النسم
ولو مد عمرى الى عمره
لكنت وزيرا له وابن عم

اُردو مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ہیں اگر میری زندگی نے وفا کی اور میں نے آپ کا زمانہ پالیا تو میں آپ کا وزیر بنوں گا۔

مذکورہ خط کو شاہ یمن نے سونے سے سر بمہر کیا۔ ایک دو منزلہ خوبصورت مکان سرکار دو عالم ﷺ کے نام پر تیار کروایا پھر اُن علماء میں سے سب سے بڑے عالم کو یہ خط اور گھر مبارک سپرد کرتے ہوئے کہا کہ:۔

اس خط اور گھر کو نبی آخرالزمان ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے اور اگر تم اُن کا زمانہ نہ پا سکو تو اپنی اولاد در اولاد وصیت کرتے جانا کہ اس خط اور گھر کو سرکار دو عالم ﷺ نبی آخرالزمان کی خدمت میں

پیش کیا جائے جس کو وہ مبارک زمانہ دیکھنا نصیب ہو جائے۔

شاہ یمن تبع الحمیری کے یہ دوھد یے مبارکہ نسل در نسل چلتے ہوئے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس عظیم عالم کی اولاد میں سے تھے جس کو شاہ یمن نے اپنا خط مبارک اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کا گھر مبارک حوالے کیا تھا۔ ان تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت مبارکہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس گھر میں تشریف فرما ہوئے تھے وہ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت نہ تھا بلکہ وہ تو ہزاروں سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے شاہ یمن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ھدیہ پیش کیا تھا اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اُس بادشاہ کی نمائندے کی حیثیت سے اس گھر اور خط مبارک کی حفاظت پر مامور تھے۔

وہ گھر جس میں رہائش رکھتے تھے ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
حقیقت یہ ہے، وہ ملکیت تھی سرور دین صلی اللہ علیہ وسلم کی
بلندی آسمانوں کی فدا اُس گھر کی عظمت پر
مکین سدرہ کو بھی رشک ہے اس کی سعادت پر

روایات کے مطابق شاہ یمن کے وصال کے تقریباً ایک ہزار سال بعد سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد قبا کی بستی میں قیام پذیر ہوئے تو اہل مدینہ نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس عظیم خط کو کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

اتفاق رائے سے قبیلہ بنو انصار کے ایک نہایت ہی سمجھ دار اور معزز شخصیت ”ابو لیلیٰ“ کو یہ خط دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا گیا، ابو لیلیٰ نے انتہائی احتیاط سے اس خط مبارکہ کو اپنے سامان میں چھپایا ہوا تھا۔

غیب کا علم کسے کہتے ہیں؟؟

ابو لیلیٰ سفر طے کرنے کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا ہی تھا اور ابھی اپنا تعارف بھی نہ کروا پایا تھا، قربان جائیں اپنے غیب دان نبی محتشم ﷺ پر کہ آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھتے ہی ارشاد فرمایا۔

أنت ابو لیلیٰ؟ کہ تم ابو لیلیٰ ہو؟

وہ جواب میں کہتا ہے کہ جی! جس پر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ شاہ یمن "تبـــع" کا خط تمہارے پاس ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حیران و پریشان ہو جاتا ہے کیونکہ خط کو تو اس نے اپنے سامان میں چھپایا ہوا تھا آپ ﷺ نے ابو لیلیٰ سے کہا۔

ھات الکتاب الذی عندک

کہ تم مجھے وہ خط دو جو تمہارے پاس ہے۔

ابو لیلیٰ پریشانی کے عالم میں اپنے سامان میں چھپا ہوا خط نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور آپ ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہ خط پڑھنے کے لئے دیتے ہیں اور خط سننے کے بعد اُس بادشاہ کے قبول اسلام کے کلمات سننے کے بعد اُس کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مرحباً بالاخ الصالح

کہ میں اپنے نیک بھائی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس خط مبارک پر ایڈریس اس انداز میں لکھا ہوا تھا۔

الی:
محمد بن عبداللہ نبی اللہ و رسولہ
خاتم النبیین و رسول رب العالمین ﷺ

من تبع الاول

سرکارِ مدینہ ﷺ کی شاہ یمن تبع کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ میں اُس کے قبول اسلام کے بارے میں ارشاد ہے۔

لا تسبوا تبعاً فانه قد كان أسلم

تبع کے بارے میں نامناسب کلمات کا استعمال نہ کیا جائے

کیونکہ اُس نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

اسی ارشاد مبارکہ کی روشنی میں ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لا تسبوا تبعاً فانه كان رجلا صالحا

تبع کے لئے نازیبا کلمات استعمال کرنے سے گریز کرو کیونکہ حتمی

طور پر وہ ایک نیک شخصیت تھا۔

شاہ یمن کے قبول اسلام کے کلمات

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(شاہ یمن کا اسلام ایمان ثابت ہوگیا)

سیدنا ابوطالب کے کثیر اشعار میں سے صرف دو شعر

أنت الامین، أمین اللہ لاکذب — والصادق القول لالھوٌ ولالعبٌ

أنت الرسول، رسول اللہ نعلمه — عليك نزل من ذی العزة الكتب

بے شک آپ ﷺ صادق وامین ہیں، کبھی آپ کو غیر ضروری

گفتگو کرتے نہیں پایا ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول برحق ہے

جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث بہ رسالت فرمایا اور اُس صاحب

عزت وجلال رب کی طرف سے آپ پر کتاب نازل ہوئی ہے۔

(کیا شاہ یمن اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے کلام میں کوئی فرق ہے)

حضرت ابن ابی الدنیا، زمخشری اور کئی دوسرے مشاہیر نے ذکر کیا ہے کہ یمن کے شہر صفا، یا حمیر کی طرف ایک قبر کھودی گئی جس میں دو عورتوں کو صحیح حالت میں پایا گیا اُن دونوں عورتوں کی جانب سر چاندی کی ایک تختی ملی جس پر سونے سے لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ: یہ دونوں تبع کی بیٹیاں ہیں اور یہ دونوں اس حالت میں فوت ہوئیں کہ وہ اس کی گواہی دیتی ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس معبود کے اور کبھی شرک نہیں کیا اور اس کی عقیدہ پر فوت ہوئیں۔

بحیرا راھب کی تصدیق نبوت

سرکارِ دو عالم ﷺ کی عمر مبارک جب تقریباً 12 سال ہوئی تو آپ کے چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر بغرض تجارت ایک قافلے کے ہمراہ ملک شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ شہر بصری پہنچے جو ملک شام اور حوران کا مرکزی شہر اور اس وقت رومی مقبوضات کا دارالحکومت تھا۔

شہر بصریٰ میں بحیرا نامی ایک راھب اپنے صومعہ میں رہا کرتا تھا۔ جو علم نصرانیت کا ماہر تھا اور اس صومعہ میں 7 راھب پشت بہ پشت گزار چکے تھے جن کا علم یکے بعد دیگرے اس راھب کو پہنچا تھا۔ تجارت کی غرض سے آنے والا قافلہ جب اس راھب کے صومعہ کے قریب اترا، حالانکہ پہلے بھی قافلے اس مقام پر اُترا کرتے تھے مگر یہ راھب کسی سے بھی ملاقات کے لئے باہر نہ نکلتا تھا۔

بحیرا راھب نے اپنی صومعہ سے مکہ کے اس تجارتی قافلہ کو دیکھا تو اس کی نظر حضور پرنور ﷺ پر پڑی تو اس نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور جب آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے تو دیکھا کہ بادل کا وہ ٹکڑا آپ ﷺ کے سر مبارک پر چھتری کی مانند قائم ہو گیا اور درخت کی

ٹہنیاں حضور ﷺ کی طرف مائل ہوگئیں۔

بحیرا سرکار دو عالم ﷺ کو بار بار دیکھتا، آپ ﷺ کے اعضائے جسم کی زیارت کرتا اور اُن علامات کے مطابق پاتا جو اُس کے پاس لکھی ہوئی تھیں، تمام صفات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اس نے آپ ﷺ کی مہر نبوت کی زیارت کی اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی دیتے ہوئے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑتے ہوئے کہا۔

تصدیق نبوت کے کلمات

هذا سيد العالمين ، هذا رسول رَبُّ العالمين

يبعثه الله رحمة للعالمين

اس آئندہ کی بشارت پر سرداران قریش نے بحیرا راھب سے دریافت کیا کہ آپ کو ان باتوں کا کیا علم ہے؟ جس پر بحیرا راہب نے جواب دیا کہ جب تم لوگ گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ کے لئے جھک نہ گیا ہو اور یہ سوائے نبی کے علاوہ کسی اور انسان کو سجدہ نہیں کرتیں پھر میں نے انہیں مہر نبوت سے پہنچانا ہے اور یہ باتیں ہماری کتابوں میں موجود ہیں۔

حضرت ورقہ بن نوفل کی بشارت وتصدیق نبوت

حضرت ورقہ بن نوفل، ام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے چچازاد اور اہل کتاب میں سے تھے عبرانی اور عربی زبان کے ماہر تھے۔ دین حق کی تلاش میں انجیل کا مطالعہ کیا، متاثر ہو کر جوانی میں نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا اور انجیل کا عبرانی زبان سے عربی میں ترجمہ بھی کیا۔

ورقہ بن نوفل کی بشارت

سرکار دو عالم ﷺ پر جب پہلی وہی کا نزول ہوا اور آپ ﷺ نے وہ سارا واقعہ سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمایا جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:۔

قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں خدیجہ کی جان ہے
بے شک مجھ کو اُمید ہے کہ آپ اس امت کے رسول ہیں۔

اس کے بعد سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا سرکارِ دو عالم ﷺ کو اپنے چچا زاد حضرت ورقہ بن نوفل جو آسمانی کتب کے عالم اور ماہر تھے، کے پاس لے گئیں تو حضرت ورقہ نے غارحرا اور پہلی وحی کا احوال سننے کے بعد کہا:۔

یہ وہی نبی ہیں کہ جن کا انتظار گزشتہ امتوں کو بھی تھا

ورقہ بن نوفل نے آسمانی کتب میں پڑھی ہوئی پیشن گوئیوں کی مدد سے صاف پہچان لیا کہ آپ ﷺ ہی نبی آخرالزمان ہیں، حضرت ورقہ بن نوفل نے فوراً تصدیق کی اور آپ ﷺ پر ایمان لاتے ہوئے کہا کہ:۔

اگر میں اس وقت تک زندہ رہا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ
سے نکالے گی تو میں آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی مشہور تصنیف "مدارج النبوت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت اسلام کے وقت حضرت ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو چکا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل، حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں میں
اور نبوت کی بشارت اور تصدیق کرنے والوں میں اولین ہیں۔

ورقہ بن نوفل کون ہیں؟

حضرت ورقہ بن نوفل وہ عظیم شخصیت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔

أول من آمن به ورقه و كان هذا بعد النبوة و قبل الرسالة

رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت سے قبل آپ ﷺ کی نبوت
پر ایمان لانے والا شخص ورقہ بن نوفل ہے۔

ورقہ بن نوفل صحابی رسول ﷺ

حضرت امام طبری، البغوی، ابن قانع، ابن السکن اور علامہ ابن حجر جیسے مشاہیر نے حضرت ورقہ بن نوفل کو صحابہ میں شمار کیا۔ صاحب مشکوہ شریف حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ العمری (وصال 743ھ) نے آپ کو صحابی رسول ﷺ فرمایا ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر صحابی کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

من لقى النبي ﷺ مومناً به ومات على الاسلام

جو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لایا اور اُسی پر فوت ہو گیا

حضرت ورقہ بن نوفل نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کر دی تھی لیکن اس وقت تک حضور ﷺ کو اپنی دعوت تبلیغ کا حکم نہیں ملا تھا۔ حضرت ورقہ بن نوفل نبی آخر الزمان ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے اور اسی حالت پر ان کا انتقال ہوا، اسی اعتبار سے اُن کو صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ورقہ کے بارے میں سوال

ایک بار اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے اپنے چچازاد کے بارے میں سوال کیا کہ وہ تو اعلان نبوت سے قبل فوت ہوئے تھے اُن کا

انجام؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ورقہ بن نوفل کو سفید لباس میں دیکھا ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

ان رسول الله رأه في المنام في هيئة حسنة

رسول اللہ ﷺ نے اُس (ورقہ بن نوفل) کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا۔

سوال:۔ حضرت ورقہ بن نوفل جب آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے تو اُن کے ایمان لانے کے کیا کلمات تھے؟ کہ جن کی وجہ سے اُن کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے اور سرکار ﷺ نے اُن کے وصال کے بعد انہیں اچھی حالت میں دیکھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل کے ایمان کے کلمات صرف یہ تھے۔

میں آپ ﷺ کو نبی آخری الزمان ہونے کی بشارت دیتا ہوں
اور اُس کی تصدیق کرتا ہوں۔

اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں۔

ودعوتني و علمت أنك صادق
و لقد صدقت و كنت ثم أمينا

آپ ﷺ نے مجھے اپنے دین کی دعوت دی اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ سچے ہیں اور صادق وامین ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے دونوں عظیم شخصیات کے کلمات پڑھ لیے، کیا آپ کو ان دونوں کلمات میں کوئی فرق نظر آتا ہے؟

آپ خود عقیدت ومحبت اور دل کی گہرائیوں سے بتائیں کہ اگر ورقہ بن نوفل کا شمار صحابہ کرام میں ہوتا ہے **تو پھر ہم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا شمار صحابہ کرام میں کیوں نہ کریں؟؟؟**

حاکم یمن "باذان" کے قبول اسلام کے کلمات

ملک یمن حبشیوں کے ہاتھ سے نکل کر جب اہل فارس کے قبضے میں آیا تو اس وقت فارس پر شاہ کسری کی حکومت تھی اُس نے ایک شخص "باذان" کو یمن کا اُمیر مقرر کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت یہی "بـــاذان" یمن کا حکمران تھا۔ سید کائنات ﷺ کی بعثت مبارکہ کی خبر جب شاہ کسری تک پہنچی تو اُس نے یمن کے حاکم کو تحریر کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم اُس کے پاس جاؤ اور اُس سے توبہ کے خواستگار بنو اگر وہ اپنے دعویٰ سے باز آ جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ۔۔۔۔۔۔

حاکم یمن ایک نہایت، زیرک اور سمجھ دار شخصیت تھا اور روز اول سے خوش بختی اس کا مقدر بنی ہوئی تھی اُس نے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں خود جانے کی بجائے کسری کا خط ارسال کر دیا۔

شاہ کسری کے قتل کی پیش گوئی

سرکارِ دو عالم ﷺ نے باذان کے ارسال کردہ خط کے جواب میں شاہ کسری کے بارے میں یہ پیشن گوئی فرماتے ہوئے تحریر کروادیا۔

ان اللہ قد وعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا ومن شھر کذا

تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمادیا ہے

کہ کسری کو فلاں مہینے اور فلاں روز قتل کیا جائے گا۔

یمن کے حکمران باذان کے پاس سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ جواب اور پیشن گوئی پہنچی تو اُس نے وہ جواب شاہ کسری کو ارسال نہ کیا اور انتظار کرنے لگا کہ اگر یہ نبی ہیں تو اُن کا قول یقیناً درست ثابت ہوگا ورنہ پھر دیکھا جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عین اُس روز شاہ کسریٰ کے بیٹے " شیرویہ" کے ہاتھوں اسے قتل کروا دیا جس روز کا وعدہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تھا۔

حاکم یمن "باذان" کا قبول اسلام

حاکم یمن کو جب شاہ کسریٰ کے قتل کی خبر پہنچی تو نہ صرف وہ اسلام لے آیا بلکہ اُس کے بہت سے ساتھی بھی اسلام لے آئے کیونکہ یہ شرف روز ازل سے اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی قسمت میں لکھا ہوا تھا۔ حاکم یمن نے ایک قاصد اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اسلام لانے کی اطلاع دی اور ساتھ یہ بھی دریافت فرمایا

الی من نحن یا رسول الله ﷺ
کہ اب ہم کس کی طرف منسوب ہوں گے

جس پر سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

أنتم منا والینا أهل البیت
اب تم مجھ سے ہو اور میری طرف منسوب ہو
اور تم میرے اہل بیت میں سے ہو۔

ذرا غور فرمائیں کہ حاکم یمن اور اُس کے ساتھیوں کے قبول اسلام کے کیا کلمات تھے؟

حاکم یمن کے قبول اسلام کے کلمات

حاکم یمن کے قبول اسلام کے یہ کلمات تھے کہ اُنہوں نے اپنے قاصد کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر کے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اسلام لانے کی اطلاع دی اور بس!

حضرات! ان کے اسلام لانے کے وہ کون سے کلمات ہیں جس کی وجہ سے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُن کو نہ صرف مسلمان کہا بلکہ اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے اُنہیں اپنی اہلبیت میں بھی شامل فرمالیا۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ تو آپ ﷺ کے گھرانے میں سے ہیں اُن کے بارے میں ہمارے بعض کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

اعوذ بالله من ذلک العقيدة

یہ مقام غور و فکر ہے اور مقام ادب ہے۔

سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبد المطلب کے قبول اسلام کے کلمات

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں اے میرے بھتیجے! آپ اپنے دین کا اظہار فرماتے ہیں، خدا کی قسم! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آسمان میرے اوپر سایہ فگن ہو اور میں اپنے پہلے دین پر قائم رہوں''

حضرات گرامی! اس میں کون سے معروف کلمات ہیں جو انہوں نے کہے اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے؟؟

حضور ﷺ کے چچا سیدنا عباس کے قبول اسلام کے کلمات

سرکارِ دو عالم ﷺ کے غلامِ مبارک حضرت رافع سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کا پورا گھر اسلام لے آیا، ام الفضل بھی مسلمان ہو گئی تھیں لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ یوم بدر مشرکین کے ساتھ نکلے تھے (جبکہ وہ مسلم ہو چکے تھے لیکن اپنا اسلام چھپاتے تھے) اسیران بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ فدیہ ادا کرو جس پر حضرت عباس نے جواب دیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا لیکن قوم مجھے جبراً اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

حضرت عباس کس کے سامنے اسلام لائے؟ کون گواہان ہیں؟ انہوں نے کون سے معروف کلمات ادا کیے؟ تاریخ اس بارے میں خاموش ہے صرف اتنا پتہ چلا کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آزادی کے لئے فدیہ ادا کرو تو فرمایا کہ میں تو مسلمان تھا! اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شمار کرلیا۔

مذکورہ بالا چند مقتدر شخصیات کے معروف کلمات ادا کرنے بارے یہ معلوم ہوا کہ اِن میں سے کسی بھی شخصیت نے نہ تو کوئی معروف کلمات ادا کیے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کوئی معروف کلمات ادا کرنے بارے کہا اور بوقتِ اسلام نہ ہی اُنہوں نے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے کلمات ادا کیے۔

اِن کلمات مذکورہ کی روشنی میں درج ذیل نتیجہ سامنے آتا ہے۔

نتیجہ

- ایمان کے لیے معروف الفاظ کا ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ دل میں ہی جان لینا اور یقین کر لینا ہی کافی ہے۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں کہ دور دراز کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے لیکن اُن کے معروف الفاظ ادا کرنے کے متعلق کوئی روایات نہیں ملتیں۔
- بعض مصلحتوں اور مواقع پر ایمان کو دل میں ہی چھپانا پڑتا ہے۔
- نکاح کی طرح ایمان لانے کے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

باب چہارم

- اسلام، ایمان اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
- ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
- خطبہ نکاح اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا اسلام
- سبط ابن جوزی کا لاجواب استدلال
- ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور مولانا خیر الدین دہلوی
- عارفانِ کشف ومشاہدہ اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان
- ایمان چھپانا اور سیدنا ابوطالب کے اخفاء ایمان کی وجہ
- سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان

سرکارِ دوعالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

الأسلام علانية والأيمان فى القلب

اسلام اعلانیہ اظہار کا نام اور ایمان کا تعلق دل کے ساتھ ہے

اسلام

شرعی طور پر اسلام کے معنی ہیں کہ ظاہری طور پر شرعی افعال کی اطاعت کی جائے۔

ایمان

شرعی طور پر ایمان کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی جائے۔

ایمان میں دو چیزیں اہم ہیں

اقرار باللسان و تصدیق بالقلب

اقرار زبانی اور تصدیق قلبی

ایمان کا خلاصہ

ایمان کی دو چیزوں (اقرار + تصدیق) کا خلاصہ یہ ہے کہ دل تسلیم کرے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

اقرار زبانی

اقرار زبانی عذر اور اپنی جان کے خطرہ کے وقت ساقط ہو جاتا ہے یعنی اگر تصدیق قلبی موجود ہے اور محکم ہے تو زبان پر صریح کفر بھی منافی ایمان نہیں۔

ایمان کا مفہوم

ایمان ایسا نور ہے جس کی روشنی دل میں پھوٹتی ہے مگر اُس کی کرنیں سارے جسم کو روشن کر دیتی ہیں جسے یہ نور حاصل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں بھی ہمیشہ اُجالے میں رہتا ہے اور روزِ قیامت بھی اُس کی روشنی میں راہ پا کر جنت میں داخل ہوگا۔

ایمان سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ برزنجی کی تحقیق یہ ہے کہ توحید و رسالت کی گواہی دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ مخصوص الفاظ ہی ادا کیے جائیں اور اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایمان بغیر معروف الفاظ ادا کئے بھی منعقد ہو جاتا ہے۔

اخبارِ متواترہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتے تھے اور تبلیغ دین میں آپ کی مدد و اعانت بھی کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیہ کو سن کر اُن کی تصدیق بھی فرمایا کرتے تھے۔

کتب تاریخ میں حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے کئی اشعار اور خطبات و مواعظ موجود ہیں کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں اقرار توحید اور تصدیق بالنبوۃ تھی اور پھر وقتاً فوقتاً آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا زبان سے بھی بارہا مرتبہ اقرار بھی کیا۔ اس موضوع پر کثیر اشعار میں سے چند اشعار پیش ہیں۔

اقرارِ توحید (اشعار میں)

ملیک الناس لیس له شریک — الوهاب والمبدئ المعید
ومن تحت السماء له بحق — ومن فوق السماء له عبید

وہ تمام لوگوں کا مالک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں وہی بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے وہی پیدا کرنے والا اور وہی اپنی بارگاہ میں لوٹانے والا ہے جو کچھ بھی

آسمان کے نیچے ہے سب اُسی کا حق ہے اور جو کچھ آسمان کے اوپر ہے اُس کی بارگاہ میں سر جھکاتے ہیں۔

تصدیق نبوت (اشعار میں)

الم تعلموا أنا وجدنا محمداً
نبياً كموسى خط في اول الكتب

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے محمد ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی پایا ہے اور یہ بات پہلی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔

فلسنسا ورب البيت نسلم احمداً
لعزاً من عض الزمان ولا كرب

اُس گھر کے رب کی قسم! ہم وہ لوگ نہیں کہ زمانے کی شدتوں اور تکلیفوں سے تنگ آ کر احمد ﷺ کو تمہارے حوالے کر دیں۔

تصدیق رسالت (اشعار میں)

أنت الرسول ، رسول الله نعلمه
عليله نزل من ذى العزه الكتب

آپ ﷺ رسول ہیں، ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
آپ پر عزت کے مالک کی بارگاہ سے کتاب نازل کی گئی۔

تصدیق دین (اشعار میں)

ولقد علمت بأن دين محمدٍ
من خيرا ديان البرية دينا

تحقیق میں یہ جانتا ہوں کہ محمد ﷺ کا دین تمام مخلوقات کے دین سے بہتر ہے۔

تصدیق نبوت اور زبانی اقرار (نثر میں)

حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

> خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ حاصل کرلیا ہے اور عرب وعجم آپ کے مطیع ہو چکے ہیں تو اب کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ دوسرے لوگ تم پر سبقت لے جائیں اور تم سے زیادہ سعادت مند ہو جائیں۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے قبل از وصال تمام قریش کو جمع کر کے ایک تاریخی وصیت فرمائی جس کے اہم نقاط درج ذیل ہیں۔

❀ یامعشر قریش! تم مخلوق میں خداوند تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہو، تم عرب کا دل ہو اور تم میں ایسی ہستی موجود ہے جسے سردار بنایا جائے اور اُس کی اطاعت کی جائے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات سنو اور سائل کا سوال پورا کرو کیونکہ انہیں امور میں عمل کرنے میں شرف حیات وممات کا راز مضمر ہے۔

❀ تم پر سچی بات کہنا اور امانتوں کا ادا کرنا واجب ہے کیونکہ ایسا کرنے سے خواص میں محبت اور عوام میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

❀ اے گروہ قریش! میں تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر اور بھلائی کی وصیت کرتا ہوں یہ قریش میں امین اور عرب میں سب سے زیادہ سچے ہیں اور یہ تمام صفات عالیہ سے متصف اور عظمتوں کے جامع ہیں۔

❀ خدا کی قسم! میں ان واقعات کو ابھی سے دیکھ رہا ہوں جو ظہور پذیر ہونے والے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ باشندگان عرب اور اکناف واطراف کے ضعیف اور نادار لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی الحق کو قبول کر چکے ہیں اور اُن کے کلمہ کی

تصدیق کرنے کے بعد اُن کی عظمت کے پرچم بلند کر رہے ہیں۔ تم لوگ بھی اپنے بھائی کے بیٹے محمد ﷺ کا ساتھ دو اور آپ کے ساتھیوں کی نصرت وحمایت کرو۔

❀ یامعشر قریش! میری زندگی میں مزید تاخیر واقع ہو جاتی اور مجھے کچھ عرصہ کے لئے مزید مہلت مل جاتی تو میں ان کی طرف آنے والے شدائد کا مکمل طور پر دفاع کرتا اور اُن کی طرف آنے والی تمام آفات کو دُور کرتا۔

جس نے بخشی تھی تجھے توقیر عرفاں یاد کر
اے بنی آدم! ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احساں یاد کر

سیدنا ابوطالب ﷺ کی اس وصیت میں جن باتوں کا اپنی فراست صادقہ سے اظہار فرمایا تھا وہ اُسی صورت میں وقوع پذیر ہو کر رہیں اور یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضور رسالت مآب ﷺ کی رسالت کی تصدیق فرماتے تھے۔

اُس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
اُس کی جاں کو محورِ ایماں کہنا چاہیے

ظاھری اقرار بھی موجود ھے

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا اشعار اور آپ رضی اللہ عنہ کی وعظ ونصیحت (نثر میں) سے صریحاً یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت کی تصدیق قلبی اور زبانی وظاہری اقرار دونوں حاصل تھے۔

لھذا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نه صرف باطن بلکه ظاھر میں بھی مومن مسلم تھے۔

غیب دان نبی ﷺ بھی جانتے تھے کہ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ایمان کی

دولت سے مالا مال ہیں اور یہ رفاقت بھی اس ایمان کی بنیاد تھی نہ کہ طبعی محبت کی وجہ سے کیونکہ دین میں اگر اختلاف ہو تو طبعی محبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

کون کہتا ہے کہ اُس کے دل میں جذب نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومن کامل نہ تھا

حضور ﷺ کا خطبہ نکاح اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت و رسالت کی زبانی و قلبی تصدیق اور اس کا اعلان تو آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے 15 سال قبل ہی اس موقع پر فرما دیا تھا کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ اور ملکہ فردوس بریں سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے نکاح مبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جس کے مختصر اً چند اہم نقاط پیش ہیں۔

- اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید اور حمد یہ کلمات کا پڑھنا۔
- انبیاء کی نبوتوں کا اقرار، خاندان بنوہاشم کی سرداری اور عظمت بیت اللہ شریف کا ذکر۔
- حضرت محمد ﷺ کا پلڑا بھاری ہے اگر اُن کا دنیا کے بڑے سے بڑے آدمی کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔
- اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! مستقبل میں آپ شان بہت بلند ہوگی اور اُن کی قدر و منزلت عظیم و جلیل ہوگی۔

یہ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے متعلق واضح اشارہ ہے جس کا علم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس وقت سے تھا جب آپ رضی اللہ عنہ بصری (شام) میں بحیرا راہب سے ملے تھے گویا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ نکاح میں آپ ﷺ کے متعلق مستقبل کی پیشن گوئی کرتے ہوئے تصدیق نبوت کی منادی کر دی تھی۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اگر صاحب ایمان نہ ہوتے تو پہلے سفر شام (جب بحیرا راھب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی پیشن گوئی کی تھی) کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ چکے ہوتے۔

عظیم عاشق رسول، امام اہل سنت حضرت امام جلال الدین سیوطی اپنی مشہور کتاب خصائص کبریٰ میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

کان مؤمناً بالواحد الاحد وبالرسول الا مجد ابن أخيه محمد ﷺ

یقیناً سیدنا ابوطالب مومن، موحد اور اپنے بھتیجے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھتے تھے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا اسلام

مشہور زمانہ کتاب "الاتحاف بحب الاشراف" میں ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جناب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی۔

"الذی بعثک بالحق لاسلام ابی طالب کان أقر لعيني من اسلامه و ذلک أن الاسلام ابی طالب کان أقر لعينک"

یارسول اللہ! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اِن (اپنے والد گرامی) سے زیادہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اسلام کی زیادہ خوشی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کیونکہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شادمان ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔

سبط ابن جوزی کا لاجواب استدلال

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان مبارک پر حضرت سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بالفرض اگر وہ مسلم و مومن نہ تھے تو پھر دورِ بنوامیہ جو اہل بیت کے لئے سخت ترین دور شمار ہوتا ہے اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد گرامی پر مخالفین ضرور یہ الزام لگاتے اور اُن کے نسب میں بھی طعن کرتے لیکن اس بارے میں ایسی کوئی روایت نہیں ملتی۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت تک تو یہ بات طے تھی کہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مومن مسلم ہیں اور یہ تمام باتیں بعد میں شامل کروائی گئیں۔

ایمان سیدنا ابوطالب اور مولانا خیر الدین دہلوی

کلکتہ کے عظیم عالم، شیخ طریقت اولاد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت مولانا خیر الدین صدیقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان مبارکہ پر مستقلاً تو کوئی کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری لیکن دیارِ عرب کی اتباع میں سرزمین ہند میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کے ایمان پر ایک ضخیم کتاب بنام "درج الدُرر البهيه في ايمان الآباء والآمهات المصطفوية صلی اللہ علیہ وسلم" تحریر فرمائی اور ہند میں اس موضوع پر تحریر ہونے والی سرفہرست کتب میں شمار ہوتا ہے۔

کتاب مذکورہ بالا کے بصیرۂ سادسہ (حصہ ششم) میں شیخ البطحاء سردار مکہ کے موضوع پر مولانا خیر الدین دہلوی نے تفصیل اور مستند حوالہ جات کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے اور اس موضوع پر اپنا واضح موقف بھی بیان فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ تصدیق بالقلب سے ثابت ہے اور دل سے تصدیق ہی ایمان کا رکن ہے۔ اُن کے اقرار باللسان میں علماء کا اختلاف ہے اور زبان سے اقرار رُکن ایمان نہیں ہے۔

بیشتر اس کے کہ ہم اُن کی کتاب سے اصل عبارات کا ذکر کریں ضروری معلوم ہے کہ سرزمین ہند کی اس عظیم شخصیت کا مختصراً تعارف کتاب ہذا کے ذریعے کروا دیا جائے کیونکہ اکثر حضرات تو اُن کے نام مبارک سے بھی اب واقف نہیں ہیں۔

حضرت مولانا خیر الدین قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ کی ولادت باسعادت 1831ء بہ مقام دہلی ہوئی۔ اپنے عہد کے مشہور و معروف اساتذہ سے علوم حاصل ہے اور علمائے حجاز مقدس سے بھی فیض یاب ہوئے۔ جنگ آزادی کے دوران حجاز مقدس ہجرت فرمائی۔ بیت اللہ شریف میں درس دینا شروع کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے یہ شرف اعزاز ہند کے کسی باشندے کو حاصل نہ تھا۔ معلومات کے مطابق حضرت مولانا خیر الدین قادری کا مکہ مکرمہ میں ذاتی گھر تھا جس میں آپ رہائش پذیر تھے اور اُس زمانے میں یہ ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔

1894ء میں کلکتہ آ گئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ہند آمد سے قبل اور بعد میں قسطنطنیہ، قونیہ شریف، قاہرہ، بغداد شرف، شام مبارک اور کئی بلادِ اسلامیہ کے دورے کئے یہ سلطنت عثمانیہ کا دور تھا۔ حضرت مولانا خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے علم وفضل کی بدولت قسطنطنیہ میں شیخ الاسلام تک رسائی حاصل ہوئی، اسی طرح سلطنت عثمانیہ کا عظیم تمغہ "**تمغہ حمیدی**" سے آپ کو نوازا گیا۔

حضرت مولانا خیر الدین دہلوی نے قسطنطنیہ کا یہ سفر مبارک شیخ الاسلام حضرت علامہ قاضی احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں نے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان ونجات پر کتاب تحریر فرمائی جو مستند عربی ماخذ میں شمار ہوتی ہے) کے ہمراہ کیا۔ شہر عشق ومحبت قونیہ شریف میں مسلسل ایک سال قیام پذیر رہے اور حضرت مولانا جلال

الدین رومی رضی اللہ عنہ کے فیوضات و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔

بغداد شریف قیام کے دوران نقیب الاشراف السید عبدالرحمٰن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی تعلق رہا اور اُنہی سے سلسلہ قادریہ میں اجازت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا خیر الدین دہلوی کا سلسلہ روحانیت بہت وسیع تھا اور اُس زمانے میں آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی۔

حضرت مولانا خیر الدین فرقہ وھابیہ کا رد کرنے میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور ردِ وھابیہ میں آپ نے کئی کتب تحریر فرمائیں، آپ کی تصانیف میں سب سے بڑی اور مشہور تصانیف جو ردِ وھابیہ میں لکھی گئی وہ عربی زبان میں تھی اور اُس کی ضخامت دس جلدوں پر مشتمل تھی۔ ردِ وھابیہ کی اِن تصانیف کی وجہ سے آپ کو "مھلک الوھابیین" کہا جاتا ہے۔ شعر کہنے میں بھی آپ کو قدرت کاملہ حاصل تھی اور "خیوری" تخلص فرماتے تھے۔

حضرت مولانا خیر الدین قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروز ہفتہ 15 اگست 1908ء میں اس دارِ فانی کو الوداع کہا اور اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے لیکن آج بھی آپ اپنی عظیم تصانیف کی وجہ سے زندہ و جاوید ہیں۔

ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا خیر الدین قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مذکورہ بالا کتاب کے بصیرہ سادسہ میں ایمانِ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو ارشاد فرماتے ہیں اُس میں سے چند منتخب اقتباسات انہیں کی زبانی پڑھیں۔

اے محبّ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شرح اللہ صدرک بوفور انوارہ۔ وطھر فکرک بظھور اسرارہ۔ تصدیق جنان حضرت ابوطالب عم شفیع الانام۔ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اطیب الصلوۃ

والسلام۔ثابت بلاانکار ہے۔

اور یہی تصدیق رکن ایمان عنداولی الابصار ہے۔

اوراونکے قرارلسان مین اختلاف علمائے کبار ہے۔اوراجرائے احکام شریعت کااقرار پرمدار ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

یہ امراظہرمن الشمّس علے نصف النہار ہے کہ جو کچھ اول دل میں تصدیق رسول و پروردگار ہے۔لابداوسکا ترجمان لسان و اقرار ہے۔توشرعاًوہ مومن عنداللہ کافرپرخسران ہے۔اوراگر تصدیق بلااقرارلسان ہے۔توشرعاً وہ کافر عنداللہ باایمان ہے۔اوراگراقرارمع تصدیق وایقان ہےتووہ عنداللہ عندالناس مومن بالاتقان ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

پس ملخص الکلام فی ہذاالمرام یہ کہ حضرت ابوطالب عم سیدالمرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین کوحق مین شرعاً جائے سکوت اور محل آداب ہواور عنداللہ اونکاایمان پرایقان باصدعرفان ثابت بلاارتیاب ہے۔

یہی اعتقاد پرسدادِ بندہ مسکین محمد خیرالدین مؤلف ہذاالکتاب ہے۔اور یہی اعتقادخوش بنیادائمہ اہل سنہ محققان اولی الالباب ہے۔

قارئین کرام! کتاب مذکورہ بالا کا بیشتر حصہ منظوم تحریر کیا گیا ہے اب ہم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُن کے چند منظوم اشعار بطور سند درج کرتے ہیں۔

ابو طالب عم خیر العباد　　یہی اونکا لاریب ہے اعتقاد
جو ہر در قصیدہ تعوذ عیان　　معوذ ہوئے جسمین وہ جان جان
وہ تعویذ ہے بہر خیرالورا　　زخلاق ارضین و رب السما
کہ یہ چشم اعد سے محفوظ ہون　　یہ عین عنایت ہے ملحوظ ہون
نگہبان انکا خدائے قدیم　　وہ حامد یہ محمود خلق عظیم

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

سنو اے محبوب حب حبیب　　کہ ہو اسے ایمان کو اوفر نصیب
کہ تصدیق عم نبی لاکلام　　بلا ریب ثابت وہ نزد عظام

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ہوئے متفق اس پہ جملہ عظام　　یہ مذکور بالاز کتب فخام
تو وہ عم خیر الورا نیک نام　　ابوطالب ذی محبت مدام
جنان سے مصدق بلا امرا　　بلاریب مومن وہ نزد خدا
اُنو کی حمایت مین لیل و نہار　　جوارِ نبی پر وہ تھے جان نثار
خیوریؔ کا واللہ یہی بس جواب　　محبّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نھووے عذاب

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

کہ یَا ایُّ اولاد عبدمناف　　اطیعوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلا اختلاف
بجا لاؤ تصدیق اُس کی بجان　　وہ صادق وہ مصدوق ہے بے گمان
یہی نزد مرگ چشی تھا بیان　　اسی پر وہ دنیا سے لابدروان
خیوریؔ مسلماں وہ ہیں بالقیں　　بہ پیش خدائے جہاں آفریں

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

جو محبوبِ محبوب محبوب ہے　　''خیوریؔ'' کا بے شک وہ مطلوب ہے

عارفان کشف ومشاہدہ، محدثین ومحققین اور ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

عارفین باللہ تعالیٰ، صاحبان کشف ومشاہدہ اور مشہور محدثین ومحققین نے بیان کیا ہے کہ اہل کشف کے نزدیک حضرت سیدنا بوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان ثابت ہے اوراس میں کسی قسم کا شک واشتباہ نہیں ہوسکتا، ان مقتدر شخصیات نے تفصیل سے اپنی کتب میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر فرمایا ہے اور بعض نے تو اُن کے احوال پر مستقلاً کتب تحریر فرمائیں چند شخصیات کے اسمائے مبارکہ مع تواریخ وصال ذکر کرتے ہیں۔

نمبر شمار	اسم مبارک	تاریخ وصال
-1	امام ابو محمد عبداملک بن هشام الحميرى	213ھ
-2	ابو نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهانى	430ھ
-3	ابو القاسم عبدالرحمن أحمد السهيلى	581ھ
-4	ابو عبدالله محمد الحسينى الرازى	606ھ
-5	ابو عبدالله محمد شمس الدين القرطبى	671ھ
-6	ابو زكريا محى الدين شرف النووى	676ھ
-7	حضر ت نظام الدين دهلوى	725ھ
-8	ابو الفضل أحمد بن على حجر العسقلانى	852ھ
-9	ابو محمد محمود بدر الدين العينى	855ھ
-10	ملامعين الدين الهروى	907ھ
-11	الامام الحافظ جلال الدين السيوطى	911ھ

-12	أحمد بن محمد شهاب الدين القسطلانی	923ھ
-13	قطب ربانی سیدنا عبدالوهاب الشعرانی الشاذلی	973ھ
-14	ابو العباس أحمد ابن حجرهیتیمی	973ھ
-15	شاه عبدالحق سیف الدین الخیفی الدهلوی	1052ھ
-16	شاه نورالحق محدث دهلوی	1073ھ
-17	ابوعبدالله محمد شهاب الدين الرزقانی	1122ھ
-18	اسماعیل الاستانبوی الحنفی الخلوتی	1127ھ
-19	علامه محمد بن عبدالعزيز الفرهاروی الحنفی	1239ھ
-20	ابو العباس احمد محمد الخلوتی الصاوی	1241ھ
-21	سلیمان بن خواجه ابراهیم الحسینی الحنفی القندوزی حنیفی ،مفتی اعظم قسطنطنیه	1294ھ
-22	سید أحمد بن زینی دحلان الحسنی الهاشمی المکی، امام الحرمین الشریفین ، مفتی و فقیه علماء الحجازفی عصره	1304ھ
-23	الشیخ مؤمن بن حسن الشبلنجی الشافعی	1308ھ
-24	مولانا شبلی نعمانی حبیب الله بن سراج الدوله	1332ھ
-25	القاضی یوسف بن اسماعیل النهانی	1350ھ
-26	حکیم الامت مفتی أحمد یار خان النعیمی	1391ھ

ایمان چھپانا!!

ایمان چھپانے کا قرآنی حکم

اظہار اسلام وایمان پر اگر جان کا خطرہ اور نقصان پہنچنے کا ڈر ہو یا اس بات کا خطرہ ہو کہ کوئی اُس کی اولاد یا عزیز واقارب کو تکلیف پہنچائے گا تو ایسی صورت حال میں اسلام وایمان کو چھپانا جائز ہوگا۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ (سورہ النحل آیت نمبر 106) موجود ہے۔

ترجمہ یعنی وہ شخص جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لا کر بعد میں انکار کرے مگر وہ جسے انکار پر مجبور کیا گیا اُس کا ایسا کرنا حالت مجبوری میں ہوگا مگر اُس کا دل اطمینان سے مطمئن ہوگا۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اخفاء ایمان کی وجہ

جیسا کہ ہم سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ خواجہ بطحاء سید ابوطالب رضی اللہ عنہ نہ صرف حامی وناصر ومددگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنے والی مصیبتوں کے ڈھال بنے ہوئے تھے اور انہی مصلحتوں کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا اظہار نہ کیا تھا اور ان مجبوریوں کے باعث اُن کے ایمان میں کوئی نقص نہیں پڑتا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد مکہ مکرمہ کی سرداری سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جس کی وجہ سے قریش آپ رضی اللہ عنہ کا انتہائی احترام کرتے تھے اور اُن کے بیٹے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا تھا اور لوگ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اپنے دین وملت پر تصور کرتے تھے۔

ان مشکل حالات میں بھی حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے رویے، برتاؤ اور اپنے اشعار مبارکہ میں یہ منادی کرتے رہتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم

کی رسالت کی تصدیق کی گواہی دل کی گہرائیوں سے دے رہے تھے۔

قارئین کرام! حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اگر اپنے اسلام وایمان کو ظاہر فرما دیتے تو کفار مکہ نہ صرف آپ سے لڑتے بلکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بہت زیادہ تکالیف پہنچاتے **اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بالکل ایسا ھی ھوا۔** سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان اپنی ذات کے لئے نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ پناہ گاہ میسر کرنا تھا۔

کفار قریش جانتے تھے کہ سردار مکہ اور متولی کعبہ نہ صرف اُن کے ساتھ ہیں بلکہ اُنہی کے دین پر ہیں۔اس لئے وہ اس حمایت ونصرت کو قبول کر لیتے تھے اس کے برعکس اگر کفار قریش پر یہ ظاہر ہو جاتا کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لے آئے ہیں اور اُن کی اتباع اور فرمانبرداری کرتے ہیں تو وہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے بھی مخالف ہو جاتے اور اس طرح سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد وحمایت نہ کر سکتے تھے اور صرف یہ اُن کے اخفاء ایمان کی حقیقی وجہ تھی۔

تاریخ میں کئی ایسی شخصیات گزری ہیں کہ جنہوں نے خوف اور ڈر کی خاطر اپنے اسلام وایمان کو چھپائے رکھا لیکن وہ صرف اور صرف اُن کی اپنی ذات تک محدود تھا لیکن اسلامی تاریخ میں دو ایسی عظیم شخصیات گزری ہیں جنہوں نے اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا، پہلی شخصیت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جن کا ذکر مبارک مذکورہ بالا سطور میں کر آئے ہیں اور دوسری عظیم شخصیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما جنہوں نے صرف اور صرف حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی کامیابی کے لئے ایک طویل عرصہ تک اپنے ایمان کو چھپائے رکھا۔حصول برکت کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا بھی مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا اخفاء ایمان

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کو اخفاء میں رکھا ہوا تھا، اسی بناء پر یوم بدر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا کہ اگر میدان جنگ میں حضرت عباس سے آمنا سامنا ہو جائے تو اُن سے تعرض کرنا کیونکہ کفار مکہ اُنہیں جبراً اپنے ساتھ لائے ہیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان! آپ ابھی مکہ مکرمہ میں قیام کریں اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ہی پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کر دیا ہے۔

أنت آخر المهاجرين كما أنني آخرُ الأنبياء

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ایمان کو چھپانے کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کی خبریں بذریعہ خطوط سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔ کفار مکہ کو جب غزوہ بدر میں انتہاء کی ناکامی اور شکست کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے دوبارہ جنگ کے لئے تیاریاں شروع کر دیں اور کفار کا لشکر جب جنگ اُحد کے لئے تیار ہو چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سارے حالات سے مطلع کرنے کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فوراً ایک تفصیلی خط ارسال کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب سے آخر فتح مکہ سے کچھ وقت پہلے ہجرت فرمائی اور فتح مکہ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلامی جیش میں شامل تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک اپنے اسلام کو چھپائے رکھا جب تک اسلام غالب نہ آ گیا تھا۔ **یہ ساری حکمتیں ہوتی ہیں اور کسی کو سمجھ آجائیں تو ٹھیک ہے وگرنہ انکار نہیں کرنا چاہیے۔**

باب پنجم

- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ صاحبِ ایمان، راوی حدیث
- مرویات سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر علمی کام
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ شاعر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسلام
- دیوانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مشہور شعر کے فیوضات
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تصدیق قلبی
- قصیدہ لامیہ
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اشعار کو یاد کرنا

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ
صاحبِ ایمان، راوی حدیث

جانشین سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث مبارکہ بھی روایت کی ہیں جن کے کلمات اس بات پر واضح دلیل اور ثبوت مسلم ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ صاحب ایمان تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا قلب مبارک توحید باری تعالیٰ کے ساتھ نبوت و رسالت کے جلوؤں سے جگمگا رہا تھا۔ عظیم فقیہ حضرت علامہ أحمد بن زینی دحلان المکی (وصال 1304ھ) نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف لطیف "أسنی المطالب فی نجاة ابی طالب رضی اللہ عنہ" میں ان احادیث مبارکہ کا تذکرہ فرمایا ہے، حصول برکت کے لئے وہ احادیث پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر1

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی روایت جس کو خطیب بغدادی نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے والد محترم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ سے میرے بھائی کے بیٹے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی۔"

وکان واللہ صدوقاً (خدا کی قسم! وہ یقیناً سچے ہیں)

جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بصلة الارحام، واقامة الصلاة وایتاء الزکاة

صلہ رحمی اور نماز و زکوۃ کے ساتھ

{نماز سے مراد اس وقت فجر اور عصر کی دو دو رکعتیں تھیں یا پھر نماز تہجد تھی

جس پر رسول اللہ ﷺ کا بعثت مبارکہ سے پہلے عمل تھا۔ ان کو نماز پنجگانہ پر محمول کرنا درست نہیں کیونکہ نماز پنجگانہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد معراج کی رات فرض ہوئی اور زکوۃ سے مراد مسلمان کا اکرام اور ہر قسم کے دوسرے صدقات۔ معروف زکوۃ شرعیہ اور فطرانہ وغیرہ سب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں شروع ہوئے۔}

حدیث نمبر2

خطیب بغدادی، حضرت ابو رافع سے جو کہ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی کہ محمد ﷺ نے فرمایا!

ان اللہ أمرہ بصلۃ الارحام وأن یعبداللہ لا یعبد معہ أحداً

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں تک اُس کا حکم پہنچاؤں کہ صلہ رحمی کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی دوسرے کو عبادت میں شریک نہ کرو''

ومحمد ﷺ عندی الصدوق الامین

اور محمد ﷺ میرے نزدیک سچے اور امین ہیں۔

حدیث نمبر3

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے محبوب بھتیجے کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اشکر ترزق والا تکفر تعذب

شکر کرو کیونکہ اس سے رزق میں فراوانی ہوگی
اور کفر نہ کرو اس سے مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر4

ابن سعد، خطیب بغدادی اور ابن عساکر حضرت عمرو بن سعید سے اور وہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ وادی ذی المجاز میں تھا، مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی، میں نے اپنی پیاس کی شکایت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین میں اپنی ایڑی مبارک دبائی تو وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اشرب یا عم" اے میرے چچا جان! پانی پی لیں، پس میں نے وہ پانی پیا۔

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد قاضی دحلان مکی فرماتے ہیں کہ جناب محمد بن رسول البرزنجی اس مقام پر فرماتے ہیں۔

فلو لم یکن موحداً لما رزقة الله الماء الذی
نبع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی هو افضل من ماء الکوثر و من ماء زمزم.

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اگر موحد نہ ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس قسم کا مقدس پانی نصیب نہ کرتا کیونکہ زمین سے برآمد ہونے والا یہ پانی آبِ کوثر اور آبِ زمزم سے بہرصورت افضل واعلیٰ ہے۔

حضرت علامہ برزنجی اس پر مزید فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اس قسم کے معجزات ظاہر ہوتے ہوں اس کے دل میں اُن کی تصدیق کیسے وقوع پذیر نہیں ہوگی اور بے شک قرائن اُن کی تصدیق توحید ورسالت پر دلالت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر5

ابن عدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے

گئے تو جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کی۔

یا ابن أخی ، ادع الله ان یعافینی

اے میرے بھتیجے! اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی اور فرمایا۔

"اللهم اشف عمی"

اے اللہ! میرے چچا جان کو صحت و عافیت عطا فرما

اس دُعا کے بعد آپ رضی اللہ عنہ صحت یاب ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے جیسے بیماری کا شکنجہ ٹوٹ گیا ہو۔

مرویات سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر علمی کام

مرویات سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر حضرت ابو الفضل شمس الدین محمد علی أحمد خمارویه الدمشقی الحنفی (وصال 953ھ) نے ایک علمی کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔

"الروض النزیه فی الاحادیث التی رواها ابو طالب عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم" مصنف کے دست مبارک کے تحریر شدہ نسخے کا عکس مکتبہ تیموریہ میں موجود ہے اور اُس کی میکرو یف فلم دار الکتب المصریه میں حوالہ نمبر 2509 کے تحت موجود ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
شاعر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وشاعر اسلام

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی ، برادران اور ہمشیرگان کی طرح شعر کہنے پر نہ صرف قدرت وقوت رکھتے تھے بلکہ فی البدیہہ اشعار کہنے میں آپ رضی اللہ عنہ کو وہ ید طولیٰ حاصل تھا کہ عام گفتگو کے دوران بھی پوری پوری بات اشعار

میں بیان فرما دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام کی فصاحت و بلاغت، افادیت اور عظمت کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مولائے کائنات شہنشائے ولایت تاجدارِ نجف اشرف سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اگر اخلاق و ادب کے ساتھ اگر ذوق شعر کی تسکین حاصل کرنا ہو تو میرے والد گرامی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اشعار مبارکہ کا مطالعہ کریں۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہر شعر میں پختگی اور سادگی پائی جاتی ہے، قدیم شعرائے کرام نے آپ کو دادِ تحسین سے نوازا۔ حضرت ابن سلام رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک ہے۔

> **و کان ابو طالب شاعراً جید الکلام**
> سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شاعری اعلیٰ کلام پر مشتمل تھی

کفارِ قریش کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے وقتاً فوقتاً اپنے جذبات و احساسات کو انتہائی اعلیٰ خوبصورت الفاظ عطا فرما کر نہ صرف اسلام کی ابتدائی معتبر تاریخ مرتب کی بلکہ عربی زبان و ادب پر بھی احسان عظیم فرمایا۔ جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ عنہ نے جہاد بالقلم اور جہاد باللسان بھی فرمایا جس کی بنیاد دیوان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے۔

دیوان ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا معرکۃ الاراء، ایمان پرور اور منظوم کلامِ مقدس سردارِ عرب کی طرح تمام شعرائے عرب کے کلام کا سردار ہے جو اب "دیوان ابوطالب رضی اللہ عنہ" کے مشہور و معروف نام سے محفوظ ہے جو شعر و ادب کا عظیم ترین شاہکار اور معرفت دین اسلام کا اولین شہ پارہ ہے۔

دیوان سیدنا ابوطالب کی تحقیق پر ملک شام کے ایک ڈاکٹر یونس بن احمد حسن

رمضان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہوئی۔

استاد نبیل احمد عبدالعزیز کو سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شاعری پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری ایوارڈ ہوئی جس کا نسخہ ازھر یونیورسٹی میں موجود ہے۔

دیوان ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تحقیق اور شروحات پر پندرہ سے زاہد کتب کے اسماء ہماری نظر سے گزرے، تین کتب کے اسماء کا ذکر درج ذیل ہے۔

1۔ دیوان شیخ البطحاء ابی طالب

(اس میں 500 سے زیادہ اشعار موجود ہیں)

(ابو هفان عبدالله أحمد البصری ، وصال 257 ھ)

2۔ دیوان ابوطالب

ابو نعیم علی بن حمزه البصری الکوفی الحسینی (وصال 375 ھ)

3۔ دیوان ابی طالب

(اس میں 1000 سے زائد اشعار ہیں)

جمع و شرح : الشیخ الاکتور محمد هادی بن عبدالحسین

دوران تحقیق درج ذیل 2 عدد "دیوان ابو طالب رضی اللہ عنہ" بندہ کے زیرنظر رہے۔

1- دیوان ابی طالب رضی اللہ عنہ عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو جمع تحقیق اور شرح کرنے کی سعادت ڈاکٹر محمد التونجی کو حاصل ہوئی اور "دار الکتاب العربی" بیروت، لبنان سے سال 1994ء میں شائع ہوا۔

2- دیوان ابی طالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

جو شیخ محمد حسن آل یاسین کی تحقیق سے دار و مکتبہ الہلال سے 2003ء میں بیروت، لبنان سے شائع ہوا۔

حصول برکت کے لئے دیوان ابی طالب سے چند منتخب اشعار

مدارج النبوت میں یہ عبادت موجود ہے۔

" ابوطالب درمدح آن حضرت اشعار بسیار دارد از آن جملہ یکے این است وحسان بن ثابت این بیت تضمین کردہ است"

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وستائش میں بے بہا اشعار لکھے ہیں ان میں سے ایک درج ذیل شعر ہے اور اُس پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تضمین لکھی۔

شعر ابوطالب رضی اللہ عنہ

وشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم گرامی سے مشتق ہے وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

عربی کے نامور شعراء وناقدین برملا معترف تھے کہ ہم نے زندگی میں اس جیسا خوبصورت شعر نہ پڑھا نہ سنا۔

شعر مذکورہ بالا پر سیدنا حسان بن ثابت کی تضمین

الم ترأن اللہ أرسل عبدہ
بآیاتہ واللہ اعلیٰ وامجد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وھذا محمد

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نشانیوں کے ساتھ بنا کر بھیجا

ہے خدا کی قسم یہ اعلیٰ و امجد ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے نام سے مشتق ہے وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد ﷺ ہیں۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے شعر کے فیوضات

شاعر دربارِ نبوی ﷺ، حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بابرکت شعر (وشق لہ من اسمہ لیجلہ...) کے دائمی فیوضات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس شعر مبارکہ کے نقش (ذیل میں موجود ہے) کو اگر بوقت وضع حمل لکھا جائے یا بصورت تعویذ گلے میں لٹکایا جائے تو ان شاء اللہ العزیز بچے کی ولادت میں آسانی کے ساتھ عورت شدید تکلیف سے بھی محفوظ رہے گی۔

حضرت عارف باللہ شمس تتائی، علامہ أحمد بن علی البونی (وصال 622ھ) اور شیخ أحمد الدبیری الشافعی سے یہ امر مجرب اور معلوم ہے۔ { کتاب عقائد خیوریہ }

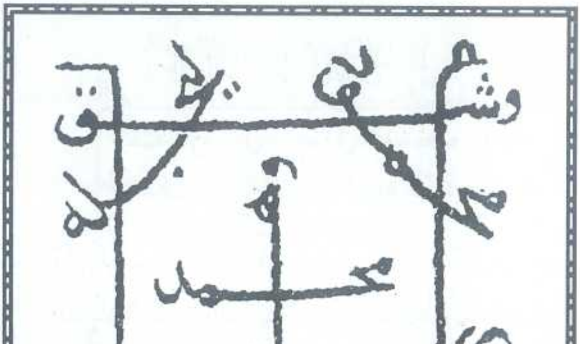

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی تصدیق قلبی

یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہاء محبت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت اور نصرت کیا کرتے تھے اور جو کچھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے اُس کی تصدیق کرتے اور اپنے اشعار میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح مدح وستائش فرمایا کرتے جو اُن کی تصدیق قلبی پر دلالت کرتی ہے اور اقرار فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین حق ہے۔

ولقد علمت بأن دين محمد
من خير اديان البرية ديناً

میں نے یہ اچھی طرح جان لیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین
تمام مخلوقات کے ادیان میں سے اچھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی

أنت الرسول ، رسول الله نعلمه
عليك نزل من ذى العزة الكتب

ہم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے
مبعوث بہ رسالت فرمایا اور اس صاحب عزت وجلال کی طرف سے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل ہوئی ہے۔

أنت النبى محمد صلی اللہ علیہ وسلم	قرم اغر مسود
لمسودين اكارمِ	طابوا وطاب المولد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں سب سے زیادہ عزت دار سردار

ہیں آپ کریم الاصل، پاک دامن سرداروں کے فرزند ہیں
اور آپ ﷺ کی جائے ولادت بھی بہت اچھی ہے۔

کفارِ قریش نے جب شاہِ حبشہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی تا کہ وہ مسلمانوں کو قریشی سفارت کے حوالے کر دیں تو اس موقع پر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی ایک قصیدہ رقم کر کے شاہ نجاشی کو ارسال کیا۔

قصیدہ لامیہ

قصیدہ لامیہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا طویل ترین اور مشہور زمانہ قصیدہ ہے جو ایک سو سے زائد اشعار مبارکہ پر مشتمل ہے۔ اس قصیدہ مبارک کی اب تک کئی شروحات لکھی جا چکی ہیں، تین شروحات کے اسماء کا ذکر ذیل میں ہے۔

1- زهرة الادباء فی شرح لامیه شیخ البطحاء رضی اللہ عنہ
مصنف: القاضی الشیخ جعفر محمد النزاری العماری

2- شرح قصیده ابی طالب رضی اللہ عنہ
مصنف: السید المفتی میر عباس ابن علی اکبر التستری

3- طلبة الطالب فی شرح لامیه ابی طالب رضی اللہ عنہ
مصنف: السید علی فهی باشا

حضرت حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قصیدہ مبارکہ فصاحت و بلاغت کا عظیم شاہکار ہے کیونکہ ایسا قصیدہ آپ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی کہہ بھی نہ سکتا تھا۔ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ مبارکہ اُس زمانے میں کہا جب کفار قریش نے رسول اللہ ﷺ کی حمایت کے سلسلہ میں بنو ھاشم اور بنو عبدالمطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا تھا۔

قصیدہ لامیہ کے اشعار مبارکہ میں جا بجا سرکار دو عالم ﷺ کی مدح سرائی کے علاوہ آپ کے صاحب ایمان ہونے کی بھی واضح جھلک نظر آنے کے ساتھ قریش پر واضح کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور پُر نور ﷺ کو تمہارے حوالے کرنے کا مطالبہ کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔

خیر و برکت کے حصول کے لئے اس قصیدہ مبارکہ سے چند منتخب اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔

أ لا أ بلغا عینی علی ذاتِ بیننا
لویاً وَخُصًّاً من لویّ بنی کعب

اے میرے ساتھیو! اگر چہ اُن کے اور ہمارے درمیان اس وقت سخت رنجشیں موجود ہیں تاہم ان حالات میں بھی تم حضرت لوی کے خاندان اور کعب کی اولاد کو بالخصوص میرا یہ پیغام پہنچادو۔

اَلَمْ تَعْلَمُوا أَنا وَجَدْنَا محمداً
نبیاً کَمُوسی خُطَّ فِی أول الکتبِ

کیا تم لوگ ابھی تک یہ بھی نہ جان سکے کہ ہم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ویسے ہی نبی پایا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام تھے اور اُن کا ذکر پہلی کتابوں میں کیا گیا ہے۔

وأنَّ عَلَیْهِ فِی الِعبَادِ مَحَبَّةً
وَلا خَیْرَ مِمَّنْ خَصَّهُ اللّٰه بالحُبِ

اُنہیں یہ بھی بتادو کہ محمد ﷺ ہی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی خاص محبت نازل فرمائی ہے تو بتاؤ

اُس ذات سے برتر کون ہوسکتا ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے
اپنی محبت کے لئے خود مخصوص ومختص فرمایا ہو۔

وأنَّ الذي الصقتموا مِنْ كتابكم
لَكُمْ كائِنٌ بَحْساً كَرَاغِيَهِ السُقُبِ

یہ بھی یاد رکھو کہ تم نے ہمارے ساتھ قطع تعلق کا جو معاہدہ لکھ کر لٹکا رکھا ہے وہ تمہارے لئے اُسی طرح ہلاکت اور بربادی کا باعث ثابت ہوگا جس طرح اونٹنی کا بچہ قوم ثمود کی ہلاکت کا سبب بنا تھا۔

أ فِيْقوا أفيقوا قبل أنِ يَحْفِر الرّٰى
ويصبح من لم يجن ذنبا لذى الذنب

اے جناب لوئی اور کعب کے خاندان والو! ہوش کرو اور اس وقت سے پہلے ہوش میں آجاؤ جب زمین میں تمہاری قبریں تیار ہوچکی ہوں اور بے گناہ بھی گناہ گاروں پر آنے والے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔

وتستجلبوا حربا عوانا و ربما
أمرا على من ذاقه جلب الحرب

خبردار! ایسی جنگ کو آواز نہ دو جو دیر تک جاری رہنے والی ہے کیونکہ ان لوگوں کے لئے جنگ کا ذائقہ اکثر طور پر کڑوا ہوتا ہے، جو جنگ کی آواز دیتے ہیں یا جو اس کی ابتداء کرتے ہیں۔

فلسنا ورب البيت نسلم أحمداً
لعزا من عض الزمان ولالرب

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہ تو زمانہ

کی سختیوں کی وجہ سے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بڑی مصیبت کی سختی سے ڈر کر انہیں علیحدہ کر سکتے ہیں۔

ولما تبن منا ومنکم سوالف
وأید أترّتْ بالقساسیه الشهب

جان لو! ہم آپ ﷺ کو اس وقت تک کبھی الگ نہیں ہونے دیں گے جب تک قاسی کی چمکتی ہوئی تلواروں سے ہماری گردنیں نہ کاٹ دی جائیں اور ہمارے ہاتھ نہ قلم کر دیئے جائیں۔

بمعترک ضنک تری کسر القنا
بہ والسور الطخم یعکفن کا لشرب

یاد رکھو! ہماری گردنیں یوں ہی نہیں کٹ جائیں گی بلکہ یہ معاملہ تو زبردست قسم کے میدان میں ہوگا جس میں سیاہ گردنوں والے گدھ شرابیوں کی طرح حلقہ بنا کے بیٹھے بیٹھے جھوم رہے ہوں۔

کان صهال الخیل فی حجرانه
ومعمصة الابطال معرکه الحرب

جب یہ میدان کارزار بپا ہوگا تو اُس دن گھوڑوں کی بھاگ دوڑ اور جنگ بازوں کی آوازوں سے قیامت خیز منظر ہوگا۔

ألیس ابوناهاشم شدأ زره
واوصی بنیه بالطعان وبالضرب

اچھا! ہمیں یہ تو بتاؤ کہ کیا ہمارے جدامجد جناب ھاشم نے جنگ کے لئے مضبوطی سے کمر نہیں باندھی تھی؟ اور کیا انہوں نے اپنی اولاد کو

نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی وصیت نہیں فرمائی تھی۔

ولسنا نمل الحرب حتی تملنا
ولا نشتکی ماقد ینوب من النکب

تم جانتے ہو! کہ ہم لوگ اس وقت تک جنگ سے تنگ نہیں آتے جب تک جنگ خود ہم سے تنگ نہ آ جائے اور نہ ہی کبھی ہم خود پر گرنے والے مصائب کا شکوہ کیا کرتے ہیں، ہم غیرت اور عقل دونوں چیزوں کے مالک ہیں۔

ولکننا أھل الحفائظ والنھیٰ
اذا طار ارواح الکماۃ من الرعب

اُن مشکل ترین اوقات میں بھی ہمارے ہوش وحواس قائم رہتے ہیں جب جنگ کے مناظر سے مرعوب ہو کر زرہ پوش بہادروں کی روحیں پرواز کرنے لگتی ہیں۔

حضور ﷺ کا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اشعار کو یاد فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قحط سالی کی شکایت کی جس پر سرکار دو عالم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی، ابھی دست مبارک اُٹھے ہی تھے کہ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے ساتھ بارش بھی شروع ہو گئی اور پھر اس قدر بارش برسی کہ غرق ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گا۔

معاملہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا جس پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اب بارش ہمارے اطراف میں ہو اور ہم پر نہ ہو اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش تھم گئی جس پر سرکار دو عالم ﷺ نے اس قدر تبسم فرمایا کہ آپ ﷺ کے دُرِ دندان مبارک موتیوں کی لڑی کی طرح چمکتے ہوئے نظر آنے لگے۔ سرکار

مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "للہِ دُر ابی طالب لو کان حیاً لتقرت عیناہ" "اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! آج اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو اس منظر کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں" اس ارشاد مبارک کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے؟ جو ہمیں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وہ اشعار سنائے جس پر مولائے کائنات شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ میرے والد گرامی کے یہ اشعار سننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وابیض یستقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

وہ روشن چہرے والے کہ جن کے وسیلے سے بارش کی جاتی ہے
جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا آسرا ہیں۔

یلوذ بہ الھلاک من آل ھاشم
فھم عندہ فی نعمۃ فواضل

خاندان بنو ہاشم کے مساکین ہلاک ہونے سے اُن کے دامن کرم میں پناہ لیتے ہیں پس وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس ہر قسم کے انعامات اور احسانات سے مالا مال کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ سننے کے بعد سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!
ہاں ہم یہی شعر سننا چاہتے تھے۔

حضرات گرامی! یہ مقام انتہائی قابل غور وفکر ہے اور ہمیں ادب کے دائرے کے اندر رہ کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی اہل بیت، آباؤ اجداد، عزیز و اقارب اور جملہ صحابہ کرام کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔

باب ششم

- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان پر حسن ختام
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے التجائیہ اشعار
- سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمات/ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- آگ حرام ہے/ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا غم
- وصال اُم المومنین سیدة خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیوں، خبردار
- مقام غور وفکر ہے/ ابولہب کی بیٹی
- بغض سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا انجام؟؟
- مشورہ ونصیحت
- سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کلمات/ کتب احادیث
- مسئلہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اختلافی کیوں؟؟
- مدار ہدایت ونجات/ لمحہ فکریہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ایمان پر حسن ختام

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ:

خدا کی قسم!
"میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جس کا آپ نے انہیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔"

اس روایت کو قطب ربانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی نے (كشفُ الغمة) اس طرح نقل کیا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبوت کے 10 ویں سال انتقال فرمایا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے مرض الموت میں اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا چچا جان! کلمہ شہادت پڑھیے تاکہ آپ کی شفاعت کرنا ہمارے لئے جائز ہو جائے پس جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے ہونٹ ہل رہے تھے تو حضرت عباس نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہونٹوں پر کان لگا دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

والله يا ابن اخي! لقد قال الكلمة أمرته بها
خدا کی قسم ابوطالب نے وہ کلمہ کہہ دیا ہے جس کا آپ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔

{اس روایت کی موجودگی میں وہ روایتیں کیونکر دلیل بنائی جاتی ہیں جن کے راویان نہ تو اس مجلس میں موجود تھے اور نہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ ثقہ وقوی تھے۔}

وصال سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت وشفقت، جانثاری، گہرا اور مضبوط سایہ کرنے والا درخت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نبوت کے دسویں سال مائل بہ خزاں ہوا اور

نگاہوں میں صرف اور صرف ایک حسرت باقی ہے جس کا زندگی کے آخری لمحات میں کچھ اس طرح سے اظہار فرمایا۔

"کاش میری زندگی کچھ اور طویل ہو جاتی تو میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول کریم ﷺ کے کچھ اور کام آ سکتا"

اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے بنی عبدالمطلب کو بلا کر ایک تاریخی وصیت فرمائی جس کے الفاظ کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ یہ تاریخی وصیت فرما کر سید البطحاء، متولی کعبہ اور سردار قریش نے ابدی استراحت کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اسلام کا وہ حصار جس کی مضبوط دیواروں کو پورا عرب بھی جنبش نہ دے سکا تھا موت کی تیز آندھیوں کی تاب نہ لا کر داعی اجل کی آواز پر لبیک کہہ گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے 80 سال سے زائد عمر میں نبوت کے دسویں سال وصال فرمایا۔

"اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے درجات بلند سے بلند فرمائے آمین بجا سید المرسلین ﷺ"

کفن و دفن

اسی حیرت و غم کے عالم میں جبکہ آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو رواں تھے تو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اے ابن عم! اپنے والد کے غسل و کفن کا انتظام کرو اور غسل کے بعد خود بھی غسل کر لینا اور جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے سیدنا علی کو بے شمار دعاؤں سے نوازا۔

جنازہ مبارکہ

خواجہ بطحاء اور سردار مکہ کا جب جنازہ اُٹھایا گیا تو بنو ہاشم کے گھروں میں

کہرام مچ گیا سرکارِ دوعالم ﷺ جنازہ کے ساتھ تشریف لے جارہے ہیں اور اپنے عظیم چچا کو مخاطب کر کے فرماتے جارہے ہیں۔

اے عم محترم! آپ کتنے عظیم ہیں، آپ نے میرے حق میں کبھی کوتاہی نہیں کی، آپ نے حق صلہ رحمی کو پورے طور پر ادا کر دیا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور جزائے خیر دے۔

تاریخ الخمیس (جلد اول) مطبوعہ مصر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ جارہے تھے اور فرمارہے تھے کہ اے چچا جان! آپ نے حق صلہ رحمی ادا کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

مقام دفن (جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ)

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جنازہ (نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہ تھی) مقام حجون المعروف جنت المعلیٰ میں پہنچ گیا اور غمناک فضاؤں میں رسول اللہ ﷺ کے بہترین و عظیم چچا کو اپنے والد گرامی سیدنا عبدالمطلب کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ماضی قریب تک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مزارات مبارکہ اور گنبد ھا موجود تھے اور لوگ جوق در جوق اُن کی زیارت کا شرف حاصل کرتے تھے۔

بیالیس برس جس کی ہر آن تلاوت کی
چہرہ محمد ﷺ ہے قرآنِ ابو طالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے
التجائیہ اشعار

یَاشَاهِدَ الْخَلْقِ عَلَيَّ فَاشْهَدُ
اِنِّي عَلٰى دِيْنِ النَّبِیْ أَحْمَدُ ﷺ

اے مخلوق کے نگہبان! میرے گواہ ہو جائیں کہ
بے شک میں نبی اُحمد ﷺ کے دین پر ہوں

مَنْ ضَلَّ فِي الدِيْنِ فَانِیْ مُهْتَدیٰ
يَارَبِّ فَاجْعَلْ فِي الجِنَانِ مَقْعِدِیْ

جو شخص دین میں گمراہ ہوا (وہ ہوا) لیکن میں ہدایت
پر ہوں، پس میرا ٹھکانہ جنت میں بنادے

[دیوان ابوطالب ﷺ]

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے وصال پر رونا اور یاد فرمانا

سرکارِ دو عالم ﷺ کے اشادات مبارکہ موجود ہیں کہ کافر کے اقرباء اور اعزہ کا اُس کی موت پر رونا اُس کے لئے باعث زیادتی عذاب ہے لیکن مسلمانوں کے مرنے پر اُن کے لواحقین کا آنسو بہانہ جذبہ رحم کا اظہار ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے پر نزع کا عالم طاری ہے آپ ﷺ نے اُس بچے پر سکراتِ موت طاری دیکھی تو آپ ﷺ کی چشمانِ مبارکہ سے آنسو رواں ہو گے۔ حضرت سعد نے آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے اُنہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحمدل ہوں۔

سید کائنات ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدۃ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو آپ ﷺ اُن کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے تھے جو جذبہ رحم کا اظہار تھا۔

غیب دان نبی اکرم ﷺ جن کے سامنے ہر چیز واضح اور عیاں ہوتی تھی وہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے وصال پر اُن کو کیا سمجھ کر رو رہے تھے نعوذ باللہ کیا آپ ﷺ اُن رضی اللہ عنہ کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اُن کا عذاب بڑھانے کے لئے رو رہے تھے یا پھر اُن کو مسلمان مومن سمجھ کر اپنے جذبہ رحمت کا اظہار فرما رہے تھے؟ اور ساتھ ساتھ یہ الفاظ ارشاد فرما رہے کہ:

غفر الله له ورحمه

اے اللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرما اور ان کو بخش دے۔

چچا جان! آپ نے میرا بہت خیال رکھا جبکہ میں یتیم تھا اور ہر ممکن تحفظ دیا، اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ، حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ سیدۃ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا جیسی مقدس ہستیوں کو یاد کر کے اکثر آبدیدہ ہو جاتے اور اُن کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ کیا آپ حضرت ابوطالب کے لئے پُر امید ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کلُ الخیر ارجو من ربي

''میں اپنے رب سے اُن کے لئے ہر خیر اور بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں''

یہ ارشاد مبارکہ اس امر کی دلیل ہے کہ جناب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مومن مسلم ہیں اور آپ ﷺ کا اُن پر پُر امید ہونا محقق ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمات

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے عمر بھر جس انداز سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت، محبت والفت اور حفاظت ونصرت کا شاندار فریضہ سرانجام دیا وہ آج تک کسی بڑے سے بڑے مرد مومن کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان میں ذرا بھر بھی شک وشبہ نہیں کرنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

کیا نیکی یا احسان کا بدلہ سوائے احسان کے کیا ہوسکتا ہے؟

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی آخر الزمان ﷺ کی مدد ونصرت فرمائی اور باری تعالیٰ کے دین اسلام کا دفاع کیا تو کیا اللہ تبارک وتعالیٰ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احسان کا بدلہ احسان کی صورت میں نہ دے گا؟

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فوائد" کے باب المناقب میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا كان يوم القيامة شفعت لا بى وأمى وعمى ابى طالب
وأخ لى كان فى الجاهلية

ہم قیامت کے دن اپنے والدین کریمین اور عم مکرم جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دور جاہلیت کے ایک بھائی کی بھی شفاعت کریں گے۔

(جاہلیت کے ایک بھائی سے مراد رسول اللہ ﷺ کے ایک رضاعی بھائی ہیں)

مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ اس بات کی روشن دلیل ھے کہ سیدنا ابوطالب مومن مسلم تھے۔

آگ حرام ہے!

عاشق رسول ﷺ، امام اہل سنت حضرت جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اپنے مشہور رسالہ

"التعظيم والمنة فى أن أبوى رسول الله ﷺ فى الجنة"

میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

هبط علي جبرئيل فقال "ان الله يقرئک اسلام ويقول حرمت النار
على صلب أنزلک ، وبطن حملک وحجر كفلک"

جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ "اُس پشت میں جس میں آپ تشریف لائے، وہ رحم مبارک جس نے آپ کو اٹھانے کی سعادت حاصل کی اور وہ گود جس میں آپ نے پرورش پائی، اُن سب پر آگ حرام کردی گئی ہے"۔

أما الصلب فعبدالله، وأما البطن فآمنة وأما الحجر فعمه يعني ابو طالب وفاطمة بنت أسد

اور پشت مبارک سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ رحم مبارک سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور گود مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدۃ فاطمہ بنت اُسد۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا غم

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے والد گرامی کے وصال پر بڑے درد ناک مرثیے کہے اور آپ رضی اللہ عنہ اس صدمۂ عظیم کی وجہ سے پوری پوری رات گریہ کناں رہا کرتے۔ایک مرثیہ سے تین منتخب اشعار پیش ہیں۔

أَبَا طَالِبٍ عِصْمَةَ الْمُسْتَجِيرِ
وَغَيْثِ الْمَحُولِ وَنُورَ الظُّلَمَ

میرے والدِ محترم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ اور خشک سالی کے پانی اور تاریکی کے نور ہیں۔

لَقَدْ هَدَّ فَقْدُكَ اَهْلَ الْحِفَاظِ
فَصَلَّى عَلَيْكَ وَلِيَّ النِّعَمِ

یاابوطالب رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کے وصال مبارک سے بڑے بڑوں کے دل شکستہ ہو گئے تمام نعمتوں کے مالک کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ پر رحمت وسلامتی ہو۔

وَلَقَّاكَ رَبُّكَ رِضْوَانَهُ
فَقَدْ كُنْتَ لِلْمُصْطَفٰى خَيْرَ عَمِّ

آپ رضی اللہ عنہ کے رب کی رضا نے آپ سے ملاقات کی کیونکہ آپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین چچا تھے۔

وصالِ سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ، ملکہ فردوس بریں

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی جدائی کو شدت سے محسوس کیا، کئی روز تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عظیم چچا کے غم میں گھر میں ہی سوگوار رہے، ابھی یہ زخم تازہ ہی تھا کہ کچھ ہی عرصہ بعد سکونِ قلب و جاں، ملکہ فردوس بریں اُم المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا اس دوہرے غم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بھی نڈھال کر دیا۔

عامُ الحزن (غم کا سال)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم و بہترین چچا محافظ و ناصر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جب بارگاہ ایزدی میں حاضری کے لئے پیش ہو گئے تو آپ کے دنیا سے تشریف لے جاتے ہی کفار و مشرکین اور منافقین کی طرف سے نہ رُکنے والا ظلم و زیادتی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بعد ازاں سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال پُر ملال سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عظیم صدموں کے باعث اس سال کو غم کا سال قرار دیتے ہوئے عام الحزن کا نام فرما دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما دیا کہ اب یہاں سے تشریف لے چلیں کیونکہ یہاں اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مددگار نہیں اور یوں کچھ عرصہ کے بعد ہجرت مبارکہ کے حکم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں خبردار!!

ایذاءِ رسول سے بچنا ورنہ انجام؟؟

قرآن پاک کی سورۃ احزاب کی آیت نمبر 57 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اُن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

عاشق رسول ﷺ و حضوری بزرگ و صاحب تصانیف کثیرہ حضرت امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ اپنے ایک رسالہ مبارکہ ''السبل الجلیه'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کے لئے اس سے زیادہ ایذاء دینے والی کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی کہ اُن اجداد اطہار کے متعلق سُوظن رکھا جائے۔''

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاک اصلاب سے ارحام مطہرہ میں منتقل فرمایا ہے''

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نازیبا الفاظ استعمال کرنا اذیت مصطفیٰ ﷺ کا سبب ہے۔ سید کائنات ﷺ نے ہمیشہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کی اور اس واسطے کہ آپ ﷺ کو اُن کے دل کے ایمان کی حالت معلوم تھی محبت ہمیشہ اُسی سے کی جاتی ہے جو پسندیدہ ہو اور اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اُن سے اپنی محبت اور خدمات کا جب تذکرہ فرماتے تو آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسوؤں کی جھڑیاں رواں ہو جاتی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اُمتیو! آپ بھی رسول اللہ ﷺ کی پسند کو پسند کریں اُن کی اہل بیت سے دل و جان سے محبت کی کوشش کریں جس طرح آپ ﷺ اپنی اہل بیت، قرابت دار اور مقتدر شخصیات سے درجہ بدرجہ محبت فرمایا کرتے تھے۔

اُمت رسول ﷺ! آپ کو اپنے فخر و اعزاز کا نہ ہی تو اندازہ ہے اور نہ ہی

اس کی قدر منزلت ہے۔ اور نہ ہی کبھی آپ نے اس اعزاز کا شکر ادا کیا ہے۔ جناب! ہم اُس نبی مکرم شفیع معظم، حبیب رب العالمین کی اُمت میں شامل ہیں جن کو اپنی ساری حیات مبارکہ اپنی اس اُمت کی ہی فکر رہی۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح مصر کے متعلق پیشن گوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تم مصر فتح کرو گے تو اُس کے رہنے والوں سے نیکی کا برتاؤ کرنا کیونکہ اُن سے ہماری قرابت داری ہے جب دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ قرابت کیا ہے؟ جس پر سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدۃ ھاجرہ علیہا السلام ہمارے خاندان سے تھیں اُن کے اباؤ اجداد کو بُرا مت کہنا!

مقام غور وفکر ہے!

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام تک کتنی نسلیں گزر چکی ہوں گی اور ایک ہم کہ جن کے نبی ﷺ رورو کر اپنی راتیں گزارتے تھے ہمیں ذرا بھی اُن کے ادب واحترام کا لحاظ نہیں کہ آج ہم اُن کے اجداد بالخصوص والدین کریمین اور آپ ﷺ کے رحیم و شفیق معزز و بہترین، حامی وغم خوار عظیم چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیسے کیسے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ یارو! کسی بات کا سمجھ نہ آنا اور بات ہے اور کسی بات کا انکار کرنا اور بات ہے۔ خدارا! میرے ان کلمات پر غور وفکر ضرور کرنا؟؟

ابولہب کی بیٹی

"بلخی" نے "ینابیع المودۃ" میں حضرت عمار بن یاسر کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جب ابولہب کی بیٹی حضرت دُرَّہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو قبیلہ بنی زریق کی کچھ خواتین نے حضرت دُرَّہ سے کہنا شروع کر دیا کہ تُو تو ابولہب کی بیٹی ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ٹوٹے ہاتھ

ابی لہب کے'' اس لئے تجھے تیری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی یہ باتیں سن کر حضرت دُرَّہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور سارا معاملہ بیان کیا، سرکارِ مدینہ ﷺ نے حضرت دُرَّہ سے فرمایا کہ تم بیٹھو اور خود منبر پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! میری اہل بیت کے بارے میں مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو؟
خدا کی قسم! روز قیامت میری شفاعت میرے قرابتداروں کو فائدہ پہنچائے گی۔

''فیروز آبادی'' نے ''فضائل الخمسة'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی دُرَّہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ! لوگ اونچی آوازوں سے پکارتے ہیں کہ میں آگ کے ایندھن والے کی بیٹی ہوں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے شدید ناراضگی اور غصے کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

''اُس قوم کا کیا حال ہے کہ جو میرے نسب اور میرے قرابتداروں کے بارے میں مجھے ایذا پہنچاتے ہیں، خبردار! آگاہ رہو، کہ جس نے میرے نسب اور میرے قرابتداروں کو تکلیف پہنچائی تو گویا اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کردیا''۔

بغض سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا انجام؟؟

حضرت علامہ قاضی اُحمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ پر اپنی مشہورزمانہ کتاب ''أسنی المطالب فی نجاہ ابی طالب رضی اللہ عنہ'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

فبغض ابی طالب والتکلم فیه یؤذی رسول الله ﷺ
ویوذی أولاده الموجودین فی کل عصر

پس جو شخص سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اور اُن کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتا ہے اور جناب ابو طالب کی اولاد کو بھی ایذاء دیتا ہے جو ہر زمانہ میں موجود ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لا تؤذوا الأحياء سبب الأموات

فوت شدگان کو برائی سے یاد کر کے زندوں کو اذیت مت دو۔

حضرت امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من آذى شعرة منى فقد آذاني ، ومن آذاني فقد آذى الله تعالىٰ

جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت دی تو بے شک اُس نے ہمیں اذیت دی اور جس نے ہمیں اذیت دی تحقیق اُس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایذا پہنچائی۔

بغض ابی طالب کفر ہے؟؟

حضرت علامہ قاضی أحمد بن زینی دحلان مکی اپنی کتاب "اسنى المطالب فى نجاة ابى طالب" میں نقل فرماتے ہیں۔کہ "امام أحمد بن الحسين الموصلى الحنفى المشهور ابن وحشى رحمۃ اللہ علیہ" علامہ محمد بن سلامہ القضاعی (وصال 454ھ) کی کتاب "شهاب الأخبار" کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

أن بغض أبى طالب كفر

"بے شک سیدنا ابو طالب سے بغض رکھنا کفر ہے"

بغض ابی طالب صرف کفر ہے یا؟؟

حضرت علامہ علی الاجھوری المالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں اور امام تلمسانی، شفاء شریف کے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

جب تم حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنا چاہو تو اس طرح کرو کہ وہ اپنے قول و فعل سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حامی و ناصر تھے اور اُن کا ذکر ہرگز ایسے انداز میں نہ کرو جو باعث کراہت ہو۔

وذكره بمكروه أذية للنبى صلی اللہ علیہ وسلم ومؤذى النبى كافر والكافر يقتل

اُن (سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ) کا ذکر نازیبا کلمات سے کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے کا باعث ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے والا یقیناً کافر ہے اور کافر بھی ایسا جو واجب القتل ہے۔

حضرت ابوطاہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من أبغض أباطالب فهو كافر

جو شخص حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے وہ کافر ہے۔

بغض ابی طالب ایذاءِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث بنتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا کفر ہے اور اس فعل کا مرتکب اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

مشورہ و نصیحت

حضرات گرامی! حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تنقیص یا اُن کے ساتھ بغض رکھنے سے بچنا چاہیے کیونکہ اُن سے بغض رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے کے مترادف ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا

دیتے ہیں اُن پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اُن کے لئے سخت ترین عذاب کی وعید ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا کلمات اور اُن کے نتائج کی روشنی میں یہ بندہ ناچیز آپ سے درخواست گزار ہے کہ حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے ضرورت گفتگو، بحث اور اُن کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کا باعث بن جاتی ہے۔

لہٰذا

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ذکر اچھے الفاظ سے کیا کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا باعث بنے گا اور اگر نہیں تو خدارا خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ روز محشر کسی بھی اُمتی سے سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال نہ ہو گا اس لئے بے ادبی سے بچنا چاہیے۔

جب اُمتیوں کے اعمال سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوتے ہیں اور اگر کسی اُمتی کا یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتا ہو گا کہ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین، جد امجد اور عظیم چچا کے بارے میں ایسے نازیبا کلمات تحریر کیے یا زبانی کہے ہوں گے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کتنی ایذاء پہنچتی ہو گی۔

لہٰذا ادب کا دامن نہ چھوڑیں اور اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق کا دم بھرتے ہیں تو پھر ان باتوں سے پرہیز کرنا ہو گا کیونکہ بقول حضرت اقبال قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق

سرکارِ مدینہ ﷺ کے اس ظاہری وفانی دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت آخری کلماتِ مبارکہ؟؟

حضرات گرامی! سرکارِ مدینہ ﷺ جب اس ظاہری وفانی دنیا سے پردہ فرمارہے تھے تو آپ ﷺ کی قبر انور سے سب سے آخر میں نکلنے والی عظیم وخوش نصیب شخصیت آپ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما (مزار پرانوار در شہر سمرقند، ازبکستان، الحمدللہ! اس مقام پر حاضری کا شرف حاصل ہے) تھے جنہوں نے اس دنیا میں سب سے آخر سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے صاجزادے حضرت سیدنا قثم فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے لب ہائے مبارکہ کو جنبش دے رہے ہیں، میں نے اپنے کان آپ ﷺ کے دہن مبارک کے قریب کیا تو میں نے سنا آپ ﷺ فرمارہے ہیں۔

ربِ امتی امتی

''اے رب! میری اُمت میری اُمت''

ایک ہم کہ جنہیں اپنے اتنے عظیم رؤف رحیم نبی ﷺ کی فکر ہی نہیں بلکہ بڑے طمطراق سے ان کی اہل بیت خصوصاً آپ کے عظیم چچا کے بارے میں زبان درازی کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔

کتب احادیث

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی، اس لئے جب تمہارے روبرو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرواور جو

کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کرلو اور جو مخالف ہو اُس کو رد کر دو۔

فرمان نبوی ﷺ سے بڑی کوئی کسوٹی نہیں جس سے روایت کو پرکھا جا سکے کیونکہ ایسی روایات بھی وضع کی گئیں اور اکابرین کے نام سے منسوب کر کے ان کو کتب احادیث میں شامل کر دیا گیا۔

صرف اور صرف بخاری شریف یا مسلم شریف میں آنے والی احادیث کو جزو ایمان ہی نہ بنالیا جائے اور دوسری بے شمار کتب احادیث جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، ان میں آنے والی اس کے برعکس احادیث کو اس لئے ضعیف اور کمزور نہ قرار دے دیں کہ وہ بخاری اور مسلم میں کیوں موجود نہیں؟

مثال کے طور پر بخاری شریف میں ایک روایت بھی ایسی نہیں جس میں نماز میں رفع یدین کرنے کی نفی کی گئی ہو جبکہ دوسرے کثیر محدثین کی کتب میں ان احادیث کا ناسخ موجود ہے کہ ترکِ رفع یدین ضروری ہے۔

حضرت امام بخاری کو 6 لاکھ احادیث حفظ تھیں امام مسلم کو 3 لاکھ پھر ان کتب میں سات ہزار کے قریب حدیثیں کیوں آئیں؟؟

ہمیشہ یاد رکھا کریں کہ قرآن مجید سے متعارض وہ تمام روایات جن میں سیدالانبیاء ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات و معجزات اور آپ ﷺ کے جد امجد، والدین کریمین اور عظیم و بہترین حامی و مددگار چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی نازیبا کلمات خواہ کسی بڑی سے بڑی کتب حدیث میں ہوں ناقابل قبول ہوں گے۔

مسئلہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اختلافی کیوں؟؟

قرائن سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے کچھ معاملات کو قصداً اختلافی بنایا گیا۔ چنانچہ اس اُمت میں خیرالقرون سے لے کر آج

تک اہل بیت کے بغض رکھنے والے موجود پائے گئے ہیں۔ خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے لے کر واقعہ کربلاء کے جملہ واقعات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ سب کچھ کر سکتے تھے۔

سیدنا علی کرم اللہ کے بارے میں جب کوفہ کی مساجد میں شدید نازیبا کلمات استعمال کئے جاتے تھے تو اس وقت بھی کسی مخالف کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے والد گرامی، شیخ البطحاء سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان سے متعلق کوئی بات کرتے کیونکہ یہ طے تھا کہ سیدنا ابوطالب مومن، مسلم اور حامی مددگار و ناصر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

معلوم ہوتا تھا کہ اس کے بعد ہی مخالفین میں سے کسی نے یہ مسئلہ کھڑا کیا اور ایک ایسی روایت گھڑی گئی اور پھر اُس روایت کو اکابرین میں سے کسی کے نام سے منسوب کر کے حدیث کی کتاب میں شامل کروا دیا تا کہ ان کے ایمان واسلام کا انکار ممکن ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ جس روایت میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے نام ہوتا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے نام سے روایت بھی نہ کی جاتی!!!

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ جن کا گھر دارارقم سے بھی پہلے دین اسلام کی دعوت کا پہلا مرکز بنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا حامی و مددگار اور وفادار رہا جس کی وفات کے سال کو غم کا سال قرار دیا اُس کی روشن وتابندہ تاریخ کو مسخ کرنے کے لئے چند بزرگ اصحاب کے ناموں کا استعمال کیا گیا تا کہ بعد میں آنے والے لوگوں کا اعتبار حاصل کیا جا سکے۔

یہ سیاہ کام کچھ اس انداز کے ساتھ ہوا کہ ہمارے بہت سارے بزرگ بھی اس جھانسے میں آ گئے۔

مدارِ ہدایت ونجات

سرکارِ دوعالم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا

''میں تم میں ایسی (دو) چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے''

ایک کتاب الله اور دوسری اهل بیت

اس حدیث پاک کی روشنی میں ہمارے لئے اس قدر سمجھ لینا ہی کافی ہے کہ مدار ہدایت ونجات کلام اللہ اور محبت اہلِ بیت نبوی میں ہے اور انہی کے ساتھ روح دین و ایمان بھی ہے۔لہٰذا ہمیں ان دو اہم چیزوں سے اپنا مضبوط رابطہ قائم رکھنا چاہیے تاکہ ہمارا خاتمہ ایمان اور اہل بیت کی محبت میں ہو کیونکہ اسی میں ہماری نجات پوشیدہ ہے۔

لمحه فکریه

یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں اس کا از سر نو جائزہ لینا ہوگا آپ ﷺ کی محبت اور یاد کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنا ہوگا بلکہ آپ ﷺ کے والدین کریمین آپ کی جملہ اجداد مبارکہ اہل بیت کرام، جملہ صحابہ کرام اور خصوصاً آپ ﷺ کے عظیم چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی یادوں اور خدمات سے اپنے سینوں کو منور کرنا ہوگا ان کے بارے میں کسی بھی بے ادبی سے بچنا ہوگا۔ جہاں اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی وہاں سرکار دو عالم ﷺ کی ساری اُمت کی بخشش و مغفرت کی دعائیں کرنی ہوں گی۔ **شکریه**

باب هفتم

أول داعی اسلام و ناصر رسول ﷺ

حضرت سیدنا ابو طالب بن سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے ایمان، حیاتِ مبارکہ، دفاعِ اسلام، فضائل و مناقب، دیوانِ مبارک کی تحقیق و شروحات، قصیدہ لامیہ اور دوسرے شہ پاروں پر تحریر ہونے والی چند مشہور کتب کے اسمائے مبارکہ مع اسمائے مصنفین

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ایمان پر لکھی جانے والی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-1	ابو طالب أول المومنين	الاستاذ سعيد بن رشيد الشمرى
-2	ابو طالب تجلى ايمان	السيد مجيد محمود الطبا طبائى
-3	ابو طالب الصحابى	الشهيد ابويا سين عبدالزهراء
-4	ابو طالب سيد المومنين	الاستاذ عبدالحليم النجفى
-5	ابو طالب مسلم	الاستاذ أحمد بن محمود العاملى
-6	أبو طالب مؤمن قريش	الشيخ عبدالله الخنيزى القطيفى
-7	ابو طالب و فرزندش	الشيخ محمد تقى باقر صدرا
-8	اتحاف الطالب بنجاه ابى طالب	محمد فتحا بن محمدضما
-9	اثبات اسلام ابى طالب	مولانا محمد معين الدين الحنفى
-10	ارشاد الهارب من صحة ايمان الاقارب	السيد هاشم بن يحيىٰ الشامى (وصال 1158 ھ)
-11	اسلام ابى طالب	الشيخ عبدالحسين العاملى
-12	اسلام ابى طالب	الشيخ عباس الحائرى الطهرانى
-13	اسلام ابى طالب من خلال الآيات..	الاكتور لبيب بن وجيه بيضون
-14	أسمىٰ المطالب فى ايمان ابى طالب	الشيخ كاظم المخزومى
-15	أسنى المطالب فى ايان ابى طالب	السيد محمدعبدالرسول البرزنجي
-16	أسنى المطالب فى نجاه ابى طالب	العلامه أحمد زينى دحلان المكى
-17	ايمان ابى طالب	أحمد بن داود على القمى
-18	ايمان ابى طالب	السيد جمال الدين الفاطمى الحسنى (وصال 673 ھ)

-19	ايمان ابى طالب	أحمد بن القاسم الكوفى (وصال 411 ھ)
-20	ايمان ابى طالب	أحمد الحسين الجرجانى (وصال450ھ)
-21	ايمان ابى طالب	ابو على أحمد عمار الكوفى (وصال346 ھ)
-22	ايمان ابى طالب	الشيخ تاج الدين الحيدرى
-23	ايمان ابى طالب	الشيخ ابو الحسن اللونجي (وصال1121 ھ)
-24	ايمان ابى طالب	ابو محمد سهل البغدادى (وصال 380 ھ)
-25	ايمان ابى طالب	سهل عبدالله القمى
-26	ايمان ابى طالب	السيد ظفر حسن الهندى (وصال 1889ء)
-27	ايمان ابى طالب	محمد حسن القندهارى (وصال 1901 ء)
-28	ايمان ابى طالب	الشيخ المفيد الحارثى البغدادى (وصال412ھ)
-29	ايمان ابى طالب	القاضى ابو حنيفه المغربى (وصال363 ھ)
-30	ايمان ابى طالب	ابو الحسن على هلال البصرى
-31	حجة الذاهب ابى ايمان ابى طالب	السيد شمس الدين الموسوى (وصال630 ھ)
-32	ايمان ابى طالب واحواله	الشيخ الميرزا محسن آغا التبريزي
-33	بغية الطالب فى اسلام ابى طالب	المفتى الشريف المير عباس الموسوى
-34	بغية الطالب فى اسلام ابى طالب	السيد محمد حيدر العاملى (وصال1139 ھ)
-35	بغية الطالب لايمان ابى طالب	امام جلال الدين السيوطى (وصال 911 ھ)
-36	بلوغ المآرب فى نجاة آبائه وعمه	سليمانى الازهرى اللاذقى
-37	حياة ابى طالب	الشيخ خالد ابوانصارى
-38	رساله فى اسلام ابى طالب	السيد الميرزا ابى القاسم الزنجانى
-39	رساله فى ايمان ابى طالب	الشيخ محمد حسين سيف المالكى

40-	الرغائب فی ایمان ابی طالب	السید محمد مھدی البحرانی
41-	السھم الصائب للکبد من آذی آبا طالب	ابو الھدی محمد آفندی (وصال1327ھ)
42-	الشھاب الثاقب لرجم مکفر ابی طالب	المیرزا نجم الدین العسکری (وصال1395 ھ)
43-	العرفان فی دلائل ایمان حضرۃ عمران	السید خورشید حسین شاہ
44-	عصمۃ النبی و نجاۃ ابویہ وعمہ	السید البرکات زکی الدین الشاذلی
45-	عقیدہ ابی طالب	الدکتور طالب داود الحسینی
46-	فتح المغالب فی شرح المطالب	ذاکر حسین حکیم
47-	فیض الواھب فی نجاۃ ابی طالب	أحمد فیضی الحنفی
48-	القول الواجب فی ایمان ابی طالب	الشیخ محمد علی المیرزا
49-	مطلوب الطالب فی ایمان ابی طالب	کاظم حسین النجفی
50-	منی الطالب فی ایمان ابی طالب	الشیخ ابو الفتوح النیسا بوری
51-	منیۃ الراغب فی ایمان ابی طالب	الشیخ محمدرضا الخراسانی
52-	منیۃ الطالب فی ایمان ابی طالب	السید الحسین الیزدی الحائری
53-	نجاۃ ابی طالب	الشیخ کاظم سلمان الکاظمی
54-	نیل المطالب فی مظلومیہ ابی طالب	الشیخ علی لمفراوی
55-	واقع ابی طالب المومن	السید عبدالکریم علی خان
56-	الیاقوتۃ الحمراء فی ایمان شیخ البطحار	السید طالب علی البغدادی
57-	ابو طالب عم الرسول ﷺ	محمد کامل حسجن المحامی

58-	ابو طالب عم النبی ﷺ	عبدالعزیز سید الاهل (وصال 1980ھ)
59-	ابو طالب کافل النبی و ناصره	السید أحمد حنیری باشا الحنفی
60-	اخبار ابی طالب وولده وبنیه	ابو الحسن علی محمد المدائینی
61-	نمایة المطالب فی ایمان ابی طالب	السید علی کبیر الحسینی
62-	القول الصائب فی اسلام ابی طالب	السید عبدالحلیم ابراهیم
63-	بحارُ الانوار	علامه محمد باقر مجلسی
64-	نکاح خوان رحمة للعالمین ﷺ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ	کرنل (ر) محمد انور مدنی
65-	بغیة الطالب فی ایمان ابی طالب	مفتی شریف سید محمد عباس تستری
66-	مقصد الطالب فی ایمان أباء النبي و عمه	سمش العلماء محمد حسین گرگانی
67-	ایمان أبی طالب رضی اللہ عنہ	علامه صائم چشتی فیصل آبادی
68-	ناصر رسول ﷺ	سید یعقوب حیدری کاظمی
69-	عقیده ابی طالب	السید طالب الرفاعی
70-	محمد فی بیت عمه ابی طالب	محمدعطیه الابراشی
71-	محمد فی کفالة ابی طالب	ابراهیم یونس
72-	سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ	علامه منشا تابش قصوری
73-	ابو طالب ، حامی الرسول ﷺ	نجم الدین العسکری
74-	شیخ بنی هاشم	عبدالعزیز التمیی المصری
75-	فضل ابی طالب و عبدالمطلب	ابو القاسم سعد عبدالله الاشعری
76-	فیض الواهب فی نجاةِ ابی طالب	الشیخ أحمد فیضی الحنفی
77-	عقائد خیوریه	حضرت مولانا خیر الدین دهلوی
78-	ایمان ابی طالب	القاضی ابو حنیفه النعمان المغربی (وصال 363ھ)

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ اور اُن کے دفاع اسلام پر لکھی جانے والی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
79-	ابو طالب	أحمد بن محمد آل مسروح المظفر
80-	ابو طالب	الاستاذ باقر زرين
81-	ابوطالب	السيد مرتضىٰ حسين النقوى
82-	ابوطالب ايمان و مواقف	السيد أحمد هادى بن على
83-	أبو طالب بطل الاسلام	المتشار السيد ابو حسن حيدر
84-	أبو طالب بن عبدالمطلب	حسين جواد الكريمى
85-	أبو طالب حامى الرسول ﷺ و عظيم الاسلام	الاستاذ محمد جواد خليل
86-	أبو طالب حامى الرسول و ناصره	الميرزا أبو القاسم نجم الدين
87-	أبو طالب داعيه الاسلام الاول	السيد أبو صفا محمد الموسوى
88-	أبو طالب شيخ البطحاء	الاستاذ الحاج حسين الشاكرى
89-	أبو طالب عملاق الاسلام خالد	محمد بن على أبو شلحا
90-	أبو طالب كفيل الرسول ﷺ	الدار الاسلاميه ، بيروت ، لبنان
91-	أبو طالب المحامى الاول	ابراهيم بن محمود الجنيدى
92-	أبو طالب مع الرسول ﷺ	أحمد محمود مغنيه
93-	أبو طالب ناصر الرسول ﷺ	السيد عباس حسن الموسوى
94-	أبو طالب و بنوه	السيد محمد على المدنى النجفى
95-	أخبار أبو طالب	الحافظ القاضى ابوبكر البغدادى (وصال 355 ھ)

96-	ترجمه حیاه ابی طالب عم النبی ﷺ	السید عبدالحسین الکلیدار
97-	حیاة أبی طالب	الشیخ محمد علی عبدالله الطبیسی
98-	حیاة ابی طالب	الدکتور السید أسد علی
99-	دراسة عن أبی طالب	الشیخ عبدالواحد المظفر
100-	رتبة أبی طالب فی قریش	محمد بن القاسم السعدی البصری
101-	سید البطحاء	الشیخ محمود البغدادی
102-	سید البطحاء أبو طالب	السید محمد علی مرتضیٰ الا صفهانی
103-	سید البطحاء ابو طالب کافل الرسول ﷺ	السید عبدالرحیم الموسوی
104-	شیخ الابطح أبو طالب	السید محمد علی الموسوی العاملی
105-	مظلومیه ابی طالب	الشیخ علاء المالکی
106-	منیة الطالب فی حیاة ابی طالب	السید حسن بن علی النجفی
107-	الموسوعة الاسلامیه فی ابی طالب	السید أبو أحمد عبدالله صالح
108-	نصرة ابی طالب للاسلام	الشیخ بخاح بن محمد حسن الخزرجی

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر لکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
109-	خورشید حجاز	محمد حسن سجاد
110-	صفات ابی طالب عبدمناف	الشیخ مزمل حسین الغدیری
111-	عمدة الطالب فی مناقب ابی طالب	السید ابو الفتاح جلال الدین الموسوی الحسنی
112-	فضائل ابی طالب و عبدالمطلب و عبدالله	ابو القاسم سعد بن عبدالله النمیری (وصال 299 ھ)
113-	معارج الفرقان فی عصمة ابی طالب	الشیخ محمد لطیف عقیل الانصاری

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے دیوان کی تحقیق اور شروحات پر لکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
114-	الدرة الغراء فی شعر شیخ البطحاء	باقر قربانی زرین
115-	دیوان ابی طالب	الدکتور عبدالحق العانی
116-	دیوان ابی طالب (Phd کا مقالہ)	الدکتور یونس أحمد حسن رمضان
117-	دیوان ابی طالب	تحقیق ابراهیم مصطفی البعلبکي
118-	دیوان ابی طالب	الشیخ حیدر قلی خان
119-	دیوان ابی طالب	الشیخ الدکتور محمد هادی الامینی (اس میں ایک ہزار سے زائد اشعار موجود ہیں)
120-	دیوان ابی طالب	الدکتور محمد بن عمر بن ناجی
121-	دیوان ابی طالب	الشیخ علی عیسیٰ أحمد الزواد
122-	دیوان ابی طالب بن عبدالمطلب	ابو نعیم حمزه الحبلي (وصال375ھ)
123-	دیوان حضرت أمیرو حضرت ابی طالب	المیرزا محمد رجب علی الشریف
124-	دیوان شیخ البطحاء ابی طالب	ابو هفان عبدالله البصری (وصال257 ھ)
125-	شهاب ثاقب فی شرح دیوان ابی طالب	السید سبط الحسن الهنسوی
126-	غایة المطالب فی شرح دیوان ابی طالب	السید محمدخلیل المصری

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ قصیدہ "لامیہ" کی شروحات اور دوسرے شہ پاروں پر لکھی گئی چند کتب

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
127-	زهرة الادباء فی شرح اللامیه	القاضی الشیخ جعفر عبدالله النزاری
128-	شرح قصیده ابی طالب	السید المفتی میر عباس محمد

129-	شرح قصیدہ ابی طالب	السید علی الحسین الھاشمی
130-	شرح اللامیہ لابی طالب	الشیخ حیدر قلی خان
131-	طلبۃ الطالب فی شرح لامیہ ابی طالب	السید علی فہیمی باشا
132-	ابو طالب کے اشعار	قصی عبدالرؤف الاسدی
133-	ابو طالب بن عبدالمطلب شاعراً	(مقالہ ایم فل) الاستاذ نبیل أحمد عبدالعزیز
134-	أسنی المطالب فی شرح خطبۃ ابی طالب	عبدالکریم حبیب
135-	اولین مداح رسول ﷺ ابو طالب	علی حسنین تاج الافاضل
136-	الرسول والرسالہ فی شعر ابی طالب	الشیخ معوض ابراھیم تومہ (مدینہ منورہ میں لکھی گئی)
137-	فصاحتہ ابو طالب رضی اللہ عنہ	السید أبو محمد الحسن الاطروش (وصال 304 ھ)
138-	کلام أبی طالب	علی حسنین قیوم الھندی
139-	ابو طالب کفیل الرسول ﷺ	سعید عبدالحسن الرشافی العاملی
140-	بیست و ششم رجب	الشیخ محمد حسن القندھاری (فارسی قصیدہ 212 اشعار شانِ ابوطالب)
141-	القصیدہ الغراء فی ایمان ابی طالب	السید أحمد خیری باشا الحنفی الخلوتی (قصیدہ لامیہ کی طرز پر قصیدہ 74 اشعار)
142-	کتاب ماقیل من الشعر فی ابی طالب	السید علی الحسین النجفی

شیخ البطحاء سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں علمی کام جو دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر شائع ہوا

نمبر	نام کتاب	نام مؤلف/ناشر
-143	ابو طالب هرة درخشان قريش	فارسی ترجمه/کتاب اسنى المطالب مصنف علامه زيني دحلان مكى مترجم محمد مقیمی ، منشورات سعدی
-144	ابو طالب مظلوم تاریخ	فارسی ترجمه (کتاب حياة ابی طالب كى بعض فصلوں کا ترجمه مترجم انتشارات بدر ، منشورات نشر کوکب
-145	أبو طالب يگانه مدافع اسلام	محمد رضا الطبسی کی کتاب "منية الراغب" کا فارسی ترجمہ/مترجم الشیخ محمد محمدی
-146	أبو طالب مومن قريش	الشيخ عبدالله الخنيزى کی کتاب کا اُردو ترجمہ 436 صفحات پر مشتمل لاہور سے شائع ہوئی
-147	أسنى المطالب فی نجاة ابی طالب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم حکیم سید مقبول مراد علی دھلوی (وصال 1921ء)
-148	أسنى المطالب فی نجات ابی طالب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم حضرت علامہ صائم چشتی، چشتی کتب خانہ فیصل آباد
-149	شيخ الابطح أبوطالب	السید محمد علی عبد الحسین العاملی (وصال 1372ھ) کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم السید ظفر مھدی کھر الھندی
-150	محبوب الرغائب	علامہ احمد زینی دحلان کی کتاب کا اُردو ترجمہ مترجم محمد نجم الدین المدارسی

باب ہشتم

مناقب

درشان سیدُ البطحاء، متولی کعبہ،

سردارِ قریش، محافظ رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

عمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم و پدرِ مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(عربی، اُردو)

قصیدہ مبارکہ
بحضور سید البطحاء، متولی کعبہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے احوال مبارکہ پر مستند عربی کتاب

"أسنى المطالب فی نجاة ابی طالب رضی اللہ عنہ"

کے مصنف حضرت العلامه و الجر الفهامة شيخ العلماء الاعلام ببلدالله الحرام السيد القاضی أحمد بن زينی دحلان مکی رضی اللہ عنہ نے کتاب مذکورہ کے آخر میں ایک طویل قصیدہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مقدسہ میں پیش کیا ہے اس قصیدہ میں سے چند منتخب اشعار اور اُن کا قریب ترین اُردو ترجمہ

حامی الذمار مجير الجار من كرم — منه السجايا فلم يفخر مباريه

وہ عظیم شخص قابل حفاظت اشیاء کا محافظ اور پناہ مانگنے والے کو پناہ دینے والا ہے مگر اس کے باوجود اُس نے کبھی اپنے مقابل پر فخر نہیں کیا۔

عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لم يشنه حسد — عن نصره فتغالی فی مراضيه

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صد احترام چچا (حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ) جنہیں قریش مکہ کے بغض و حسد کی آگ کے شعلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے نہ روک سکے۔

هو الذی لم يزل حصناً لحضرته — موقفاً لرسول الله يحميه

وہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے قلعہ بنے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کرتے رہے۔

وكل خير ترجاه النبی له — هو الذی قط ماخابت أمانيه

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ وہ جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سامنے جس خواہش کا بھی اظہار کیا تو انہوں نے اُسے ہمیشہ پورا کیا۔

قد خصک اللہ بالمختار تکلوہ | وتستعز بہ فخراً وتطریہ

اے ابوطالب رضی اللہ عنہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے اپنے پسندیدہ اور چنے ہوئے رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے مخصوص فرمالیا ہے اور یہ امر تیرے لئے حصول فکر کا باعث ہے۔

کم شمت آیات صدق یستضاء بها | وتملأ القلب ایمانا وترویہ

اے ابوطالب رضی اللہ عنہ! تو نے صدق وصفا کی کتنی ہی نشانیوں کا مشاہدہ کیا، جن سے نور حاصل کیا جاتا ہے اور تو اپنے دل کو اُس نور سے بھرتا اور سیراب کرتا رہا ہے۔

کفلت خیر الوری فی یتمة شغفا | وبت للروح والابناء تفدیہ

اے ابوطالب رضی اللہ عنہ! تو نے آمنہ رضی اللہ عنہا کے دُرِ یتیم خیر الوری ﷺ کے یتیمی کے دنوں میں شفقت ومحبت کے ساتھ کفالت و پرورش کی ہے اور تیرے بیٹے حضور پُر نور ﷺ پر قربان تھے

نصرت من لم یشم الکون رائحة ال | وجود لولم یقدر کونہ فیہ

اے ابوطالب رضی اللہ عنہ! آپ نے جن کی حمایت میں کھڑا ہونے کی سعادت حاصل کی اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا اپنے وجود کی خوشبو نہ سونگھتی اور اُن کی برابری کا دعویٰ کون کر سکتا ہے۔

ان الذی قمت فی تائید شوکتہ | ھو الذی لم یکن شي یساویہ

اے ابوطالب رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام تر احسانات سے اعلیٰ اور پیاری چیز ہے اور جو مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے اُس کی خوبی اور محبوبی کا کیا ہی کہنا ہے!

ومنک مستعطفاً خیر الانام ومن | تکن وسیلتہ فالفوز یأتیة

اے تمام انسانوں سے بہتر رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے لطف وکرم کا طالب ہوں کیونکہ جن کا وسیلہ آپ ﷺ ہیں اُن کی کامیابی یقینی ہے۔

لم أدخرک لدینا لاثبات لها | بل للذي لیس لي من مفزع فیه

اے میرے محبوب ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اس بے ثبات دنیا کیلئے نہیں بلکہ اُس دن کے لئے چاہا ہے جس روز سوائے آپ ﷺ کے میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔

منقبت

عم النبی ﷺ ابی طالب رضی اللہ عنہ لک منا
دوام الحب فأنت الحب والكرم

أنت الذی واسیت الحبیب طالما
وکنت له نعم الظهير وكنت أنت الاحلم

ويوم أن انتقلت الى جوار ربک
کان الحزن علیک من الحبيب مخیم

فكان جاوب ذا معجزة الاسراء
وكان المعراج بعد ذاک معلم

یازین الرجال لک فی الله الرضا
ومن الحبيب لک الحب منعم

ڈاکٹر نبیل شندر الحسینی الحسنی
باحث و کاتب فی الفکر الاسلامی
مستشار تطوير برامج ومهارات
طرابلس . لبنان

منقبت

نذرِ محبوب خدا ، جان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے
ساری دنیا پہ یہ احسانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

اللہ اللہ ، عجب شانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے
حرم کعبہ ، ادب دانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

مصحف روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے نظر میں ہر دم
مرحبا خوب یہ قرآن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

اُن کی آغوش کی زینت ہیں علی شیر خدا
نورِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ، تہ دامان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

احترام ان کا فرشتوں کی صفوں میں بھی ہوا
جس کو دیکھو، وہ ثنا خوانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

مرتضیٰ ہوں، کہ ہوں سبطین، سبھی ہیں پیارے
ہر کرن ، شمع شبستان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

اُلفت پنج تن پاک نے بخشا ہے شرف
آج کل دل مرا، مہمان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

چشم بیدار ملی ، معرفتِ آگاہ نظر
درس حق ، خطبہ عرفان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

میں دل و جان سے ہوں مداح ابوطالب کا
جو نفس ہے وہی قربان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

ہر گل تر پہ نچھاور ہیں فلک کے تارے
پر بہار ایسا گلستان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

قابل رشک ہیں انداز ابو طالب رضی اللہ عنہ کے
حق کا عرفان ہی وجدان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

میں کہوں گا کہ ہے محروم بڑی نعمت سے
جو کوئی دست کش خوان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

بعد تحقیق احادیث و روایت نصیرؔ
میرا دل قائل ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے

پیر سید نصیر الدین نصیر چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، گولڑہ شریف

منقبت

ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شان و سیرتِ ضو بار کیا کہنا
وہ ہیں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ سالار کیا کہنا

رچی ہے آپ کی نس نس میں خوشبوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی
مہک اُٹھا ہو جیسے حسن کا گلزار کیا کہنا

تیری آغوش میں پلتی رہی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
تیرے گھر سے ملے اسلام کے سردار کیا کہنا

شہادت دے رہا ہے خود خدا ، قرآن شاہد ہے
پتہ تیری پناہِ خالق و جبار کیا کہنا

رہا تو عمر کے چالیس اور دو سال تک ہر دم
دل و جان سے فدائے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہنا

ہوا جب عقد سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ، بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
پڑھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ سرورِ بار کیا کہنا

پڑھا ہے آپ نے کلمہ بوقت مرگ پھر اس پر
ہوئے ہیں خوش رسولِ خالق و غفار کیا کہنا

منقبت

زباں کے کلمہ پڑھنے سے تو کچھ حاصل نہیں لیکن
رہے دل میں اگر حبِ شہِ ابرار ﷺ کیا کہنا

عقیدہ ہے یہی میرا ، تیرے سرکارِ آدم تک
سبھی اجداد ہیں ایمان کے مینار کیا کہنا

فدا ہوں سو دل و جاں سے میں تیرے نجم قسمت پر
ہوا تو سب سے پہلا شاعر دربار کیا کہنا

تری ایمان داری ، پاسداری ، جانثاری کو
سلام شوق ہو اے طالب دیدار کیا کہنا

مری جانب سے اے نقوی مبارک ہو ، مبارک ہو
محبت سے بھرے ہیں تیرے سب اشعار کیا کہنا

صاحبزادہ سید محمد امین علی شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ

ذات محمد ﷺ پر قربان میں ہو جاؤں
تازیست رہا اِک ہی ارمانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

منقبت

رسولِ پاک ﷺ کے غمخوار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ
قرارِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

وہ پہلے نعت خواں اصحاب میں ہیں کملی والے کے
سراپا جذبۂ ایثار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

امیں بن کر امانت آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں لے لی
خدا کے فضل کے حقدار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

سدا اُن کو میسر تھا جمالِ سرور عالم ﷺ
نبی ﷺ کی دید سے سرشار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

گل باغ بنی ہاشم حصارِ رحمت عالم ﷺ
وفادارِ شہ ابرار ﷺ ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

وفا دیکھو یہ صائم کر دیا ایمان بھی قرباں
وفا کے نور کا مینار ہیں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

سراپا دین ، سراپا وفا ، ابوطالب رضی اللہ عنہ
رسول پاک کا مدحت سرا ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا کی پاک امانت سنبھالنے والا
حصارِ شاہ رسالت ﷺ بنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا کے نور کے جلووں کو لے کے دامن میں
خدا کا دین بچاتا رہا ابوطالب رضی اللہ عنہ

رسول پاک ﷺ کی رحمت نوازنے آئی
زبانِ عشق سے جب بھی کہا ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا نے اُس کو فراست بھی دی بصیرت بھی
عدل کی شان بڑھاتا رہا ابوطالب رضی اللہ عنہ

وہ شیخ وادیٔ بطحاء ، عرب کا مرد غیور
رئیس مکہ بڑوں سے بڑا ابوطالب رضی اللہ عنہ

ازل سے شان رسالت ﷺ کا وہ مصدق تھا
دلیل بلکہ رسالت کی تھا ابوطالب رضی اللہ عنہ

غلامی شاہِ دو عالم ﷺ کی روز و شب ایسی
ملی کسی کو نہ تیرے سوا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تمہاری صلب میں نورِ علی رضی اللہ عنہ فروزاں تھا
تمہیں تھے مہبط نور خدا ابوطالب رضی اللہ عنہ

طواف خانہ محبوب ﷺ ، رات بھر کرنا
عظیم تر ہے یہ پہرہ ترا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تمہیں شجر ہو ثمردار باغ ہاشم کے
تمہیں سے شجرہ عترت چلا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تمہاری شان کو عظمت کو ہو سلام مرا
قبول کرنا یہ ہدیہ مرا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تمہارے عزم نے ظلمت کو سرنگوں رکھا
تمہارے زور سے باطل مٹا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تمہاری گود میں ایماں کی جان پلتی رہی
تمہارے گھر سے ہی ایماں ملا ابوطالب رضی اللہ عنہ

مثال اس کی یقیناً محال ہے صائمؔ
ہوئے حضور ﷺ پہ جیسے فدا ابوطالب رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

حق نگر حق کے پرستار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں
عاشق سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

واقعہ یاد کرو شعب ابی طالب رضی اللہ عنہ کے
پھر کہو کس کے طرفدار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

طعنہ کفر کسے دیتے ہو لوگو سوچو
والد حیدر کرار رضی اللہ عنہ ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

اُن کی آغوش کی زینت ہیں علی رضی اللہ عنہ شیر خدا
یعنی اک مرکز انوار ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

ناصر دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم محسن محبوب خدا
ہاشمی قافلہ سالار ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

بات ایماں کی اگر ہے تو یہ فاضلؔ سن کو
میرے ایماں کا معیار ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں

سید فاضلؔ اشرفی میسوری
سلطان ٹیپو شہید کے شہر مبارک سے
میسور، کرناٹک، ھندوستان

منقبت

پاسدارِ وفا ابوطالب رضی اللہ عنہ ناصر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب رضی اللہ عنہ

اُن کی عظمت کا پوچھتے کیا ہو عم شاہ ھدی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب رضی اللہ عنہ

اپنا ایمان چھپائے رکھتے تھے گھر تھے ایمان کا ابوطالب رضی اللہ عنہ

نعت گو ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے رہبر و رہنما ابوطالب رضی اللہ عنہ

جان لیتے تھے نور عرفاں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ابوطالب رضی اللہ عنہ

آیا کس کے وہ قرب حصہ میں جو ہے تم کو ملا ابوطالب رضی اللہ عنہ

اہل دل کو دکھا دیا تو نے عشق کا راستہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے تجھ سے پیار کیا واہ ترا مرتبہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

خاص تسکین روح نے پائی جب بھی دل نے کہا ابوطالب رضی اللہ عنہ

گم تھے ساجدؔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں

عشق میں تھے فنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

منقبت

ثناء خوانِ حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ
نکاح خواں حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

سراسر اہل مکہ دشمن سرکار ﷺ تھے سبھی یارو
صرف اس وقت اُن کے ناصر وغم خوار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

دل و جاں سے وہ توحید و رسالت کے رہے قائل
خداوند دو عالم کے بڑے پرستار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

تھے اُن کی ذاتِ اقدس سے سراسیمہ سبھی کافر
وہ گویا شیرِ حق کی اک للکار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

جدائی تو گوارا ہی نہیں تھی لمحہ بھر ان کے
محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق سے سرشار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

سایہ کی طرح سفر و حضر میں آپ کو رکھا
معاون اور ناصر ، خدمت گار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

قصائد آپ کے اسلام پر ہیں شاہد و ناطق
صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

وہ تابش! تیری بخشش کا وسیلہ بن ہی جائینگے
سدا پڑھتے رہو جو نعتیہ اشعار تھے ابوطالب رضی اللہ عنہ

محمد منشا تابش قصوری

منقبت

عرب کے سید و ماوی ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ
ہیں اہلِ درد کے مولا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ
پسر ہیں جس قلندر کے عقیل و جعفر و حیدر
وہ ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

ہمیشہ باپ بن کے جس نے پالا شاہ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ ہیں رحمت کا اِک دریا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ
خدا کی رحمت و بخشش اُسے پھر گھیر لیتی ہے
پکارے دل سے جو بندہ ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

خدا نے خلد میں بخشی سیادت جن کے پوتوں کو
وہ ہیں میرے سخی آقا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ
بہو جن کی بتول رضی اللہ عنہا و مرضیۃ خاتون جنت ہیں
وہ ہیں حسنین رضی اللہ عنہما کے دادا، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

بلالؔ حق نوا روز قیامت بھی پکارے گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، علی مولا رضی اللہ عنہ، ابوطالب رضی اللہ عنہ ابوطالب رضی اللہ عنہ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

میرے آقا ﷺ میرے مولا ﷺ، اے حبیب کبریا ﷺ
میں ابوطالب کی سیرت لکھ کے لایا ہوں شہا

ہے بجا وہ ساری اُمت کو نہایت محترم
ہے نہاں بچپن میں جن کا آپ ﷺ پر لطف و کرم

آپ ﷺ کو محبوب رکھتے تھے پسر سے بڑھ کے جو
آپ ﷺ کا پہرہ دیا کرتے تھے اکثر آپ وہ

اُن کی سیرت اس لئے لکھی ہے میں نے یا نبی ﷺ
اِس کے صدقے حشر میں حاصل ہو رحمت آپ ﷺ کی

بس یہی اِک آرزو ہے بس یہی ارمان ہے
اِس کی اُجرت میں ملے مجھ کو شفاعت آپ ﷺ کی

نامۂ اعمال جب خالی ہو میرا یا نبی ﷺ
یہ کتاب آقا ﷺ دکھاؤں میں خدا کو اُس گھڑی

اس سے راضی ہو خدا اور آپ ﷺ بھی مسرور ہوں
سب مرے رنج و مصائب اُس گھڑی پھر دُور ہوں

دیکھ کر یہ حیدر رضی اللہ عنہ و حسنین رضی اللہ عنہما و زہراء رضی اللہ عنہا شاد ہوں
خلد میں اس پر بلاؔل اور افتخاؔر آباد ہوں

یہ دلائل کے حوالے سے ہے مثل ذوالفقار
اے بلاؔل آقا ﷺ سے اس کی داد پائیں افتخاؔر

بلال رشید اسلام آباد

منقبت

کوئی سمجھے گا کیا ابوطالب ؓ
آپ کا مرتبہ ابوطالب ؓ

آپ ؓ تھے شاہِ دوسرا کے لئے
رحمت کبریاء ابوطالب ؓ

تھے محافظ شہِ مدینہ ﷺ کے
مومن باصفا ابوطالب ؓ

تو ؓ ہے محبوب شاہِ بطحاء ﷺ کا
اے خدا کے ولی ، ابوطالب ؓ

آپ ؓ ہیں جد سبھی اماموں کے
مرحبا ، مرحبا ، ابوطالب ؓ

تیری اولاد کی ثناء گوئی
ہے مری زندگی ، ابوطالب ؓ

انتہائے وفا ہیں شاہِ نجف
ابتدائے وفا ، ابوطالب ؓ

قُرب سرکار ﷺ کا وسیلہ ہے
آپ ؓ کا تذکرہ ابوطالب ؓ

چین پاتا ہے دل بلالؔ مرا
جب بھی کہتا ہوں یا ابوطالب ؓ

کعبہ رہا ہے بلالؔ دل میرا
اب تو بس ہر گھڑی ابوطالب ؓ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

فدائے سید ہر دو سرا ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ
نثارِ خواجۂ گلگوں قبا ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

نگارِ روئے نسیم ثناء ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ
بہار گلشنِ مہر و وفاء ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

ہوئے ولائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا **ابوطالب** رضی اللہ عنہ
فنا میں پا گئے واللہ بقاء ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

سخن ورانِ زمانہ میں سب سے پہلے ہیں
شہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدحت سرا ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

ہوئے ہیں کوکب تابندہ چراغ الفت کے
وہ پاسبانِ حرم ماہِ لقاء ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

رہے گا حشر تک ضوفشاں میرے دل میں
تمہاری یاد کا روشن دیا ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

فقط عوام ہی کیا کتنے اہل علم رہے
تمہاری شان سے ناآشنا **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

حسنؔ تھے پیکر اخلاص اہل ایماں میں
پدرِ علی رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ، **ابوطالب** رضی اللہ عنہ

مولانا حسن دین ھاشمی

منقبت

والد مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ، ابوطالب رضی اللہ عنہ
عم خیر الوریٰ ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

رشکِ عزم وفاء ابوطالب رضی اللہ عنہ
مرحبا ، مرحبا ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

اخِ مرحوم رضی اللہ عنہ کے پسر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
ٹھہرے والد نما ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

مقصد و مدعائے أحمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
واقف و آشنا ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

تھا شہ دین صلی اللہ علیہ وسلم کو آسرا کس کا؟
آپ رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ کا ابوطالب رضی اللہ عنہ

اے خوشا آج ہیں مرے موصوف
واصف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

صاحبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق سے عروسؔ
نہیں ہر گز جدا ، ابوطالب رضی اللہ عنہ

عروس فاروقی، گجرات

منقبت

لے کر آغوش میں قرآن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے
نعت کے دے دیئے عنوان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

میں نہ کہہ پاتا کبھی نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عربی
دل میں پیدا کیے ارمان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

جانے کب سے یہ تمنا تھی میں اک نعت لکھوں
مرحلے کر دیئے آسان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

رب اکبر کی قسم نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر
مجھ کو بھیجا ہے قلمدان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

حکم خالق سے پئے حفظ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سر کیے سینکڑوں طوفان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

اپنے بچوں سے سدا بڑھ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہا
رب پہ یہ کر دیا احسان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

قلب احمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اترتے ہیں کلام یزداں
بے خطر یہ کیا اعلان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

مال و اسباب ہی کیا دین خدا کی خاطر
سارا کنبہ کیا قربان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

آپ بخشندۂ رحمت ہیں شہنشاہِ امم صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو بتلائی ہے یہ شان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

ارتضیٰ سن کے یہ اشعار کہا ہے تجھ کو
اپنے بچوں کا ثناء خوان ابوطالب رضی اللہ عنہ نے

باشکریہ

ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا

منقبت

وہ حقیقی مردِ مومن ، پیکر عزم و ثبات
جس نے ٹھوکر سے الٹ دی بولہب کی کائنات
ضامنِ عزم پیمبر ﷺ بن گئی جس کی حیات
جس کے بچوں کی وراثت تھے جہاں کے معجزات
جس نے رکھ لی آبرو انسانیت کے نام کی
جس نے لٹ کر پرورش کی ناتواں اسلام کی

جس کی آغوشِ محبت میں پلی پیغمبری ﷺ
جس نے بخشی آدمیت کو فلک تک برتری
دفن کر دی جس نے استبداد کی غارت گری
بت تراشی ، بت پرستی ، بت نوازی ، بت گری
جس نے بخشی تھی تجھے توقیر عرفاں یادکر
اے بنی آدم ! ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احساں یاد کر

شیخِ بطحا ، ناصرِ دیں ، سیدِ عالی نسب
بحر علم و فضل و شہر جود و معیارِ ادب
پا لیے جس نے رموزِ آدمیت بے طلب
جس کی ہیبت سے لرزتے تھے خد و خالِ عرب
وہ سخی جو اسخیا میں مثل اپنی آپ تھا
وہ بہادر جو شجاعت میں علی رضی اللہ عنہ کا باپ تھا

جس کے چہرے پر فروزاں تھی شجاعت کی شفق
جس کی آنکھوں میں رواں تھی آدمیت کی رمق
جس کی پیشانی تھی تاریخِ صداقت کا ورق
وہ ابوطالب رضی اللہ عنہ جسے مطلوب تھا عرفانِ حق
جس نے سینے سے لگایا حادثوں کو جھوم کر
چھا گیا جو زندگی پر موت کا منہ چوم کر

وہ نگہدارِ محمد ﷺ ، وہ نگہبانِ حرم
وہ جھلتے ریگزاروں کے لیے ابرِ کرم
وہ عرب زادوں کے لہجے میں انیسِ محترم
وہ شبستانِ رسالت ﷺ میں چراغاں کا بھرم
آیہء تطہیر ہے جس کے گھرانے کے لیے
جس کی نسلیں کٹ گئیں حق کو بچانے کے لیے

جس کے سنگِ در پہ جھکتی ہو زمانے کی جبیں
جس کا پیکر ہو پیمبر ﷺ کی صداقت کا امیں
جس کی قربت میں سکوں پائے امام المرسلیں ﷺ
وہ بھٹک جائے رہِ حق سے؟ نہیں، ممکن نہیں
اُس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
اُس کی جاں کو محورِ ایمان کہنا چاہیے

جس نے ہر مشکل میں کی ہو وارثِ دیں کی مدد
جس کی گردِ پا کو چومے فاطمہ بنتِ اسد
جو علی سے مہدیِ دیں تک امامت کی ہو جد
جس کے بیٹے کو ملی ہو کلِ ایماں کی سند
کون کہتا ہے کہ اُس کے دِل میں جذب دِل نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومنِ کامل نہ تھا

جس کی پیشانی کا بل ، موجِ غرورِ کردگار
جس کے ابرو کی کماں ہو گردشِ لیل و نہار
وہ ید اللہ کا پدر ، وہ مصطفیٰ ﷺ کا افتخار
جس کو دھرتی پر ملا ہو مفلسی میں اقتدار
جس کے پوتے کا زمیں پر مقتدی عیسیٰ بنے
کیا کہوں محشر میں اُس کا مرتبہ کیا کیا بنے

غلام عباس محسنؔ نقوی

کتابیات

مجلات وجرائد، سوشل میڈیا کی بے شمار ویب سائیٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا جس کے لئے بندہ ان کتب کے مصنفین کے لئے دُعاگو ہے۔

	نام کتاب	نام مصنف
-1	سبل السلام فی حکم آباء سید الانام ﷺ	الشیخ محمد أمین الحنفی
-2	أسنی المطالب فی نجاه ابی طالب رضی اللہ عنہ	احمد زینی دحلان المکی
-3	وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ	علامه نور الدین السمهودی
-4	النبی محمد ﷺ ،بحیرا الراهب وورقة بن نوفل	باحث مغربی حفیظ سلیمانی
-5	أسنی المطالب فی نجات ابی طالب رضی اللہ عنہ	اُردو ترجمہ حضرت علامہ صائم چشتی
-6	خزینہ درود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری
-7	دیار حبیب ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
-8	فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
-9	قول الجلی فی نجات عم النبی ﷺ ابی العلی رضی اللہ عنہ	قاضی محمد برخوردار ملتانی
-10	بارہ امام	اُحمد حسن قادری
-11	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما	افتخار احمد حافظ قادری
-12	شاہ حبشہ حضرت اَصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری
-13	ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ (جلد اول، جلد دوم)	حضرت علامہ صائم چشتی
-14	شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ	علامہ قاری ظہور احمد فیضی
-15	حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ	کرنل (ر) محمد انور مدنی
-16	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	محمد منشا تابش قصوری
-17	تحقیق ایمان ابوطالب (رسالہ)	حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی

اختتامِ کتاب

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال مبارکہ پر کتاب ہذا کا اختتام اپنے اس ازلی و پختہ عقیدے پر کر رہا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و عظیم چچا محترم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نہ صرف مومن مسلم ہیں بلکہ **سیدُ المؤمنین و سیدُ المسلمین** ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین صحابی ہیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ تو جماعتِ صحابہ کرام کے قافلے کے سالارِ اعظم ہیں یعنی **قافلہ سالارِ اعظم صحابہ کرام** رضی اللہ عنہم

دُعا ھے

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، زندگی کا اختتام بھی اسی عقیدہ پر ہو اور پھر روزِ محشر بھی اسی عقیدہ کے ساتھ اٹھایا جاؤں

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اے ابوطالب علی کے بابا جان
چاہتے تیری رضی اللہ عنہ رضا ہیں افتخار

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

قابل تحسین ہے لاریب وہ اس کے لئے
افتخار احمد نے ذوق وشوق سے کوشش جو کی

کتاب
سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ
(احوال، آثار، مناقب)
پر
منثور و منظوم
پیغامات وتاثرات

اِن کی ہر تحریر سے ظاہر ہوا
عشق حیدر میں فنا ہیں افتخار

بسم الله الرحمن الرحيم

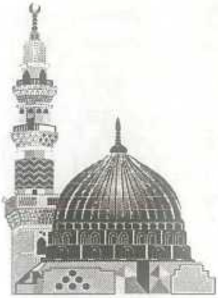

رسالة من المدينة المنورة

الحمد لله رب العالمين القائل في محكم التنزيل مادحاً لقدر رسوله الكريم ﷺ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين والصلاة والسلام على سيدنا و مولانا محمد خاتم النبيين وامام الدعاة والهداة والمصلحين والمبعوث رحمة للعالمين القائل انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ، صلوات الله وسلامه وبركاته عليه وعلى اله واصحابه الهادين المهتدين وعلى عمه سيدنا ابو طالب عليه السلام والرضا التام من الله .

وبعد فان كتاب مناقب سيدنا ابو طالب رضى الله عنه من اجل المفاخر واشرفها فسيدنا ابو طالب هو من كفل الحبيب المصطفى ﷺ بعد وفاة جده عبدالمطلب فقام بكفالته بعزم قوي وهمة وحمية وقدمه على النفس والبنين

وربـاه وسـافـر مـعـه الـى الشـام فهـنياء لسيدنا ابوطالب بهذا الشـرف الـعـظيم رضي الله عنه احسـن الـرضـا وجـزاه عنـا وعن امة الحبيب صلى الله عليه وسلم خير الجزاء .

ثـم الشـكـر والثـنـاء عـلى من قام بجمع هذا الكتاب وطبـاعتـه ونشـره فـجـزاهم الله الخير الجزيل ورزقهم رضاه ورضا الحبيب صلى الله عليه وسلم وشفاعته ومحبته في الدارين .

امين والحمد لله رب العالمين.

وصـلـى الـله وسلم و بارک على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

اخوكم السيد تيسير الحسني

المدينة المنوره

5 جمادى الاول1439 ھ

23 جنورى 2018 ء

الى: السيد افتخار احمد حافظ القادرى

اسلام آباد ، الباكستان

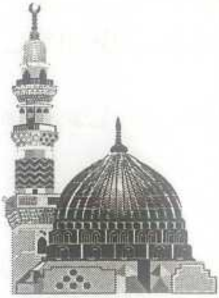

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب ہذا پر مدینہ منورہ سے پیغام

(اُردو ترجمہ)

ابتداء رحمٰن ورحیم کے نام سے اور حمد وثناء بھی اُس رب العالمین کیلئے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب کریم ﷺ کی قدر ومنزلت اور مدح سرائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب ﷺ! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، پھر ہدیہ درود وسلام اپنے آقا ومولیٰ خاتم النبیین حضور پُر نور ﷺ پر جن کو دعوت ہدایت اور اصلاح کا امام بنا کر مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر جو راہ ہدایت کے روشن ستارے تھے، اسی طرح آپ ﷺ کے چچا مبارک سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پر درود وسلام اور برکات کے نذرانے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مکمل رضا کا حصول۔

مناقب سیدنا ابو طالب پر مشتمل کتاب کا منظر عام پر آنا عزت وشرف ہے کیونکہ ہمارے سردار سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سیدنا عبد المطلب کی وفات کے بعد حبیب کریم ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی اور پھر خود اور اپنے اہل واعیال کے ہمراہ اس ذمہ داری کو نہایت قوت وعزم اور ہمت سے پایہ تکمیل تک

پہنچایا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ شام مبارک کا سفر اختیار کیا اور اس سفر عظیم پر سیدنا ابو طالب کو مبارک ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سے راضی ہو اور بہتر رضا۔ اُن کو ہماری اور حبیب کریم ﷺ کی امت کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو۔

شکر و ستائش اُن کے لئے جو کتاب ہذا کو شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور حبیب کریم ﷺ کی رضا اور اُن کی شفاعت دونوں جہانوں میں نصیب فرمائے تاکہ وہ ایسی مبارک خدمات ہمیشہ سرانجام دیتے رہے۔ آمین۔

اختتام بھی رب کریم کی حمد وثناء اور درود وسلام اور برکت ہماری نبی کریم ﷺ پر آپ کی آل پر اور اصحاب پر۔

آپ کا بھائی

السید تیسیر الحسنی (المدینۃ المنورہ)

5 جمادی الاول 1439ھ

23 جنوری 2018ء

جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب

اسلام آباد، پاکستان

مركز الجيلانى للبحوث والدراسات . اسطنبول . تركيا
Algeyanai Center Of Scientific Research
00902125117340-00905334866610

Ref ______ Date 23-01-2018

رساله من ارض الصحابى الجليل
سيدنا ايوب انصارى رضی اللہ عنہ
اسطنبول ، تركيا.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بنعمته تتم الصالحات

وافضل الصلاة واتم التسليم على الكامل المكمل اكمل الانبياء والرسل سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين وبعد. بعد اطلاعي على ملخص كتاب الشيخ افتخار احمد حافظ قادرى حفظه الله تحت عنوان سيدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ وهو كتاب يتحدث عن احوال وآثار و مناقب سيدنا ابو طالب فانه لا يسعنى الا ان ابارک هذا العمل الجليل وارجو الله لكاتبه التوفيق والثبات على الحق.

والله هدى من يشاء الى صراط مستقيم

أ.د. محمد فاضل جيلانى
مركز الجيلانى للبحوث والدراسات . اسطنبول . تركيا

٢٣ / ١ / ٢٠١٨ء

مرکز الجیلانی للبحوث والدراسات . اسطنبول . ترکیا

Algeyanai Center Of Scientific Research

00902125117340-00905334866610

Ref ______ Date 23-01-2018

کتاب ہذا پر میزبان رسول ﷺ
سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے شہر مبارک
استنبول، ترکی سے پیغام

(اُردو ترجمہ)

ابتداء رحمٰن ورحیم کے نام سے

حمد وثناء اس ذات باری کی جس کی نعمتوں سے نیکیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔
اُس کے بعد اس ذات کامل ومکمل جو خاتم الانبیاء والمرسلین آقا دوعالم ﷺ ہیں، اُن کی جمیع آل اور اصحاب پر بہترین درود اور کامل سلام ہو۔

میں نے شیخ افتخار احمد حافظ قادری حفظہ اللہ کی کتاب جس کا نام سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ہے، کی تلخیص کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال، آثار اور مناقب پر مشتمل مواد سے تیار کی گئی ہے میں انہیں اس عظیم کام کو سرانجام دینے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

کتاب کے منصف کے لئے بارگاہ رب العزت میں مزید توفیق اور حق پر ثابت قدمی کے لئے دُعا گو ہوں۔

وہی اللہ ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرمادے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد فاضل الجیلانی

23 جنوری 2018ء

رسالة من ارض
حضرة العلامة القاضی یوسف اسماعیل النهانی رضی اللہ عنہ
مدینه طرابلس ، لبنان

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علی سیدنا و حبیبنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین .... اما بعد

فقد اسعدنی الاخ الحبیب الفاضل الدکتور افتخار احمد القادری عندما اخطرنی انه قد انجز عملا فیه من آثار محبته للحبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم القدر الکبیر.... اذ انبری یجمع ویدون مافیه اثبات ایمان عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدی ابو طالب بن عبدالمطلب ... مفرغا لذلک کتابا من ثمانیة ابواب کلها فیه الانوار مافیه ... وقد شرفنی بطلب ترصیع تقریظ لکتابه المعنون... سیدناابو طالب رضی اللہ عنہ ... احوال . آثار و مناقب...

اما سیدی ابوطالب رضی اللہ عنہ فقد ورد فی الروایات ان اسمه عبدالمناف بن عبدالمطلب بن عبدالمناف بن حکیم بن مرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فهر بن مالک بن النضر بن کنانة بن خزیمة بن مدرکة بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.... رضی الله عنهم اجمعین اذ أن کل آباء الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم کانوا علی الحنیفیة السمحاء.... شریعة ابیهم اسماعیل بن ابراهیم علیهم الصلاة والسلام .. وهو صلی اللہ علیہ وسلم القائل ... لم ازل اتقلب فی اصلاب الطاهرین... ومولاه تعالی قال له... وتقلبک فی الصالحین...

وان کثر الکلام فی سیدی ابی طالب رضی اللہ عنہ ... الا ان ماجاء فی الکثیر من الروایات یثبت معرفته بحقیقة نبوة الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم حتی قبل البعثة ... منها

وصية ابيه له رضى الله عنهما بالحفيد ﷺ ... وقصة سيدى عبدالمطلب مشهورة مع سيف بن ذى يزن رضى الله عنهما واخباره عن النبى ﷺ لذا كانت له رعاية خاصة ... تم ايضا ما شهده من اخبار الراهب بحيرة له عن نبوة محمد ﷺ خلال الرحلة التجارية المعروفة التى اصطحب فيها سيدى ابوطالب رضي الله عنه الحبيب ﷺ أما ما يستدل به البعض ان الحبيب ﷺ لم يصل عليه صلاة الجنازة حين انتقاله فيكفى الاشارة ان صلاة الجنازة فرضت بعد الهجرة ووفاته رضي الله عنه كانت قبلها...

طبعا لست بصدر الاستفاضة فى الكلام ... فقد ورد الكثير من تلك الادلة والا خبار فى الكتاب الذى تفرغ لجمع ابوابه وتنسيقها المحب الحبيب د.افتخار .... له فى ذلك عظيم الاجر وواسع التقدير ... سائلين المولى عزوجل ان يجعل ذلك فى ميزان حسناته وان يفيض عليه من اسرار وانوار هذا الحب والا خلاص فيرى اثره فى قلبه وروحه وجوارحه... انه تعالى سميع قريب مجيب الدعاء...

ولست اخفى ماحركه فى من لواعج الحب للمصطفى ﷺ ولآل بيته.. متمنيا عليه ان يتم الجهد فيترجم هذا العمل المبارك الى اللغة الاردوية ليعم النفع به ....

والسلام عليكم ورحمة الله و بركاته

دكتور نبيل شندر الحسينى الحسنى

باحث و كاتب فى الفكر الاسلامى

مستشار تطوير برامج و مهارات

طرابلس . الجمهوريه اللبنانية

٢٠١٨/١/٢٤

عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ قاضی یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ کے وطن (لبنان) سے کتاب ہذا پر ستائشی کلمات

ابتداء رحمان ورحیم کے نام سے

حمد وثناء اُس ذات باری تعالیٰ کی اور ھدیہ درود وسلام ہمارے آقا و مولا حبیب کبریا و محمد ﷺ اور اُن کی جملہ آل واصحاب پر

میری خوشی اور سعادت مندی کی انتہا نہ رہی جب مجھے میرے حبیب محترم عزت مآب جناب ڈاکٹر افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے مطلع فرمایا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی آل مبارکہ پر ایک عظیم کام سرانجام دے رہے ہیں جس میں خصوصیت کے ساتھ سردار قریش سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے اسلام وایمان بارے معلومات جمع کر دی ہیں۔ یہ منور وروشن کتاب 8 ابواب پر مشتمل ہے اور مجھے جناب نے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اس کتاب پر کچھ تحریر کروں۔ کتاب مبارکہ کا نام "سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ" ہے جو اُن کے احوال آثار اور مناقب پر مشتمل ہے۔

سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب آپ کے والد گرامی حضرت عبدالمناف سے سیدنا حضرت عدنان تک پہنچا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کے سارے آباؤ اجداد دین حنیفیہ اور شریعت ابراہیمی پر عمل پیرا تھے۔ حضور پُرنور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں پاک اصلاب میں منتقل ہوتا رہا۔

کتب تاریخ میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے شمار کلام موجود ہے کثرت سے جو روایات ملتی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی بعثت مبارکہ سے بھی طویل عرصہ قبل حضور

پُرنور ﷺ کی نبوت کی حقیقی معرفت حاصل تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کی اپنے پوتے بارے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو وصیت اور سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سیف بن ذی یزن کا مشہور واقعہ جس میں اُس نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے متعلق بشارت دی تھی۔ شام کے تجارتی قافلہ اور بحیرا راہب کی ملاقات جس میں اُس نے بھی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بشارت دی تھی۔

بعض حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ حضور پُرنور ﷺ نے سرکارِ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی تو اُن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع ہی نہ تھی۔

میرے محبّ وحبیب جناب ڈاکٹر افتخار احمد حافظ قادری نے کتاب میں بے شمار دلائل اور مستند روایات اکٹھی کر کے اُن کو ابواب کے تحت تقسیم کر دیا ہے جس کا انہیں وسیع اجر اور اعزاز عظیم حاصل ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ ان کی اس کوشش کو وہ اُن کے نیکیوں کے میزان میں شمار کر دے اور اس کے فیوض و برکات کے انوار اُن کے دل و دماغ کو مزید روشن اور مستنیر فرمائیں۔ بے شک وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

آپ کو ایسا کرنے کی شدید خواہش تھی کہ مصطفیٰ کریم اور اُن کی اہل بیت سے محبت کے مستند دلائل کو اُردو زبان میں منتقل کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان معلومات سے استفادہ حاصل کریں۔ اس مناسبت سے چند اشعار پیش ہیں (یہ اشعار باب ہشتم مناقب میں موجود ہیں)

ڈاکٹر نبیل شندا الحسینی الحسنی

ادیب محقق، شاعر (شہر طرابلس، لبنان)

24 جنوری 2018ء

广州市伊斯兰教协会

GUANG ZHOU ISLAMIC ASSOCIATION

先贤清真寺

S'habi Mosque

روضۃ ابی وقاص

ADD: BESIDE LANPU PARK/BESIDE THE DOOR
NO.6 OF CHINE SE FAIR, TEL: 020-86692743

عظیم صحابی رسول ﷺ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے شہر مبارک گوانجو، چائنا سے کتاب ہذا پر تاثرات

خاندان رسول ﷺ سے وفا نبھانا

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے جب کسی تحریر و تقریر میں پڑھنے سننے کو یہ ملتا ہے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ مسلمان نہ تھے ایسا کہنے اور لکھنے والے بدعقیدہ و اہل فساد سے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات عطا فرمائے، اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ، اہل ولایت، جماعت صوفیا صاحبان فضل و کمال سیدنا ابو طالب کے ایمان پر کامل یقین رکھتے تھے جس کا ثبوت ان قدسی صفات کی بیشمار گراں قدر تصانیف ہیں۔ ماضی قریب میں اس کی مثال علامہ امام زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان شاء اللہ آنے والی صدیاں حضرت ابو طالب کی ہیں کتاب ہذا مختلف مضامین و مناقب اور فضائل سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پر لکھی گئی ہے جس کے مصنف علامہ افتخار احمد حافظ قادری صاحب زید مجدہ ہیں آپ کا شمار نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے مختلف موضوعات پر پچاس سے زائد کتب آپ کے تبحر علمی اور ذوق شوق کا نمونہ ہیں، دربار عالیہ گیلانیہ سدرہ شریف کے سجادہ نشین پیر سید محمد انور گیلانی القادری حفظہ اللہ کے وسیلہ و ذریعہ سے میرا تعارف و ملاقات کا سلسلہ مصنف کتاب سے شروع ہوا۔

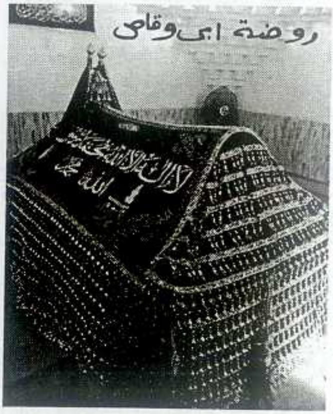

ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ پر یہ کتاب ایک معرکہ ہے جس پر میں قبلہ کو خراج تحسین وصد ہا مبارکباد و تہنیت پیش کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ وسیدہ بتول رضی اللہ عنہا اور مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہوسکتا اور مجھے یقین کامل ہے کہ مصنف کتاب سے سرکار ﷺ اور اہل بیت راضی ہیں اور جن پر یہ حضرات راضی ہیں ان پر اللہ کے انوار وتجلیات کا نزول رہتا ہے یہی اس دور میں وفا ہے جو خاندان رسول ﷺ سے نبھانا ہم پر فرض ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ امت مسلمہ کو اسی راہ ہدایت پر گامزن رکھے جو ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ کی قائل ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دارین میں سرکار ﷺ کی قربت خاص میں رکھے۔ آمین۔

افتخار احمد نے علمی کام جو اب تک کیا
خوبصورت، کیف آور، ذوق افزاء ہے بڑا

علامہ قاری محمد شاہد رشید قادری چشتی نقشبندی
خادم و منتظم اعلیٰ دربار عالیہ صحابی رسول ﷺ
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ گوانجو، چائنا

24 جنوری 2018ء

کتاب ہذا پر کچھوچھہ شریف، ہند سے تاثرات

عم رسول ﷺ، حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مومن نہ ہونے پر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ کچھ نہیں آیا ہے، احادیث اس بارے میں مختلف ہیں، بخاری ومسلم کی بعض حدیثوں کی دلالت ان کے عدم ایمان پر ہے جب کہ ابن اسحاق اور دلائل النبوہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ایمان ثابت ہوتا ہے۔ احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے اہل علم حضرات نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے، جمہور علماء نے احادیث بخاری ومسلم کی وجہ سے عدم ایمان کا قول کیا ہے جب کہ بعض علماء خاص طور پر صوفیائے کرام بخاری ومسلم کی روایات کے بالمقابل دوسری احادیث کی وجہ سے انہیں مومن ونجات یافتہ مانتے ہیں۔

جن علماء نے ایمان ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ثابت کیا ہے، انہوں نے احادیث و روایات سے قطع نظر اس بات کو بھی بنیاد بنایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بے لوث عقیدت ومحبت، آپ سے والہانہ عشق و وارفتگی کا انداز، حضور ﷺ کی نصرت واعانت اور حفاظت و مدافعت میں ان کی خدمات وقربانیاں اور مدح مصطفیٰ ﷺ میں ان کے ادب احترام اور محبت بھرے اشعار، اس قسم کے تمام آثار و احوال اور شواہد وقرآئن بلا کسی تردد اور شک وشبہ کے حضرت سیدنا ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ایمان پر دلالت کرتے ہیں۔

اس مقام پر مشہور محدث وناقد ابن صلاح کی وہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ اگر محدثین کسی حدیث کو صحیح قرار دیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ فی الواقع سو فیصد درست ہو، اور اگر کسی حدیث کے بارے میں یہ فیصلہ کردیں کہ صحیح نہیں ہے تو اس

کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ وہ سو فیصد بالکل غلط ہو۔ ابن صلاح کی یہ رائے ہر صاحب فکر و نظر کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہو اور قرآن و آثار اس کے خلاف جا رہے ہوں تو ایسی صورت میں ان سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی اور ان آثار و قرآن کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور پھر چلیے مان لیا جائے کہ ایمان سیدنا ابو طالب پر ساری روایتیں ضعیف اور نا قابل حجت ہیں لیکن فقہا کے بقول جس طرح کمزور روایت کے ذریعہ ایک مومن کا ایمان بچایا جا سکتا ہے، اسی طرح اس مقام کا تقاضا یہ ہے کہ ایمان ابی طالب پر گو ساری روایتیں کمزور و ضعیف ہیں مگر ان کی بنا پر ایمان ابی طالب ثابت کیا جا سکتا ہے!!

ایمان ابی طالب رضی اللہ عنہ پر زیر نظر کتاب پاکستان کے ایک معروف قلم کار سفیر محبت و روحانیت، سیاح عصر افتخار احمد حافظ قادری کی جانب سے ایک عمدہ اضافہ اور محققانہ و عاشقانہ کاوش ہے، موصوف گرامی پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں، درود و سلام پر انسائیکلو پیڈیا ان کا زبردست کارنامہ ہے، اُن کے سفرنامے آج کے عہد میں بڑی معنویت اور اہمیت کے حامل ہیں، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ موصوف کی جملہ مساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور ان کی کتاب ہذا کو دائمی قبولیت کا شرف بخشے اور خدمت دین کی مزید سعادتوں سے ہمکنار کرے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ، ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی

ابوالحسن سید محمد اشرف اشرفی جیلانی غفرلہ

25 جنوری 2018ء

متحدہ ہندوستان کے آخری مردِ مجاہد، شیر میسور سلطان فتح علی خان شہاب
یعنی ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شہر سے کتاب ہذا پر تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے بیشمار خلاق کائنات کی اور درود ہے لامحدود سرکار ابدقرار علیہ السلام پر

عم رسول اللہ والد مولائے کائنات حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اپنی ازلی عقیدت کا اظہار راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے عاشق اہل بیت حضرت مولانا افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے اپنی 51 ویں کتابی کاوش بنام ''سیدنا ابو طالب'' میں نہایت سنجیدگی اور شائستگی کے ساتھ کیا ہے اور سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی سیرت کے روشن ابواب پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ کی جو خدمت ونصرت سیدنا ابو طالب نے کی اس کی مثل ونظیر نہیں ملتی۔ آپ کے فضائل وشمائل وخصائل کو جمع کر کے صاحب کتاب نے اپنی پختگی ایمان کا خوب مظاہرہ فرمایا ہے۔ محترم مصنف نے ایمان ابو طالب کے حوالے سے اپنا نظریہ اور اس کی بابت کچھ وضاحتیں بھی پیش کر کے حسن کتاب میں اضافہ کیا ہے۔ ایسے دور جہاں ہر دوسرے تیسرے شخص کو دھڑلے سے کافر کہہ دیا جاتا ہے وہاں اس طرح کی محبت بھری کاوش پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ایک خوش آئند پہلو ہے جس سے تعمیر معاشرہ اور فروغ محبت کا کام بحسن وخوبی کیا جا سکتا ہے۔ منجملہ کتاب کا ہر ہر ورق ان کی محبت اہل بیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آسان لہجے اور عقیدت کی آمیزش نے کتاب کے لفظ ومعنی کو آفاقی کر دیا ہے۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آپ کے علم وعمل وعمر میں برکت فرمائے۔ حیدرِ کرار کے بابا کے صدقے انشراح صدر نصیب فرمائے اور آپ کی خامہ فرسائیوں کو راہ عروج پر گامزن رکھے۔ آمین۔

فقیر در زہراء سلام اللہ علیہا

سید فاضل اشرفی میسوری (کرناٹک الہند)

25 جنوری 2018ء

Khawaja Muhammad Shareef

Khawaja and Khawaja Law Associates

1-Turner Road Opp High Court Lahore, Pakistan.

Great Service

Dear brother

Iftakhar Ahmad Qadri Sahib

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I felt a lot of pleasure to learn that you are writing a book on Hazrat Abu Talib ﵁ who was real uncle of Nabi Pak ﷺ, as far as I am concerned I only know this that Hazrat Abu Talib ﵁ was uncle of Nabi Pak ﷺ after the death of Hazrat Abdul Mutlib ﵁, Hazrat Abu Talib ﵁ brought up Nabi Pak ﷺ. Then the history tells us that Hazoor Pak ﷺ remained in protection of Hazrat Abu Talib ﵁ against Qureesh E Makkah.

In my opinion that it will be a great service to Muslim Nation as you are writing on Hazrat Abu Talib ﵁, because the Muslim would come to know about his life and his love and affection for Nabi Pak ﷺ.

It will be a great service not only to Hazrat Abu Talib ﵁ but to the Muslims of the world.

Khawaja Muhammad Shareef

25-1-2018

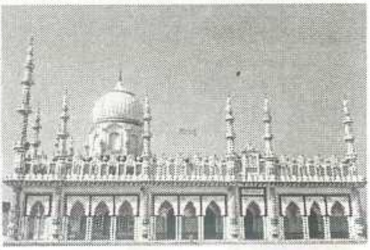

آستانہ عالیہ

گیلانیہ قادریہ

سدرہ شریف

ڈیرہ اسماعیل خان KPK

مبارکباد

برادرم عزیز القدر افتخار احمد حافظ قادری خود اپنی ذات میں انجمن ہیں برادرم سے ہمارا تعلق دہائیوں پر محیط ہے، موصوف درگاہ عالیہ غوثیہ گیلانیہ کے نمائندہ افراد میں یگانہ وممتاز مقام کے حامل ہیں، خانقاہ شریف کے کتابخانہ وتبرکات محل کی تزئین و آرائش آپ کی مشاورت سے تکمیل کو پہنچی، جناب کا اہل بیت و اولیاء امت کے مزارات پر حاضری کا ذوق وشوق قابل دید وستائش ہے آپ نے بیشمار بیرون و اندرون ملک روحانی اسفار کیے، جس کے نتیجے میں متعدد سفرنامے اور بیسیوں کتب زیارت مقدسہ آپ کے قلم سے وجود میں آئیں جنہیں ارباب علم کے ہاں خوب پذیرائی ملی۔

میرے جد امجد سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مزار پر بارہا مرتبہ حاضری کا شرف جناب کو حاصل ہے، کئی اسفار میں ہم ایک دوسرے کی معیت میں ساتھ رہے ہیں آپ کو خصوصیت سے شیخ اکبر محی الدین ابن العربی، مولانا جلال الدین رومی اور سیدنا ابوالحسن الخرقانی رضی اللہ عنہم سے خاص قلبی وروحی نسبت سے تعلق حاصل ہے علاوہ ازیں درود شریف کی خدمت آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی سعادتوں خوبیوں اور کمالات ظاہری و باطنی سے نوازا ہے۔ جس میں نمایاں ترین سعادت یہ ہے کہ آپ کے قلب وروح میں عشق

رسول ﷺ، محبت ابوین کریمین مصطفیٰ ﷺ ومودت اہل بیت اطہار بالخصوص محبت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ازل سے سمائی ہے، جس کا منہ بولتا ثبوت یہ کتاب ہے۔ یہ مبارک کتاب اس دور فتن میں کار خیر وبرکت اور سعادت عظمیٰ ہے جو موصوف کے حق میں آئی یقیناً یہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تصرف ہے۔

سادات کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے والد کافل و ناصر رسول اللہ ﷺ، سید بطحاء رئیس مکہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدماتِ اسلام کا زمانہ معترف ہے۔ حال ہی میں دربار سدرہ شریف سے شائع ہونے والی کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ میرے اذن وایماء پر علامہ محمد منشاء تابش قصوری نے تحریر فرمائی اور آج میں آپ کو اس کتاب کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب فرمائے مزید یہ کہ اہل علم و دانش سے گزارش ہے کہ اس روش کو اپنائیں یہ طرز عمل لائق تقلید ہے جو میرے بھائی نے اپنایا ہے اللہ تعالیٰ برادر عزیز کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے آمین۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حلاوت ایمان سے محروم ہے وہ شخص جو اپنی زبان کو سرکار ﷺ کے عظیم وکریم، شفیق ومہربان چچا پر دراز کرتا ہے، میں اہل ایمان و ایقان کو گزارش کرتا ہوں کہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بے ادبی اور آپ کے متعلق نازیبا کلمات سے اجتناب کریں اور رسول کریم ﷺ کو ایذا رسانی جیسے گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہوں۔

28 جنوری 2018ء

نقیب الاشراف سید محمد انور گیلانی قادری رزاقی حموی

سجادہ نشین دربار عالیہ سدرہ شریف، پشاور، لاہور، بھکر، نتھیا گلی (پاکستان)

الزاویۃ العثمانیۃ للصلوات والتسلیمات
شہر اقبال ۔ سیالکوٹ

صحیفۂ عشق

سیرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا جائے تو ہم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ونمایاں ہوگی کہ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ حقیقی معنی میں طالب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، مدد ونصرت، حمایت وکفالت، محافظت ومدافعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ آخری دم تک پورے وجود مسعود سے سرانجام دیا یہ کمال عشق ہی تھا کہ تمام عمر دشمنان اسلام وبدخواہان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے برسرِ پیکار رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جرات وبہادری کے ساتھ ساتھ ''نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز'' سے نوازا تھا۔ آپ قلب سلیم ونفس کاملہ کے حامل تھے علاوہ ازیں بیشمار شمائل وخصائل وفضائل سے آراستہ شخصیت کی مقدس ومطہر آغوش میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کا انتظام و انتخاب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا، آپ ایمان کے اس ارفع واعلیٰ درجے پر فائز تھے جس کا ادراک ہر ایک کے لئے ممکن نہیں، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ زندہ رہے اور اس دولت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ لازوال دولت عشق ازل سے حاصل تھی کتاب ہذا میں آپ اسی اجمال کی تفصیلی ملاحظہ فرمائیں گے کتاب کے مصنف عاشق سیدنا ابو طالب، افتخار عالم حضرت قبلہ افتخار احمد حافظ القادری حفظہ اللہ محتاج تعارف نہیں، اس سے قبل آپ کی پچاس کتب مختلف موضوعات پر شائع ہوئیں جنہیں اہل علم کے ہاں حد درجہ پذیرائی ملی۔

یقیناً یہ ایک بڑا اعزاز ہے انہیں کتب میں سے ایک بابرکت ومقبول کتاب

''فضیلت اہل بیت نبوی'' بھی ہے جو عظیم محدث و مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ نور الدین السمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب بزبان عربی ''جواھر العقدین'' سے منتخب احادیث نبویہ کا اُردو ترجمہ ہے اس محبوب عمل پر بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازشات دم بدم قبلہ کے شامل حال رہیں اور اسی محبوب عمل کی وجہ سے مدینہ منورہ میں خصوصی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جو مخدومہ کونین سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی شفقت و محبت اور فیضان خاص تھا۔ حضرت افتخار عالم قادری کی 51 ویں کتاب ''صحیفہ عشق'' ہے جس پر انہیں اہل بیت کی طرف سے خاص توجہات سے نوازا گیا ہم نے درج بالا چند باتیں بطور تحدیث نعمت بیان کی ہیں جو ذوق و شوق میں اضافہ اور ایمان کی تقویت کا باعث ہوں گے ان شاء اللہ۔

اس نے ذوق شوق سے طارقؔ کیا آراستہ
وہ گلستان جو قیامت تک رہے گا پُر بہار

یہ کتاب مبارک مختصر مگر جامع مدلل و آسان فہم عبارت سے مزین ہے تاکہ عوام و خواص یکساں مستفید ہو سکیں، حضرت افتخار عالم مبارک باد کے مستحق ہیں کہ سیدی و حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب و عظیم چچا جان کے ایمان و ایقان و ادب کے فروغ میں آپ کے قلم حقیقت رقم سے یہ کتاب ظہور میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی یہ کوشش قبول فرما کر کتاب کو مقبولیت عامہ اور دوام بخشے۔

اجر اِس خدمت کا وہ پائے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے
دائمی اُس کے لیے میری زباں پر ہے دُعا

این دعا از من و جملہ جہان آمین باد

محب سیدی ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان عثمان ہارونی القادری السدروی، سیالکوٹ

ڈاکٹر سید علی عباس شاہ

مئوسس دارُالتَّحقِیق وَالاِرْشاد کندھانوالہ شریف ضلع منڈی بہاءالدین

پیروانِ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ...... بے کسوں کے فریادرس ...... اندھیروں کی روشنی...... رحمت کی زوردار بارش....
آپ رضی اللہ عنہ کے جانے سے ہمت والوں کی کمر شکستہ ہوگئی۔ نعمتوں کے پروردگار نے آپ پر صلوٰۃ وسلام کی بارش کی۔ [خلیفہ رسول علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ]

دسمبر ۲۰۱۶ء جَنَّۃُ الْمَعْلَاۃ مکہ مکرمہ میں اجدادِ نبی اللہ وام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضری کے بعد واپس آرہا تھا کہ تین احباب نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی قبر اطہر کے بارے میں پوچھا۔ انہیں زیارت کی غرض سے لے کر گیا تو ساتھ ہی سیدنا زید اُلْقُصيّ ، سیدنا عبدالمطلب اور سیدنا ابوطالب کی آرام گاہ سے بھی متوجہ کیا۔ حیرت ہوئی کہ تعظیم کے آثار نہ دیکھے۔ سلام کو ہاتھ اٹھے نہ دعا کی۔ کچھ دیر بعد ان کی آپس کی گفتگو سے منکشف ہوا کہ وہ ایمان ابوطالب کے قائل نہ تھے۔ ان کے افکار اور ان کا ایمان یقیناً ان کی ذات تک ہے لیکن بارگاہِ نقیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر بے سروپا عقائد اور بے بنیاد نظریات کی تردید میں فکرِ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے انہیں آگاہ کیا؛ أبَا طَالِبٍ عِصْمَةِ الْمُسْتَجِير، وَغَيْثِ الْمَحُولِ وَ نُورَالظُّلَمْ، لَقَدْهَدَّ فَقْدُکَ أهْلِ الْحِفاظ، فَصَلّیٰ عَلَیکَ وَ لِيَّ النِّعَم.

قریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے باوجود چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولَهَبِيْ کی ستیزہ کاری آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی۔ کرۂ ارضی پہ ایسا ہورہا ہے۔ امریکہ سے لے کر آسٹریلیا تک ابوطالب اور ابولہب کے نظریات کا ٹکراؤ، فہم وخرد، قلم وقرطاس اور نطق وسخن میں نمایاں ہے۔ کون ابوطالب رضی اللہ عنہ!

وہ حقیقی مردِ مومن پیکرِ عزم و ثبات جس نے ٹھوکر سے الٹ دی بولہب کی کائنات

ضامنِ عزمِ پیمبر بن گئی جس کی حیات　　جس کے بچوں کی وراثت تھے جہاں کے معجزات

جس نے رکھ لی آبروانسانیت کے نام کی　　جس نے لٹ کر پرورش کی ناتواں اسلام کی

علی الصبح مشفقی افتخار احمد قادری صاحب نے اپنی تازہ کاوش کے بارے میں آگاہ کیا تو میں ادارہ فروغ قومی زبان کا عزم کیے تھا۔ ۲۴ جنوری ۲۰۱۸ء صبح نو بجے اپنے احساسات کو الفاظ میں منتقل کرتے ذہن میں ناصر کاظمی کا شعر گونج رہا ہے؛

دائم آباد رہے گی دنیا　　ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

ناصر کاظمی کے بھتیجے نذر حسین کاظمی افسر تحقیق و ترجمہ، مقتدرہ قومی زبان کے دفتر میں ایک طرف حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حافظ افتخار احمد قادری صاحب تک کے پیروانِ ابوطالب ذہن میں جھلملا رہے ہیں تو دوسری طرف شرادِ بولھبی کے گماشتے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کو نیزوں پہ اٹھائے دکھلائی دیتے ہیں۔ ماضی قریب میں انڈیا کے مؤقر تحقیقی جریدے حکیم الامت نے جولائی ۲۰۱۳ء میں ابوطالب نمبر نکال کر چمنستانِ مودت کی عطر بیزی سے عالم کو نکھارا ہے۔ میرے عزیز پیر سعید الحسن گیلانی کا عالمی شہرت یافتہ مضمون آغوشِ باری تعالیٰ علمی حلقوں میں مقبول ہے جس میں انہوں نے اِحْقَاقُ الْحَقِّ وَ اِبْطَالُ الْبَاطِلِ کی کامیاب سعی کی ہے۔

بدن کو غذا کی ضرورت روزانہ کی بنیاد پر ہے تو روح کی لطافت اور ایمان کی حرارت کے لیے بھی ہر دور کے تقاضوں کے مطابق دینی تفہیم کے لیے علمی مواد ناگزیر ہے۔ دعا گو ہوں کہ رب العزت حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور یہ کاوش نظریات کی تطہیر اور ایمان کی تقویت کا باعث ہو۔

منفرد یہ کارِ حافظ افتخار
داد اس کی دیں گے اربابِ عقول

اَحْقَرُ فَقِیْر پیر سید علی عباس شاہ اسلام آباد

28 جنوری 2018ء

محمد منشا تابش قصوری

خطیب مسجد حیات النبی

مریدکے، شیخوپورہ

نامور قلمی شخصیت

دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرسل، حضور پُر نور، شافع یوم النشور، نورعلی نور، حبیب رب غفور، مخزن اسرار، منبع انوار، اور اہل بیت اطہار سرور القلب ونور العین، جد الحسن والحسین، حامد واحمد، محمد ومحمود، سیدہ آمنہ کے دلدار، سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کے لخت جگر، محبوب خدا، شفیع روز جزا، نبی الانبیاء، حبیب کبریا، محبّ ومحبوب ماہ بطحاء ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی جب اس عالم رنگ وبو میں جلوہ گری ہوئی تو ہر طرف شرک وکفر کے اندھیرے چھا چکے تھے، جاہلیت کا دور تھا، انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی، خالق کی کسی کو خبر تک نہ تھی، اپنے ہاتھوں سے تراشی ہوئی مورتیوں یعنی بتوں کو خدا ٹھہرا چکے تھے۔

اس وقت صرف ایک عالی مرتبت گھرانہ تھا، جو فترت پر عمل پیرا تھا جن کے سردار حضرت سیدنا عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہما تھے سردار مکہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان وعظمت اور عزت ووقار سے نوازا تھا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے جو طلب کیا، عطا ہوا، دس بیٹے مانگے تو عطا ہوئے ان صاحبزادوں میں حضرت ابوطالب جن کا نام نامی اسم گرامی عبدمناف اور لقب ماہ بطحا اور آپ حقیقی بھائی، حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ (جنہیں سرکار ﷺ کے والد ماجد ہونے کا شرف نصیب ہوا) ہیں۔

حضور پُر نور ﷺ کی تشریف آوری سے تقریباً دو ماہ قبل آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے تھے آپ نے یتیمی میں آنکھیں کھولیں۔ دادا جان حضرت عبدالمطلب نے اپنی کفالت میں لیا ابھی چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا مقام اَبواء شریف میں خالق حقیقی سے جاملیں آپ درِیتیم ہونے کے لقب سے ممتاز ہوئے۔

آٹھ سال کے تھے کہ آپ کے نہایت شفیق و مہربان دادا جان بھی دارُ البقا کی طرف چل بسے، اب آپ کے کفیل و سرپرست حضرت سیدنا ابو طالب عبد مناف رضی اللہ عنہ تھے، جنہوں نے نہ صرف آپ کی پرورش و کفالت کی ذمہ داری نبھائی، بلکہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و مؤدت کی بے پایاں دولت سے بہرہ مند فرمایا تھا تاکہ آپ کی لمحہ بھر جدائی بھی گوارا نہیں تھی، اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے، کھانے پینے، سونے جاگنے، آنے جانے میں اپنے سے الگ نہ کرتے۔

عشق کی تمام منازل حضرت ابو طالب طے فرما رہے تھے آپ کے اعلان نبوت سے پہلے ہی جان اور پہچان چکے تھے کہ یہ فرزند دلبند سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا، حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ایمان لانے میں قائد ہیں۔ ایمان و ایقان کی سب سے پہلے دولت آپ ہی نے اپنے دامن میں سمیٹی، تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ملت اسلامیہ کی نامور قلمی شخصیت جنہیں شہزادہ غوث الوریٰ، نقیب الاشراف نازش سادات، منبع جود و خیرات، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج الحافظ پیر سید محمد انور شاہ صاحب قادری رزاقی گیلانی دامت برکاتہم تاجدار سدرہ شریف نے اپنی خصوصی روحانیت سے بہرہ مند فرمایا ہے جن کے آباو اجداد نے گولڑہ شریف کو اپنا مسکن و مدفن بنایا، محترم المقام سیاح بے مثال، زائر مزارات اولیائے جہاں، صاحب تصانیف کثیرہ الحاج جناب افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ اپنی نہایت عمدہ، تازہ اور تحقیق و تدقیق سے مرصع کتاب مستطاب حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مبارک احوال و آثار، مناقب و برکات پر، اہل عشق و محبت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

اس تصنیف لطیف پر ناچیز آپ کی خدمت میں ھدیہ تبریک و تحسین پیش کرتا ہوا، دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ و سید الوریٰ جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی جملہ علمی و روحانی خدمات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے امین ثم امین

محتاج دُعا محمد منشا تابش قصوری

29 جنوری 2018ء

ڈاکٹر محمد ساجد نظامی

خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مکھڈی، اٹک

افتخارِ شانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

سراپا دین سراپا وفا ابوطالب
رسولِ پاک کا مدحت سرا ابوطالب
وہ شیخ وادیٔ بطحا عرب کا مردِ غیور
رئیسِ مکہ بڑوں سے بڑا ابوطالب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شان رفیع اور آپ کی عظمت و رفعت کا کیا کہنا۔ جن قلوب و اذہان میں آپ کی محبت و عقیدت بسی ہے انھیں صدیاں سلام پیش کرتی رہیں ہیں۔ مگر تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک یہود و نصاریٰ اسلام دشمنی میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اُن میں تاریخ اسلام کی وہ برگزیدہ ہستیاں جن کے ذکر کے بغیر داستان اسلام مکمل نہیں ہوتی اور جن کی شان رفیع پر ایمان لائے بغیر اکملیت ایمان پر حرف آتا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے اسلام دشمنی میں ایسی ہی عظیم ہستیوں کے بارے میں مختلف شکوک و شبہات کو نہ صرف جنم دیا بلکہ اقصائے عالم میں اسکی تشہیر کا ایسا اہتمام کیا کہ بڑے بڑے علماء و زعما بھی انھیں روایتوں کی نذر ہوئے۔ آج بھی ہم غیروں کی دی ہوئی تعلیم پر نازاں ہیں۔ کبھی ہم نے تحقیق کے درِوا کر کے روایت کی جانچ پرکھ کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور اگر کسی نے اس ذمہ داری کو اپنے سر لیا تو اُسی کے سر ہوئے۔ اقبال نے اپنے کلام میں اسی طرف اشارہ کیا تھا۔

کس طرح ہوا کُند ترا نشتر تحقیق

میرے ممدوح جناب افتخار احمد حافظ قادری شاذلی مدظلہ العالی نے بھی ایک ایسے

ہی موضوع پر قلم اُٹھایا ہے۔ آپ نے محبت رسول ﷺ کے جس پہلو کا انتخاب کیا ہے۔ خاندان قریش کے سردار حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وہ چشم و چراغ جنھیں آگے چل کر دو جہاں کے سردار کی کفالت کی ذمہ داری سونپی جانی تھی۔ جو سفر و حضر میں اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔ جنھیں لمحہ بہ لمحہ حضور کے چہرہ انور کی ضیا پاشیوں سے فیض وافر ملا۔ یہ قول حضرتِ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تمہاری صلب میں نورِ عالی فروزاں تھا

تمہیں تھے مہبطِ نورِ خدا ابوطالب رضی اللہ عنہ

جنہیں حضور ﷺ کے نکاح خواں ہونے کا مقام رفیع عطا ہوا۔ جو شعب ابی طالب میں پیارے آقا کے مونس و غم خوار رہے۔ جن کے سال وصال کو ہمارے آقا و مولیٰ نے ''عام الحزن'' کا عنوان دیا۔ اُن کے شان ایمان کا کیا کہنا۔ جس ہستی کو حضور اکرم ﷺ کی معیت میں 42 سال گزارنے کا موقع عطا ہوا وہ کتنا کامل و اکمل ہوگا۔

جناب افتخار نے اس داستانِ محبت کو لکھ کر کیا افتخار پایا ہے۔ سبحان اللہ! اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم کے طفیل اُن کی اس محبت کو دوام عطا فرمائے اور خاندان نبی ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کو مزید جولانیاں عطا کرے۔ آمین

وہ قلم تحسین کا حق دار ہے جس نے لکھی

یہ کتاب آئینہ فوز و فلاح و منفعت

محمد ساجد نظامی

خاکِ پائے اولیاء

خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی

30 جنوری 2018ء

الزاوية القادريه
ملک محبوب الرسول قادری
چیئرمین، انٹرنیشنل غوثیہ فورم، جوہرآباد، پنجاب

ہدیہ تبریک و تحسین

افتخار احمد حافظ قادری ایک فرد نہیں بلکہ مستقل چلتا پھرتا ہفت رنگ اور ہشت پہلو ادارہ ہے جس کی کارگزاریاں اور نتیجہ خیزیاں ہمہ جہت ہیں۔ کتاب، صاحب کتاب، اہل اللہ، درود پاک اور وہ ہستی جس کی خدمت بابرکت میں کائنات کی لاتعداد مخلوقات و جن وانس اور ملائکہ مقربین ہی درود وسلام عرض نہیں کرتے بلکہ خود خالق کائنات اپنے حبیب ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہے۔ یہ خوش نصیب انسان حضرت افتخار احمد قادری اپنے قلب اور روح کی گہرائیوں کے ساتھ اس شغف کے ساتھ منسلک ومنہمک ہے۔ غالباً 2013ء کے اوائل یا 2012ء کے آواخر میں ہمارے بزرگ اور شفیق دوست علامہ محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسب روایت حسن ابدال سے لاہور قیام فرما ہوئے تو درود وسلام کے تذکار کی نشستوں میں انہوں نے حضرت افتخار احمد حافظ قادری حفظ اللہ تعالیٰ کے ان کاموں کا کھل کر بار بار ذکر کیا جو درود پاک کے تعلق سے حافظ صاحب کر رہے تھے۔ کئی جلدوں پر محیط روح پرور اور ایمان افروز کام جس کی صدائے بازگشت میں نے راولپنڈی سے خضدار (بلوچستان) تک جاگتے کانوں خود سماعت کی ہے۔

طارق سلطانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی اس گفتگو نے ہمارے دل میں حضرت حافظ صاحب سے محبت اور پھر عقیدت کا رُوپ دھار لیا اور وہی ان سے تعلق داری کا مضبوط سبب بنتا چلا گیا۔

محبت ایسا وصف ہے جو محبوب کی تمام جہتوں، اس کے تمام متعلقین

وابستگان، اس کے عادات و خصائل، اس کے مشاغل و معمولات، اس کے محبین و متعلقین اور اس کے اقربا ورشتہ داریوں کی قربت و محبت عطا کرتا ہے۔

اہل دل کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے اجداد و آل پاک کے وسیلہ سے کی گئی دعائیں حریم رب العالمین میں خلعت اجابت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ مفہوماً ارشاد مبارک ہے کہ اللہ رب العالمین نے مجھے آدم علیہ السلام سے پاک سلسلہ نسل میں رکھا۔ مولائے مرتضیٰ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق نورِ واحد اور شجرہ واحد کی روایات تو اپنی جگہ مواخات کے موقع پر دنیا و آخرت میں بھائی قرار دیا جانا تفکر و تدبر کرنے کو بہت کچھ سمجھا سلجھا دیتا ہے۔

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی چالیس بیالیس سالہ خدمت رسالت، حضور ﷺ کی خاطر ہجرت، خاندان قبیلے کی باتیں وتنقید، سوشل بائیکاٹ، ہمہ وقت ایذا رسانیاں اور مزید تکالیف کا خطرہ، مشرکین کے ساتھ جھگڑے اپنے فرزند ''علی'' کو حضور ﷺ کا مستقل رفیق بنا دینا کوئی چھوٹی بات ہے۔ علاوہ ازیں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل مدت تک طرح طرح کی قربانیوں کا اجر بھی تو آخر نصیب ہوگا۔ نیز جناب سیدنا ابوطالب کا یہ مشہور شعر بار بار کامل توجہ سے سمجھ کر پڑھنا چاہیے کہ

والله لن یصلوا الیک بجمعهم

حتّٰی أوسدَّ فی التراب دفیناً

اللہ کی قسم! یہ سارے مل کر بھی آپ تک ہرگز نہیں پہنچ پائیں گے جب تک میں مٹی میں دفن نہ کر دیا جاؤں۔ حافظ افتخار احمد قادری صاحب، جیسا صاحب فکر و شعور اور رقیق القلب انسان جب شوق کے ساتھ اپنا مطالعہ یکجا کرتا ہے اور پھر خوش بختی سے اسے شیخ سدرہ حضرت پیر سید محمد انور شاہ قادری گیلانی جیسے بزرگ کی سنگت و رفاقت بھی

حاصل ہو تو پھر پیش نظر کتاب ''سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ، احوال و آثار و مناقب'' معرض وجود میں آتی ہے۔

حافظ نے بہت اچھا کیا۔ کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کر کے اس کی تفہیم کو عام فہم، سلیس اور آسان بنا دیا۔ ان میں سے ہر ایک باب اہمیت کے اعتبار سے مستقل اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی اس کتاب کا مطالعہ فکر و روح کے دریچے کھولتا ہے کیونکہ یہ مناظرانہ تحریر نہیں بلکہ ارمغان محبت ہے۔

مناظرین اور انتہاء پسند علماء سے میری مودبانہ گزارش ہے کہ اس موضوع کو مناظرہ، مجادلہ کی ''نظر'' سے نہ دیکھیں بلکہ اس بارگاہ عالی پناہ میں ایک عاجزانہ نذرانہ عقیدت سمجھیں۔

مجھے آخر میں اپنے محبّ و محبوب قلم کار اور قلم قبیلہ کی آبرو فاضل کرم فرما دوست افتخار احمد حافظ قادری کو ھدیہ تبریک تحسین پیش کرتے ہوئے عرض کرنا ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ کی اس توفیق کو اعزاز و اکرام سمجھ کر سجدہ شکر ادا کریں کہ اس نے اتنی بڑی سعادت سے بہرہ مند فرمایا ورنہ اس کی مخلوق میں بہت بڑے بڑے علم، تقویٰ اور وسائل رکھنے والے لوگ موجود ہیں مگر اس نے یہ افتخار ہمارے افتخار احمد حافظ قادری کے نصیبے میں رکھ چھوڑا۔ وللہ الحمد

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر سوئے حجاز و انوار رضا۔ جوہر آباد

30 جنوری 2018ء

محمد جی اے حق چشتی

(ر) ریسرچ سکالر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
خادم درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

برادر محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ العالی علمی ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اس سے قبل 50 کتابیں تالیف کر چکے ہیں جنہیں اہل علم نے بہت سراہا ہے یہ کتاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ'' جو عم رسول ﷺ کے احوال وآثار ومناقب پر مشتمل ہے حضرت قادری صاحب کی 51 ویں تالیف ہے۔ کتب احادیث وسیرت میں حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مستند حوالوں کے ساتھ بہ کثرت ملتا ہے جس میں ان کی نسبت سے دونوں طرح کے حالات بتلائے گئے ہیں ایک یہ کہ وہ سید المرسلین خاتم النبین حضرت سیدنا محمد رسول ﷺ کے ساتھ کس قدر محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ اپنی اور اپنی اولاد کی جان بھی آپ ﷺ پر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے انہوں نے جب اپنے لخت جگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو انکار نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تاکیداً فرمایا کہ تم حضرت محمد رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کروان سے ہر حال میں تمہیں بھلائی حاصل ہوگی۔ دوسرا یہ کہ خود حضور پُرنور ﷺ ان سے گہری محبت رکھتے تھے ان کا احترام روا رکھتے تھے۔

محترم حافظ قادری صاحب نے اپنی گرانمایہ کتاب میں ان کی زندگی کے تمام تر حالات کا احاطہ کیا ہے۔ ضروری ہے کہ صدق دل سے اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔ میرے والد گرامی مفتی بہاولپور شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحئی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''ایمان ابی طالب رضی اللہ عنہ'' کے عنوان سے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو طبع نہ ہو سکا۔ میرے لئے یہ کتاب اس لئے بھی اہم ہے کہ حضرت قادری صاحب کی یہ کتاب حضرت چشتی صاحب کے رسالہ کی کمی کو پوری کر دے گی جب چشتی وقادری اس پر جمع ہو گئے تو یہ معاملہ متفق علیہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔

اللہ تعالیٰ محترم حافظ قادری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پوتا شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ

محمد جی اے حق چشتی، خادم قدیم درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

30 جنوری 2018ء

المرکز الاسلامی جامعہ سنان بن سلمہ
خضدار ، بلوچستان

کتاب ''سیدنا ابوطالب'' ایک عظیم تحفہ

معزز و محتشم عزت مآب جناب افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ ایک عظیم سیاح الارض کے ساتھ ساتھ ایک عظیم محقق و مفکر بھی ہیں جنہوں نے دُنیا جہان کے اسلامی و تاریخی مقامات مقدسہ کی زیارت فرما کر اُن تمام کو کتابی و تصویری شکل دے کر سفرناموں کے انداز میں عوام و خواص کے لئے ایک گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور لاکھوں مسلمانوں کی دسترس سے باہر ان مقامات مقدسہ کو باآسانی عوام و خواص تک پہنچایا، ایک مفکر و محقق کی حیثیت سے دُنیا جہاں کا مشاہدہ اور کئی روحانی و علمی شخصیات سے استفادہ بھی فرمایا اور کئی اہم اور ضروری عناوین پر تحقیق فرما کر اہل ذوق کے لئے عظیم ذخیرے جمع فرمادیئے جن میں درود پاک کا نادر و اولین عظیم انسائیکلو پیڈیا ترتیب دے کر عاشقان درود و سلام کے دل و دماغ میں اپنا سکہ بٹھا دیا۔

ہمارے محترمی نے اب جس مبارک عنوان پر تحقیق فرمائی ہے وہ سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے احوال، آثار اور مناقب پر مشتمل ہے اس سے قبل اُمت کے جلیل مجتہدین نے اس پر تفصیلی بحث اور قیل و قال کر کے ایمان حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مستند حوالہ جات سے ثابت فرمایا ہے اور یہی اصحاب علم و فضل کا متفق علیہ موقف ہے۔

ہم سب کے محسن محترم و مکرم جناب افتخار احمد قادری صاحب اس عظیم اور اہم عنوان پر بہت سارے حوالہ جات کو یکجا فرما کر آنے والی نسلوں کیلئے کتاب ہذا کو تحفہ پیش کر دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور دارین میں فلاح کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین۔

سید شجاع الحق ھاشمی نورانی

مہتمم المرکز الاسلامی جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار، بلوچستان

5 فروری 2018ء

ابوطالب رضی اللہ عنہ نامہ

حامی دینِ مبین مردِ خردمند و بصیر
نام نیک او ابوطالب رضی اللہ عنہ قریش راشد امیر
هر کجا یار محمد صلی اللہ علیہ وسلم بود و همراهش به دل
کافران همواره از این همدلی بودند نفیر
شعب ابوطالب به مکه مرکزِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل علیہ السلام از آسمان آمد برای او سفیر
جای او غار حرا راز و نیازش باخدا
یار او آمد ابوطالب رضی اللہ عنہ امیر محمد نظیر
شد علی رضی اللہ عنہ دور ابوطالب رضی اللہ عنہ همه جا بارسول صلی اللہ علیہ وسلم
حیدر و صفدر شد و عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم را صریر
بولهب بودی مخالف با ابوطالب یقین
لیکن او همواره با او مهربان بود هجو پیر
در فراست ، در ذهانت ، هوشمندی پیشه کرد
چون محمد صلی اللہ علیہ وسلم را حمایت ، کافران راچون وزیر
قلب بو طالب هماره بر رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق طپید
گوید از حق رسید سوی ابوطالب رضی اللہ عنہ صفیر
بعثت پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد فرود از آسمان
شد ابوطالب بسی شادان ازین مهرِ منیر
ازدواج با خدیجه مهبط اسلامیان
ثروت و مال خدیجه بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم شد نصیر

بولهب باکافران گشتند مخالف سخت و تند
زان جهت از بعثتِ پاک رسول گشتند ضریر
انتقاد و نکته چینی بر ابوطالب رسید
تا نباشد حامی و یار محمد ﷺ در ضمیر
آخر الامر شد ابوطالب سوی جنت روان
عمر او هشتاد و چند سال و قریش را بود امیر
شد علی بن ابی طالب یکی از حامیان
این بود پیروزی اسلامیان چون سر زده شیر
هجرت پاک رسول ﷺ و فتح مکه شد قبول
غز وِ بدر ، غزوه احد شد از کبیر و از صغیر
افتخار احمد تو هستی قادری پاک و شریف
شد ز تصنیف تو بوطالب چو نور مسیر
در حروف ابجد آمد ماده تاریخ کتاب
"بخت و اقبال همرادباد" همه شمسی بود
"یا غفور یا سلام" هجری قمری بخوان
کوشش این کعبه العشاق بود لطف خبیر
"فال فرخ الحفیظ باب جود" شد عیسوی
این بود تاریخ میلادی بخوان ای مرد پیر
جان جانان افتخار احمد توی پیر طریقت
عشق نو دانه رسول آمد همه جا دیگر
بر زبان این "رهاؔ" باشد محمد ﷺ باعلی رضی اللہ عنہ
هم صحابه اولیا و او صبا را دلپذیر

5-02-2018

مصنف کتاب ھذا "افتخار احمد قادری" کی اب تک شائع ہونے والی کتب کی

فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت
1-	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	1999
2-	سفر نامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	2000
3-	زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم	2000
4-	ارشاداتِ مرشد	2001
5-	خزانۂ درود و سلام	2001
6-	دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (تحریر و تصاویر)	2001
7-	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	2001
8-	قصائدِ غوثیہ	2002
9-	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	2002
10-	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	2002
11-	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	2002
12-	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	2002
13-	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	2002
14-	زیارات شام (تصویری البم)	2003

2003	زیاراتِ شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	15-
2003	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	16-
2005	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	17-
2006	زیاراتِ مصر (تحریر و تصاویر)	18-
2006	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	19-
2008	سفر نامہ زیاراتِ مراکش (تحریر و تصاویر)	20-
2008	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	21-
2008	زیاراتِ ترکی (تحریر و تصاویر)	22-
2009	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	23-
2009	گلدستہ درُود و سلام	24-
2010	تکمیل الحسنات	25-
2010	انوار الحق	26-
2010	خزینۂ درُود و سلام	27-
2010	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	28-
2010	التفکر والاعتبار	29-
2010	70 صیغہ ہائے درُود و سلام	30-
2011	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے درُود و سلام)	31-
2012	زیاراتِ ایران (تحریر و تصاویر)	32-

-33	سفر نامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	2013
-34	کتابچہ حضرت دادا ابرلاس رحمۃ اللہ علیہ	2013
-35	ہدیۂ دُرود و سلام	2013
-36	سفر نامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	2013
-37	دُرود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلو پیڈیا	2013
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	2014
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	2014
-40	الصلوات الالفية / صلوات النبوية	2015
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-42	عظائم الصلوٰات والتسليمات	2016
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما	2016
-45	الصلوات الالفية بأسماء خير البرية	2017
-46	سفر نامہ زیاراتِ ازبکستان	2017
-47	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	2017
-48	سفر نامہ زیارتِ ترکی	2017
-49	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم	2017
-50	سفر نامہ زیارت شام	2017

☆☆☆☆☆

الحمد لله والشکرلله

سبحانہ وتعالیٰ

علی ھذا

التوفیق

باسعادت ہے وہ بے شک خوش نصیب انسان ہے
جس نے لکھی جس نے چھاپی ہے یہ بابرکت کتاب

خراجِ عقیدت

پیکرِ مہر و وفا ہیں افتخار
نازشِ اہلِ ولا ہیں افتخار

لکھ کے آقا ﷺ آپ کے چچا کی شان
عمِ اُحمد ﷺ پر فدا ہیں افتخار

کہہ رہی ہے جھوم کر اُن کی کتاب
چاہتے رب کی رضا ہیں افتخار

اُن سے ہوں راضی محمد مصطفیٰ ﷺ
اُن کی عترت کے گدا ہیں افتخار

دیکھ آئے ہیں نجف جو بارہا
زائرِ غوث الوریٰ ہیں افتخار

بر ملا لکھیے بلالِ حق نوا
میرے حق میں بھی دُعا ہیں افتخار

بلال رشید، اسلام آباد